

تحفة الحجاج

اللهم ارزقنا توفيق الطاعة
وبعد المعصية وصدق النية وعرفان الحرمه
واكرمنا بالهدى والاستقامة

.....
.....

وبارك للحجاج والزوار فى الزاد والنفقة
وقض ما اوجبت عليهم من الحج والعمرة
بفضلك ورحمتك يا ارحم الراحمين

(دعاء امام زمله)

برائے توجہ عازمین حج

حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے حج اکرام کو خصوصی طور پر مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے تاکہ حج جیسی عظیم عبادت کو پوری صحت کے ساتھ انجام دیا جاسکے

- ۱- حقوق الناس اور حقوق والدین کی ادائیگی۔
- ۲- مسلمہ تعلید سے آگاہی۔
- ۳- خمس کی ادائیگی۔
- ۴- شرائط طہارت سے آگاہی۔
- ۵- شرائط وضو اور اسکے صحیح طریقے سے آگاہی۔
- ۶- ارکان نماز اور نماز کو باطل کر دینے والی چیزوں، سجدہ سہو وغیرہ سے آگاہی۔
- ۷- قرآن مجید کی نماز والی سورتوں کی صحیح مخرج کے ساتھ ادائیگی۔
- ۸- ارکان حج سے مکمل آگاہی۔
- ۹- دوران حج ساتھیوں کے ساتھ ایشارہ، بجز واتکساری و خوش اخلاقی۔
- ۱۰- زیادہ سے زیادہ وقت عبادت الہی میں صرف کریں۔
- ۱۱- اپنی دعاؤں میں دوسرے مومنین و مرحومین کو ضرور یاد رکھیں۔

حصہ اول نقشہ خانہ کعبہ، مسجد نبوی، جنت البقیع، منیٰ

امام زمانہ سے رابطہ کا وظیفہ

دعاء امام زمانہ

مومن معصومین کی نظر میں

طواف کعبہ کی دعائیں

عازمین حج کے لیے دواؤں کا مشورہ

حصہ دویم حقیقت حج (مکالمہ حضرت امام زین العابدینؑ و شبلی)

حج کے احکام، مجتہد کی تقلید، خمس

قرأت و رموز اوقاف قرآن مجید

نجاسات، مطہرات، احکام طہارت

وضو، غسل، تیمم

نماز، نماز جماعت، امام جماعت کی شرائط

بیٹے پر واجب باپ کی قضاء نمازیں، اجرت پر نماز پڑھوانا

حصہ سویم حج مبارک از قبلہ علی مرتضیٰ

مناسک حج از مولانا صادق حسن صاحب قبلہ

مناسک حج و احکام عمرہ از ڈاکٹر محمد حسن رضوی

حصہ چہارم شب عرفہ و روز عرفہ کے اعمال، دعاء عرفہ از حضرت امام حسینؑ

زیارت امام حسینؑ بروز عرفہ و یوم عید النضیٰ

حصہ پنجم تعقیبات نماز پنجگانہ

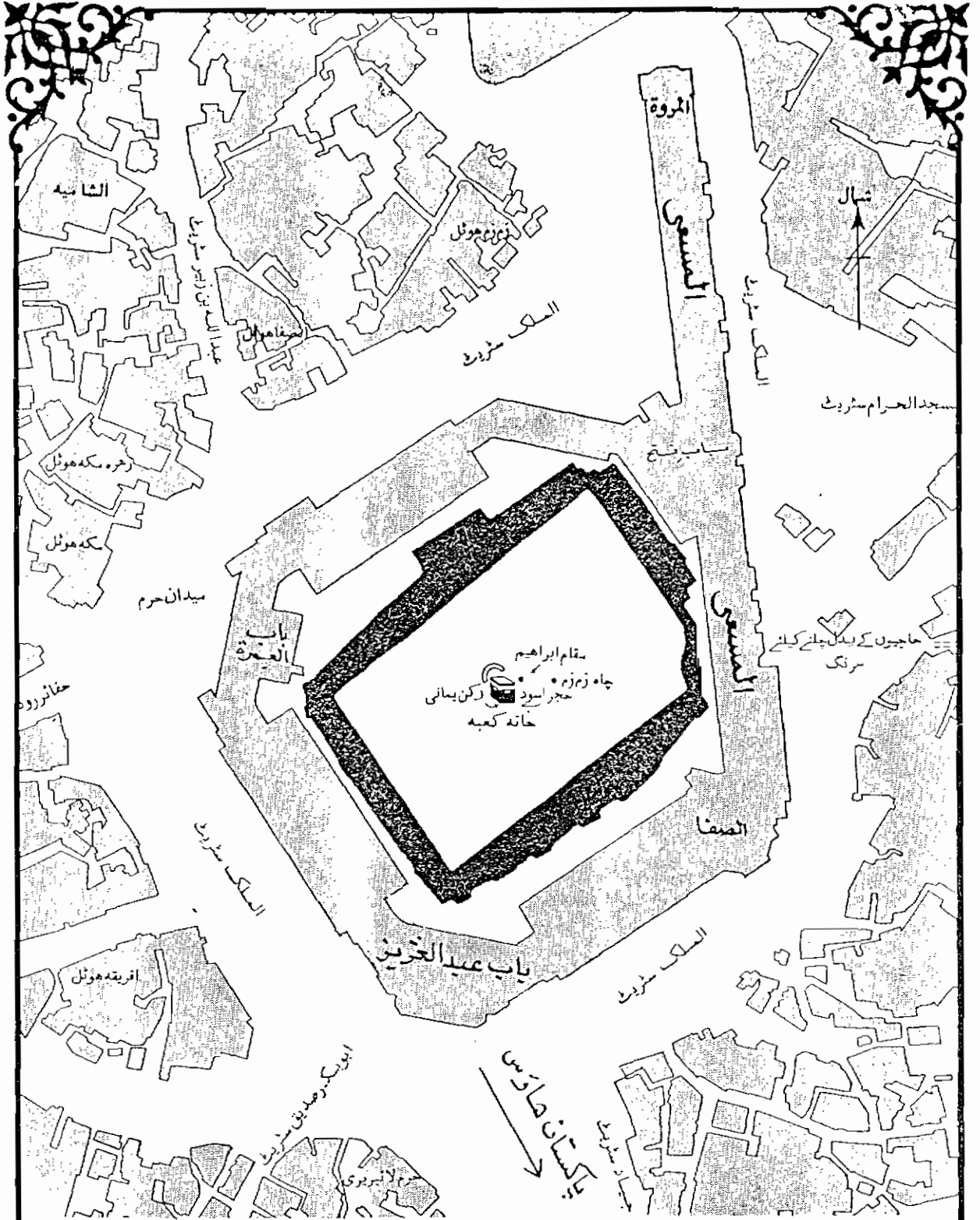
ایام ہفتہ کی دعائیں اور زیارات آئمہؑ

شب جمعہ و روز جمعہ کی دعائیں

نوٹ: اس کتاب کے تمام مندرجات مفتاح البیان، توضیح المسائل اور علماء کی تحریروں سے لیے گئے ہیں۔

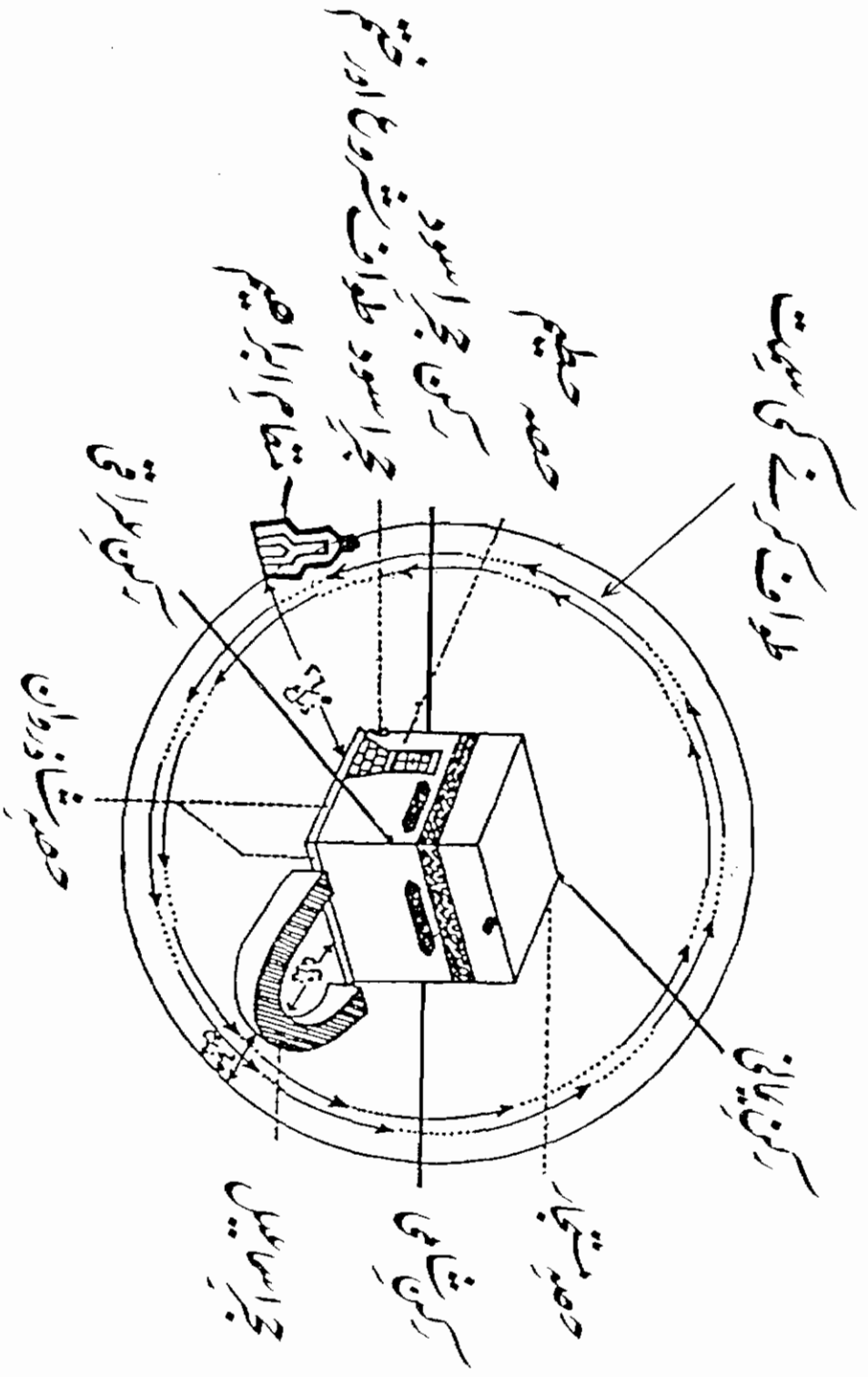
1

امام زمانہ سے رابطہ کا وظیفہ
دعاء امام زمانہ
مومن معصومین کی نظر میں
نقشہ خانہ کعبہ، مسجد نبوی، جنت البقیع، منیٰ
طواف کعبہ کی دعائیں
عازمین حج کے لیے دواؤں کا مشورہ



خانہ کعبہ اور اُس کے اطراف کا نقشہ قدیم

تعارف خانہ کعبہ



نقشہ مسجد نبویؐ

فندق
النصور

ریاض بینک

فندق
أم القرى

مسجد
عمارة

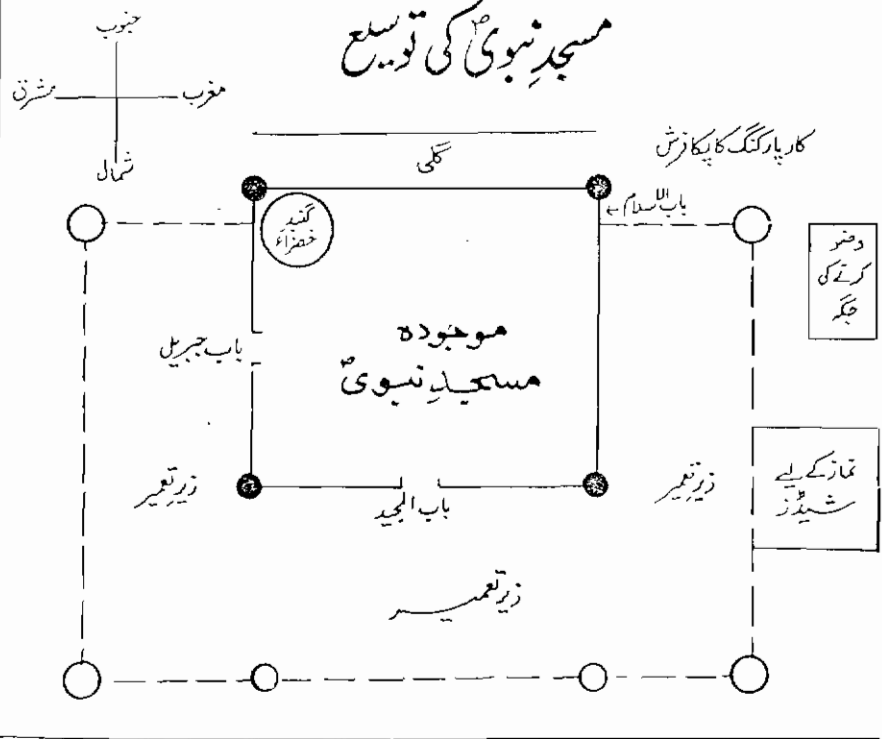
جنت البقیع
جزیران

اوقات کی عمارت

انجیل ہوٹل

پانی کی آفیس

شاہراہ ابو ذر



دھڑکنے کی
جگہ

تماز کے لیے
شیدز

شاہراہ السحیبی

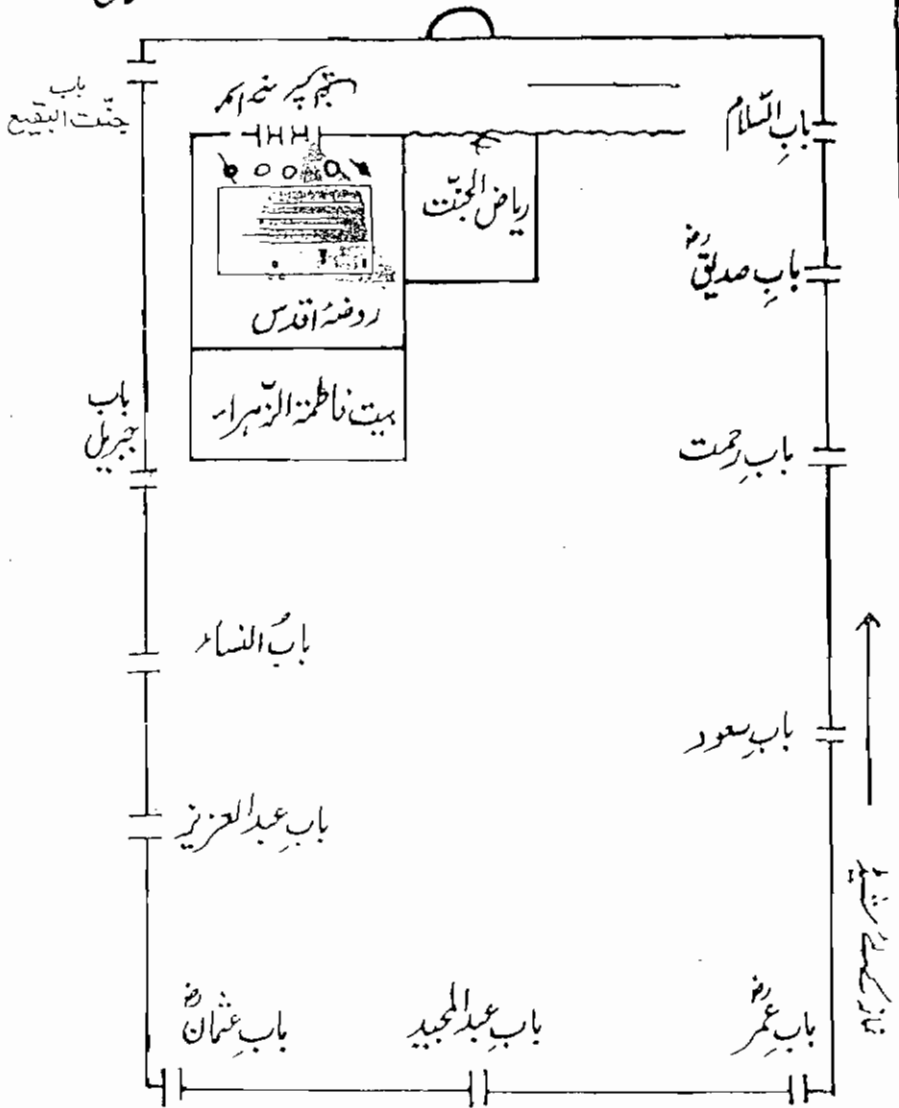
دھڑکنے کی
جگہ

کار پارکنگ

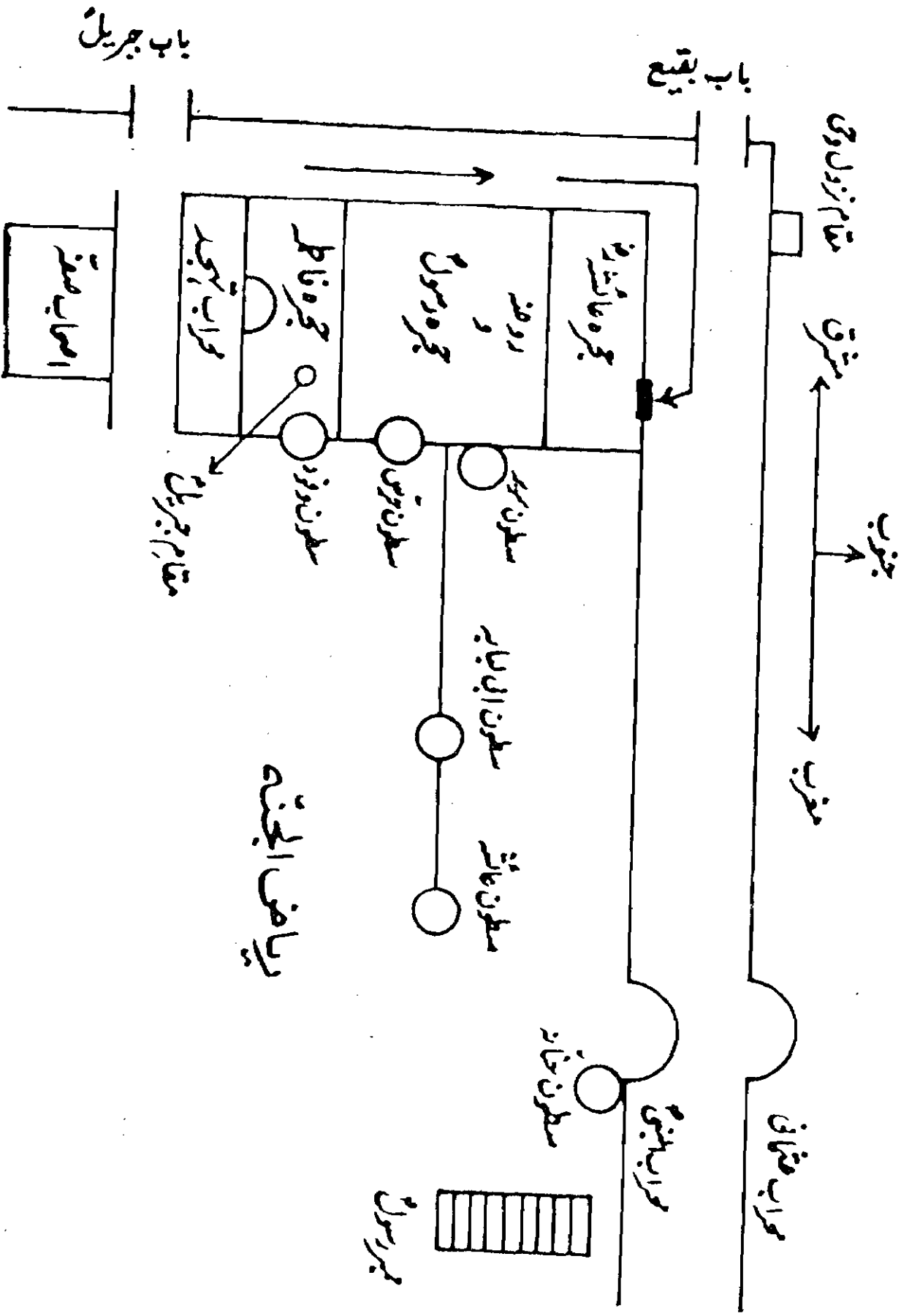
زینک گیل

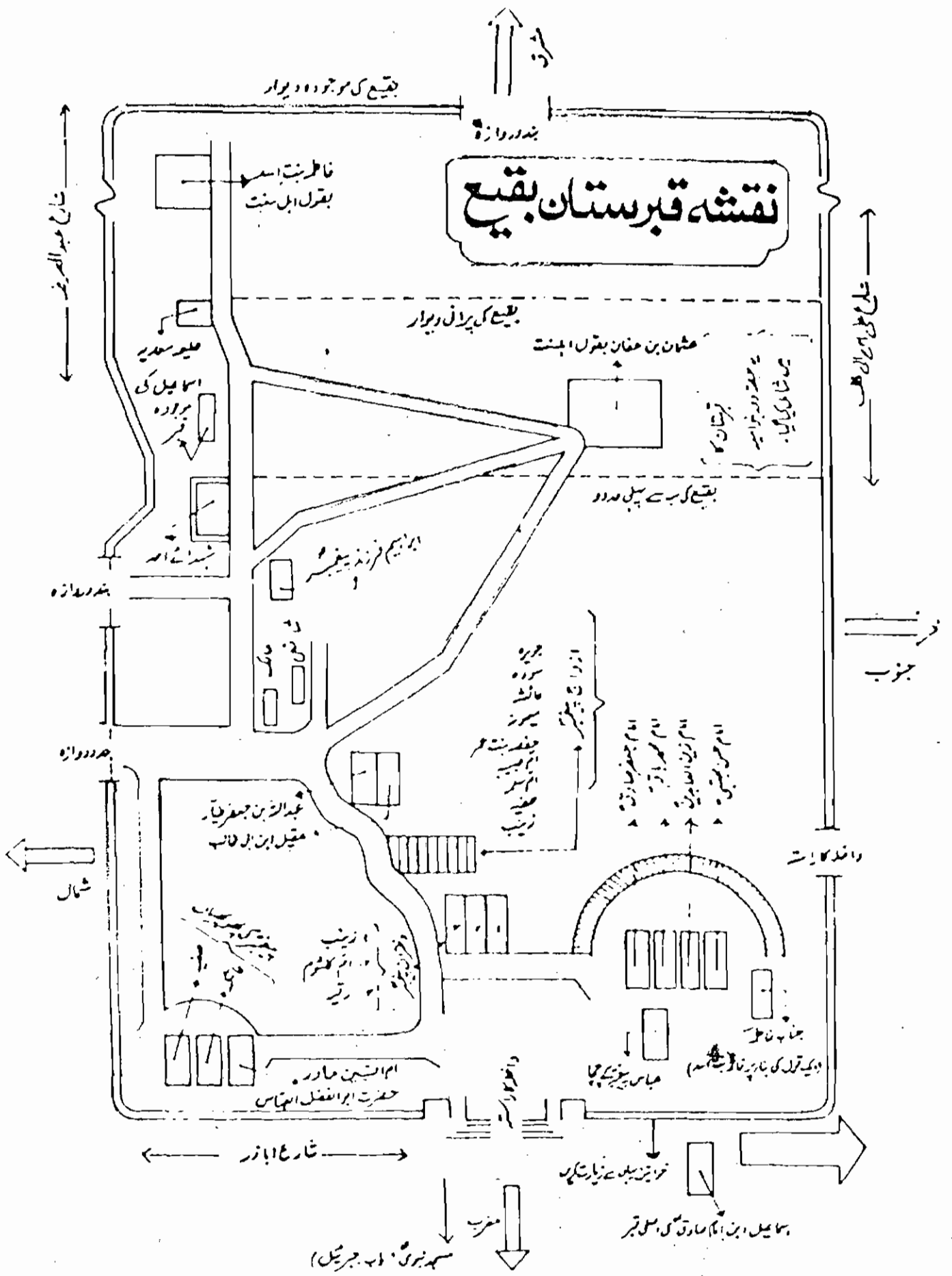
نقشه مسجد نبوی

روضه اقدس مغرب مشرق
جنوب شمال



تقسیم روضۃ رسول و ریاض الجنۃ





- ۱- دفن رسول سے مراد جناب خدیجہ کی وہ یتیم بھانجیوں ہیں جو پیغمبر اکرم کے گھر میں رہتی تھیں
- ۲- اس قبرستان میں دس ہزار سے زائد صحابہ کرام کی قبریں حضورنا عثمان بن ملعمون، عبداللہ ابن مسعود، سعد بن معاذ اور سعید خدیج وغیرہ جہان ابیت بھی مدفون ہیں۔
- ۳- ہمدانہ احد سے مراد وہ مجاہدین ہیں جو غزوہ احد میں زخمی ہوئے مریض لائے گئے اور پھر یہیں شہید ہوئے۔

ام زمانہ (ع-ف) سے رابطے کا وظیفہ

جو اس بات کا ارادہ کرے کہ ام زمانہ (ع-ف) سے اسکا رابطہ استقامتاً برعائے اسے چاہیے کہ ایسا ہفتہ کے دنوں میں فرمائیے پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِرَبِّكَ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ
 وَالصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ
 عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ
 الطَّيِّبِينَ
 وَطَهَّرْنَا
 لَكَ
 قُلُوبَنَا
 يَا حَيُّ
 يَا قَيُّوْمُ

کیفیتہ الاتصال بخدمة الامام الحجۃ "الطیّب" .

فمن اراد ان يتصل بخدمة الامام الحجۃ المنتظر "الطیّب" فليقل في كل يوم من ايام الاسبوع ما يلي :

ہزار مرتبہ	لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ	ہر روز ہفتہ
ہزار مرتبہ	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	ہر روز آوار
ہزار مرتبہ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى كُلِّ مَلِكٍ وَنَبِيٍّ	ہر روز پیہ
ہزار مرتبہ	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ	ہر روز منگل
ہزار مرتبہ	اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ وَاتُوْبُ اِلَيْهِ	ہر روز بدھ
ہزار مرتبہ	سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ	ہر روز جمعرات
ہزار مرتبہ	يَا اللهُ الْمُحْمَدِيُّ فِي كُلِّ فَعَالِهِ	ہر روز جمعہ

برائے ایصالِ ثواب جملہ مومنین و مومنات ایک مرتبہ سورہ الحمد اور تین با سورہ توحید کو آمل و آخر و درود محمد و آل محمد

اور اللہ رحمتیں بہم پہنچائے اور رحمت نازل فرمائی اور ہمارے بزرگوں (رضی اللہ عنہم) کو دعا نازل کر سکے۔

اور جو زبان کو اپنا اور توہم کو توفیق دے۔

اور عمر توں کو حیا اور بلا لہی سے نواز۔

اور دو ہفتہ دن کو انکار ہی اور بندہ سستی دے اور نالار دن کو صبر و تقاضت سے نواز۔

اور مسلمان سپاہیوں کو شہوت فرما اور انہیں (دشمن پر) غلبہ دے۔

اور (بے گناہ) تیرہ دن کو بائیں اور راست عساکر اور ماہر کو رانفت کرتے اور شفقت برتنے کی توفیق دے۔

اور رعایا کو (انصاف کرنے) اور نیک سیرت اختیار کرنے کی توفیق دے۔

اور (غلام یا) حاجیوں اور نوادروں کے تربیت سفار و زمانہ و نفع میں برکت دے۔

اور ان کے حج و عمرہ کو مکمل و قبول فرما۔

(غلام یا) سہمی یہ تمام بات دعا ہے اپنے فضل و کرم اور اپنی رحمت سے بڑا ہے۔

اے تمام رحمت کرنے والوں سے بڑھ کر رحمت کرنے والے۔

وَعَلَىٰ مَوْلَانَا هَمًّا يَا رَأْفَتِي يَا رَأْفَتِي
وَعَلَىٰ مَشَائِكِنَا يَا رَأْفَتِي يَا رَأْفَتِي

وَعَلَىٰ السَّيِّئَاتِ يَا رَأْفَتِي يَا رَأْفَتِي

وَعَلَىٰ الْبِطْخَانِ وَالْخِيَابِ وَالْغِيَمَةِ

وَعَلَىٰ أَنْ عَيْنِي يَا رَأْفَتِي يَا رَأْفَتِي

وَعَلَىٰ الْفُتُورِ وَالصَّبْرِ وَالْمَنَافِعِ

وَعَلَىٰ الْكَلْبَةِ وَالْقَمَرِ وَالْغَائِبَةِ

وَعَلَىٰ الْأَسْرَىٰ بِالْخَالِدِينَ وَالرَّاحَةِ

وَعَلَىٰ الْأَسْمَلِ وَالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ

وَعَلَىٰ الرَّحْمَةِ يَا رَأْفَتِي يَا رَأْفَتِي

السَّيِّئَةِ

وَبَارِكْ بِالْمُحَاجِّجِ وَالرَّائِدِ فِي

الرَّادِ وَالشَّفَقَةِ

وَأَقْبِلْ مَا أَوْجِبْتِ عَلَيْهِمْ مِنْ

الْحَسَنَاتِ وَالْحَسَنَاتِ

بِغَضَائِكَ وَرَحْمَتِكَ

يَا رَأْفَتِي يَا رَأْفَتِي

وَالْحَسَنَاتِ وَالْحَسَنَاتِ

وَالْحَسَنَاتِ وَالْحَسَنَاتِ

وَالْحَسَنَاتِ وَالْحَسَنَاتِ

وَالْحَسَنَاتِ وَالْحَسَنَاتِ

اننا نغلام کے نام سے جو بلا ہم پہنچا رہا ہے۔

خدا یا! ہمیں عطا فرما

تیرے اہانتوں کو توفیق

اور گناہوں سے دوری

اور اعمال میں سچی نیت (رضوں)

اور لائق احترام چیزوں کی پہچان

اور (غلام یا) ہم پر ہلکتی ثابت قدمی کو نازل فرمائی

اور ہماری زبانوں پر حیا و محنت کی باتیں دے

اور ہمارے دل کو عظیم و عزت سے بھر دے۔

اور ہمارے شکم کو علم اور شہتہ نواز سے بھالے۔

اور ہمارے ہاتھوں کو علم اور چوڑی کرنے سے ڈر کرے۔

اور ہماری نظروں کو برائی اور خبیثت سے باز رکھے۔

اور ہمارے کانون کو بیہودہ باتیں اور غیرت (دشمنی) سے بچالے۔

اور (غلام یا) ہمارے علماء پر فضل فرما

پر ہمیں گاری اور شہتہ سے۔

اور ہمارے طالب علموں کو شوق اور محنت کا جذبہ عطا کرے۔

اور (غلام یا) باتیں (سننے والوں کو چہرہ دی

کرنے اور موٹے جذبہ کر کے کی توفیق دے۔

اور مسلمانوں میں جو برائی ہیں انہیں شفا

اور آرام عطا فرما۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا

تَوْفِيقَ الطَّالِبَةِ

وَأَقْبِلْ التَّوَضُّعِيَّةَ

وَأَصْرِحْ فَإِنَّ الْكُفْرَ مُمْتَعَةٌ

وَأَكْرِمْنَا يَا هَادِيَّ وَالْإِسْتِغْنَاءَ

وَأَسْأَلُكَ الْبِسْمِطَةَ بِالسُّوَابِ وَالْحِكْمَةَ

وَأَعْلَانِي قَوْلِي يَا أَلِيمُ وَالْمَعْرِفَةَ

وَأَعْلَمِي بِكُلِّ نَسَبٍ مِنَ الْخَلْقِ وَالشُّبُهَةَ

وَأَكْفَمِي أَيُّهَا عَيْنِ الْعَالِمِ وَالسُّرُورَةَ

وَأَعْمَقِي أَبْصَارَنَا عَيْنِ الْمُجْمُورِ

وَالرَّاحَةَ

وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعَانِقَ الْعَفْوَ وَالْعَفِيَّةَ

وَأَقْبِلْ عَلَيَّ عِنْدَ مَا يَرِنُ بِالنَّهْدِ

وَالنَّوْصِيحَةَ

وَعَلَىٰ السُّكَّانِيَّةِ بِالْمَعْقِدِ وَالرَّحْمَةَ

وَعَلَىٰ الْمُسْتَوْجِبِينَ يَا رَأْفَتِي

وَعَلَىٰ الْمُسْتَوْجِبِينَ يَا رَأْفَتِي

وَالْمَعْرُوفَةَ

وَعَلَىٰ مَرْزُوقِي الْمُسْلِمِينَ يَا شَقِيَّةَ

وَالرَّاحَةَ

معلومات چارده معصومین

عمر بوقت اعلان	دور امامت	عمر مبارک	مشہور لقب	نام معصوم
۴۰ سال	رسالت ۲۳ سال	۶۳ سال	المصطفیٰ	محمدؐ ابن عبد اللہ
—	—	۱۸ سال	الزہرا	فاطمہ بنت محمدؐ
۲۴ سال	۲۹ سال	۶۳ سال	المرتضیٰ	علیؑ ابن ابی طالب
۳۸ سال	۱۰ سال	۳۸ سال	الزکی	حسنؑ ابن علیؑ
۴۷ سال	۱۰ سال	۵۷ سال	الشہید	حسینؑ ابن علیؑ
۲۳ سال	۲۳ سال	۵۷ سال	السجاد	علیؑ ابن الحسنؑ
۲۹ سال	۱۸ سال	۵۷ سال	الباقر	محمدؑ ابن علیؑ
۳۳ سال	۲۲ سال	۶۵ سال	الصادق	جعفرؑ ابن محمدؑ
۲۱ سال	۳۳ سال	۵۵ سال	انکاظم	موسیٰؑ ابن جعفرؑ
۳۲ سال	۱۹ سال	۵۱ سال	الرضا	علیؑ ابن موسیٰؑ
۸ سال	۱۷ سال	۲۵ سال	تقیؑ الجواد	محمدؑ ابن علیؑ
۸ سال	۲۳ سال	۳۱ سال	نقیؑ الہادی	علیؑ ابن محمدؑ
۲۳ سال	۵ سال	۲۸ سال	العسکری	حسنؑ ابن علیؑ
۵ سال	۳۰۰ سال سے امام اور حیات میں		المہدی	محمدؑ ابن الحسنؑ

معصومین کے جشن طہور اور مجالس شہادت کی تاریخیں
(روایات کے فرق کی وجہ سے دونوں مواقع کی ایک سے زیادہ تاریخیں درج ہیں)

نام معصوم	تاریخ جشن طہور	تاریخ مجلس شہادت
حضرت امام جعفر صادقؑ	۴ ربیع الاول	۱۵ رجب ۱۵ شوال ۲۵ شوال
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۷ صفر	۶ رجب ۲۵ رجب
حضرت امام علی رضاؑ	۱۱ ای القعدہ	۷ صفر ۱۷ صفر ۲۳ ای القعدہ
حضرت امام محمد تقیؑ	۱۰ رجب	۱۰ رجب ۲۹ ای القعدہ
حضرت امام علی نقیؑ	۲ رجب	۲۹ جمادی الثانی ۳ رجب
حضرت امام حسن عسکریؑ	۳ ربیع الثانی ۸ ربیع الثانی ۱۰ ربیع الثانی	۸ ربیع الاول ۳ ربیع الثانی ۵ ای الحجہ
حضرت امام سیدی آخر الزمانؑ	۱۵ شعبان	حیات میں

نام معصوم	تاریخ جشن طہور	تاریخ مجلس شہادت
حضرت محمد مصطفیٰ	۱۷ ربیع الاول	۲۸ صفر ۲ ربیع الاول
حضرت فاطمہ الزہراءؑ	۲۰ جمادی الثانی	۳ جمادی الاول ۳ جمادی الثانی
حضرت علیؑ امیر المؤمنین	۳ رجب	۲۱ رمضان
حضرت امام حسنؑ	۱۵ رمضان	۷ صفر ۱۷ صفر
حضرت امام حسینؑ	۳ شعبان	۱۰ محرم
حضرت امام زین العابدینؑ	۱۵ جمادی الاول	۲۵ محرم
حضرت امام محمد باقرؑ	۲ صفر	۷ ای الحجہ

The believer

- **The believer** is one with whom people's life, wealth and dignity are secure.
- In pursuing his aims, he achieves perseverance by combining endurance and wisdom.
- He has strong religious convictions. He is very eager to understand the religious teachings.
- When powerful, he forgives easily. He is generous in appropriate ways.
- When rich, he does not forget moderation, when poor, he forbears without sacrificing his dignity.
- His behavior is gentle. His actions and walk reflect modesty.
- In all inquiries, he aspires to increase his knowledge and understanding.
- People enjoy his affection and calmness. He is ready to bear pain in order to comfort others.
- He faces calamities with patience and never becomes panic-stricken.
- Although occasionally criticized, he never criticizes anyone.
- In friendship, he is sincere. He honors his promises.
- He helps the oppressed and is concerned about the deprived. He does not abandon those in distress; he tries to relieve their burdens.
- In his judgments, he is not oppressive nor unfair.
- When infuriated, he behaves justly.
- He is anxious to legitimize and purify his earnings.
- He respects the rights of those who are absent. He accepts the apologies of those at fault.
- In his treaties, he is firm and consistent. In his friendship, he is faithful and avoids meddling.
- He is kind and compassionate to the poor and weak. Anyone may expect his assistance during difficulties.
- He is generous without being extravagant or wasteful.
- He guides those who seek his advice.
- He does not forget those who are good to him; he is grateful.
- He does not divulge people's secrets. He does not inquire into secret affairs which do not concern him. He is honest and trustworthy.
- He assists those who have assisted him.
- He raises questions in order to increase his knowledge and keeps silent in order to avoid mistakes.
- He avoids coercion, ignorance and lies. He keeps away from evil.
- His livelihood is earned in an honorable way.
- He combines conscience and patience in his behavior. He communicates with others so his knowledge may be increased.
- He tries not to hurt anyone, people are safe with him. He deals fairly with all.
- He treats people kindly and affectionately. He is conscientious and affable.
- To those near him, he is a friend and helper. To the orphans, he is like a father.
- In his actions toward others, he respects justice. He does unto others as he like done unto him.
- He follows the examples of good leadership demonstrated by his predecessors.
- He is not crude or rude towards his inferiors. He is not idle.
- His good deeds are not performed for the sake of being boastful. He is not hypocritical in his actions.
- He sets a good example for those who succeed him.
- He is not boisterous. He does not take credit for the good deeds of others.
- He does not abandon a benefaction at the pretext of embarrassment.
- He speaks only the truth. He is moderate and wise.
- He is not proud or selfish.
- He is not disgraced by love of food. He is not governed by his whims and sexual desires, he can control them.
- There is no flaw, laxity or partiality in his judgment.
- He does not pounce on nor insult others.
- He is not envious. He is not hasty.
- He is not slack nor dishonorable.
- He does not degrade anyone nor backbite.
- He does not interfere in a matter which does not concern him.
- If he keeps away from someone, it is not due to arrogance. If he associates with someone, it is not in order to be deceptive or spy.
- When affluent, he does not become proud.
- He does not fall into the same difficulty twice.
- He does not lose countenance in the face of violence and calamity.

BY: ALI IBN ABI TALIB (A.S.)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ادعية الطواف

تحفة الحجاج

محفوظ بکتابی
 ساریں توڈے
 کرو جوے
 Tel: 424286 - 4917823 Fax: 4312882
 E-mail: anisco@cyber.net.pk

طواف خازنہ کعبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الحمد لله على ما هدانا لهذا

طواف خازنہ کعبہ عبادت ہے۔ ایک طواف سات چکروں پر مشتمل ہے۔ خازنہ کعبہ کے طواف میں غلوس و گریہ کے ساتھ اس طرح پڑھیں، دُعا نمبر ۱ پہلے چکر میں اور دُعا نمبر ۲ دوسرے چکر میں۔ اسی طرح ترتیب کے ساتھ ساتوں دُعا میں سات چکروں میں پڑھیں۔

دُعا نمبر ۱ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے پڑھنا کرنا جو ان دونوں دُعا میں ہے

يَا اللَّهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَ
 سے انتہا سے عافیت کے مالک اور عافیت کے جسما کرنے والے
 وَارِثَ الْعَافِيَةِ وَالْمُعَمِّمَ بِالْعَافِيَةِ وَالنَّانِ
 اور عافیت عطا کرنے والے اور عافیت کے ذریعہ نعام کرنے والے اور
 بِالْعَافِيَةِ وَالْمُسْتَقْضِلُ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ
 عافیت کے ذریعہ احسان کرنے والے اور عافیت کے ذریعہ نفع دینے والے
 وَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا
 اور اپنی تمام مخلوق پر فیضیں کرنے والے اسے دنیا اور آخرت
 وَالْآخِرَةِ وَرَحِمَهُمَا صِلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 کے بڑے بہرہ دہ اور دونوں جگہ رسم کرنے والے محمد و آل
 وَارِثَاتِنَا الْعَافِيَةِ وَدَوَامِ الْعَافِيَةِ وَ
 نسیہ پر رحمت نازل کرنے والا اور ہمیں عافیت اور عافیت کی عافیت اور نکل
 نَسَامُ الْعَافِيَةَ وَشَكَرَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
 عافیت اور نسیہ و حسرت میں عافیت کا شکر کرنے کی توفیق
 وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ؕ
 عطا فرمائے رسم کرنے والوں میں سے بڑے رحم کرنے والے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ
 لَبَّيْكَ لَشْرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
 إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمَلِكُ
 لَشْرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

دُعَائِبْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شرح کرنا ہوں) جو پرامن جسم والا ہے۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ
اے اللہ رحمت نازل نہرا محمد و آل محمد پر اے اللہ (تو) گھر بھرنا
الْيَدِ بِيَدِكَ وَالْعَدُوَّ عِنْدَكَ وَهَذَا
تیرا گھر ہے اور یہ اے اللہ صرف تیرا ہست ہے اور یہ آتش جہنم سے
مَقَامُ الْعَاقِبِيكَ مِنَ النَّارِ رَبِّ اِنِّي
تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اسے میرے پروردگار بیشک میں
عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ
نے برائی کی ہے اور اپنے نفس پر ظلم کیا ہے جس کو بھی بخش
لِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ
دے کیوں کہ بلاشبہ سوائے تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشتے
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
گا اپنی رحمت کے ذریعہ اے جسم کرنے والوں میں سے
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
جسے جسم کرنے والے اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت
وَاعَجَلْ فَرَجَهُمْ
نازل نہرا اور ان کی کٹاؤں میں جلدی کر۔

دُعَائِبْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شرح کرنا ہوں) جو پرامن جسم والا ہے۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ رحمت نازل نہرا محمد و آل محمد پر اور ان کی کٹاؤں کی
وَاعَجَلْ فَرَجَهُمُ اللَّهُمَّ اعْتِقْ رَقَبَتِي
میں جلدی کر لے اے اللہ میری گردن کو آتش جہنم
مِنَ النَّارِ وَ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ
سے پھڑا دے اور مجھ پر اپنی مالان روزی کو وسیع فرما دے
الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَفَسَقَةِ الْجِنِّ
اور بد کردار جنوں اور انسانوں کے شر کو مجھ سے دور فرما دے
وَ الْإِنْسِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ
اور اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر دے،
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
اے اللہ رحمت نازل کر محمد اور
وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَاعَجَلْ
آل محمد پر اور ان کی کٹاؤں میں
فَرَجَهُمْ:
جلدی کر

دُعَائِبْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شرح کرنا ہوں) جو پرامن جسم والا ہے۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ رحمت نازل نہرا محمد و آل محمد پر اور ان کی
وَاعَجَلْ فَرَجَهُمْ يَا ذَا الْمَنِّ وَالظُّوَلِ
کٹاؤں میں جلدی کر دے اے امان والے اور بخشش
وَالْجُودِ وَالْكَرَمِ اِنْ عَلَيَّ ضَعِيفٌ
والے اور عطا والے اور کرم والے بیشک میرا مثل کم ہے
فَضَاعِفُهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي اِنَّكَ
الہذا اس کو میرے لئے زیادہ کر دے اور اس کو
اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ بِرَحْمَتِكَ
مجھ سے قبول کر لے بیشک تو ہی پڑا سنتے والا اور جانتے
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ
والا ہے اپنی رحمت سے اے جسم کرنے والوں میں سے
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
سے جسے جسم کرنے والے اے اللہ محمد و آل محمد
عَجَلْ فَرَجَهُمْ:
پر رحمت نازل نہرا اور ان کی کٹاؤں میں جلدی کر۔

دُعَائِبْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شرح کرنا ہوں) جو پرامن جسم والا ہے۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل نہرا اور ان کی کٹاؤں میں جلدی کر دے
وَاعَجَلْ فَرَجَهُمُ اللَّهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ
اے اللہ تیری ہی جانب سے راحت اور کٹاؤں اور رحمت دے سکتا ہے
الرَّوْحِ وَالْقَرَبِ وَالْعَافِيَةِ اللَّهُمَّ
اے اللہ بیشک میرا عمل کم ہے پس اس کو میرے لئے زیادہ کر دے
اِنْ عَلَيَّ ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي وَاعْفِرْ
اور میرے برائے گناہ کو بخش دے جس سے تو واقف ہے اور جو
لِي مَا اَظْلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي وَخَفِيَ عَلَيَّ
تیری مخلوق سے پوشیدہ ہے اے اللہ بیشک میں تیری پناہ
خَلْقِكَ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْتَجِيرُكَ مِنَ النَّارِ
مانگتا ہوں آتش جہنم سے پس مجھے پناہ دے اور اسی وسیع اور مال رحمت
فَاِحْرَظْنِي وَارْزُقْنِي رِجْحًا وَاسِعَةً بِمَا مَعَاذُكَ
سے مجھے ناز کر جس کے ذریعہ میں ڈنسیا اور رحمت کی تکمیل کروں
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعَجَلْ فَرَجَهُمْ
اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل نہرا اور ان کی کٹاؤں میں جلدی کر۔

دُعَائِبْرَا | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ

اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ان کی کشتیوں

فَرَجَهُمْ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِی

میں جلدی کرتے ہیں ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا میں بھی اور آخرت

الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ

میں بھی خیر و خیر عطا فرما اور ہمیں آتش جہنم کے عذاب سے بچا

اِنِّیْ اِلَیْكَ تَقِیْرٌ وَاِنِّیْ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ وَلَا

اے اللہ بیشک میں تیرا محتاج ہوں اور بے شک ایسا خوفناک ہوں

تُعَذِّبْ جَنَّتِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ اَللّٰهُمَّ

جو تیری پناہ مانگتا ہے اے اللہ میں میرے جسم کو تیرے ذکر اور سیرت نام کو نہ

تُبْ عَلَیَّ حَتّٰی اَتُوْبَ وَاَعِصْنِیْ حَتّٰی لَا

بدلے اسے اللہ مجھ پر برسر کھا یہاں تک کہ میں توبہ کروں اور تجھے محض نظر رکھ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

یہاں تک کہ گناہ کا خوف نہ پڑے اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما

وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اور ان کی کشتیوں میں جلدی کر۔

دُعَائِبْرَا | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ان کی کشتیوں

وَ اِخْتَمِ لِّیْ بِخَیْرِ وَاكْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ

جلدی کر اور میرا مانتا خیر کر اور کافی ہو جا میرے لئے ان مہمات میں جو میری

دُنْیَا وَاٰخِرَتِیْ وَلَا تَسَلِّطْ عَلَیَّ مِنْ لَدُنْ

دُنیا اور آخرت کے امور سے ہیں اور مجھ پر ایسے کو مسلط نہ کر جو مجھ پر

یَرْحَمْنِیْ وَاجْعَلْ عَلَیَّ مِنْكَ وَاقِیةً

ذکر سے اور اپنی بارگاہ سے میرے لئے ایک ہمیشہ رہنے والی پناہ

بَاقِیةً وَلَا تَسَلِّبْنِیْ صَالِحَ مَا اَنْعَمْتَ

گناہ تسلط نہ دے اور مجھ کے کسی ایسی چیز کو واپس نہ لے جس کے ذریعہ

بِهِ عَلَیَّ وَاَرْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا وَاِیْسًا

تو نے مجھ پر انعام کیا ہے اور اپنے فضلہ کرم سے مجھے وسیع صلاح و مالک بیکس

حَلَالًا طَیْبًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

روزی عطا فرمائے اللہ محمد و آل محمد پر رحمتیں نازل کر اور ان

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

کی کشتیوں میں تمہیں فرما۔

حجاج کرام کے لئے دواؤں کا مشورہ

MEDICINE ADVICE FOR HUUJAJ -E-KARAM

(۱) جسم میں پانی کی کمی دور کرنے کے لئے کھانے کی دوا۔ ایک ٹیبلٹ دن میں دو دفعہ۔

ORAL REHYDRATION SALT (One tablet Twice in a day)

(۲) ہتکے دست آنے کی صورت میں کھانے کی دوا۔ دو ٹیبلٹ دن میں تین دفعہ۔

TAB FLAGYL - For loose motions (2 tablets in a day)

(۳) سر اور گلے میں درد، بخار و جسم میں درد کے لئے کھانے کی دوا۔ ایک ٹیبلٹ دن میں چار دفعہ۔

TAB PARACETAMOL - For headache, muscular pain, sore throat, fever etc.

(One tablet 4 times in a day)

(۴) نزلہ، زکام، الرجی اور الٹیوں کے لئے کھانے کی دوا۔ ایک ٹیبلٹ دن میں دو دفعہ۔

TAB CHLORPHENIRAMINE (PRISTON) - Anti allergic for vomitting, running

nose, cold or flue. (One tablet twice in a day)

(۵) نزلے میں ناک بند ہو جانے کی صورت میں اسپرے (صرف ناک میں) کم از کم دن میں تین دفعہ۔

OTRIUIN NASAL SPRAY - For nasal blockage, cold & flue.

(At least 3 times in a day)

(۶) کھنچاؤ، جوت یا کسی وجہ سے جسم کے کسی حصے میں درد کی صورت میں مائش کرنے کا ٹیوب۔

VOLTRAN GEL - Tube for local muscular pains

(۷) آنکھ کی کسی بھی تکلیف میں آنکھ میں لگانے کا مرہم۔ دن میں چار دفعہ۔

CHLORAM PHEMICAL EYE OINTMENT

Can be used locally on the skin also if required.

(4 times in a day)

(۸) گلے میں درد یا بخار وغیرہ سے بچنے کے لئے اینٹی بائیوٹک (کھانے کی دوا)

ترکیب و مقدار استعمال کے لئے پہلے معلومات حاصل کر لیں۔

3 ANTIBIOTICS (3 Types) - For relief from pains in throat or fever : --

AMOXIL OR AUGMENTIN OR AZITHROMYCIN

(۹) گلے میں خراش کے لئے کھانے کی دوا۔ ایک ٹبلٹ دن میں تین دفعہ۔

STREPSILS - For throat infection. (One tablet three 3 times a day)

(۱۰) زخم صاف کرنے کے لئے الکوہلک نشو۔ صرف ایک بار استعمال کرنے کے لئے۔ کم از کم پانچ عدد

TRIAD ALCOHAL PAD (single use only) For cleaning of cuts/ abraisions. 5 Pcs.

(۱۱) زخم کی ڈریسنگ کے لئے واٹر پروف پٹیوں۔ پانچ یا دس چھوٹی پیکٹس

AIR STRIP (Water proof dressing) - STICKING PADS (5 - 10 small packings)

For use on small cuts/ abraisions.

(۱۲) موج آجانے کی صورت میں اس مقام پر باندھنے کے لئے چھوٹی اور درمیانی پٹیاں۔ ۳۰۲ عدد۔

CREPE BANDAGE (Small & medium) 2,3 in numbers.

NOTE : Any medicines that the Hajī is using in routine (anti diabeties, anti hypertensive, for cardiac problems etc.) should be continued in routine.

نوٹ : یہاں پر بیان کی ہوئی دواؤں کے علاوہ حاجی صاحبان جو بھی دوائیں پہلے سے استعمال کرتے آ رہے ہیں ان کا استعمال جاری رکھیں۔ جیسے شوگر بلڈ پریشر یا ہارت کی تکالیف کے لئے دوائیں۔

یہ شکر یہ ڈاکٹر رضا ممدی

غیر شیعہ افراد کے مناسک حج ایک نظر میں

حج کا پہلا چار دن
۱۳ ذی الحجہ

میں صاف
مٹی میں رسی کرنا
زوال کے بعد سے
پہلے

پھوٹے شیطان کی

دُعا سے شیطان کی

بڑے شیطان کی

رہی کرنا ہے
طوافِ زیارت اگر نہیں کیا تھا
و اس حج میں پہلے دو رکعتیں

۱۳ ذی الحجہ کو اگر کیا کرنا ارادہ
ہے تو کلکریاں، زوال سے
پہلے ۱۰ رکعتیں ہو سکتی ہیں

حج کا چوتھا دن
۱۴ ذی الحجہ

میں صاف
مٹی میں رسی کرنا
زوال کے بعد سے
پہلے

پھوٹے شیطان کی

دُعا سے شیطان کی

بڑے شیطان کی

رہی کرنا ہے
طوافِ زیارت
اگر کیا نہیں گیا تھا
تو آج کر لیں

رات مٹی میں قیام

حج کا تیسرا دن
۱۰ ذی الحجہ

مزدلفہ میں فجر کی نماز
کے بعد سنی کو روکنا
پہلے

بڑے شیطان کی مٹی

تو ربانی کرنا

سسر کے بال
سٹانا یا ستر وانا

طوافِ زیارت
کرنا سگھ جانا

رات مٹی میں قیام

حج کا دوسرا دن
۹ ذی الحجہ

فجر کی نماز میں ادا
کئے عرفات کو روزِ نگی

ظہر کی نماز
عرفات میں پڑھنی ہے

دُعا عرفات

عصر کی نماز
عرفات میں پڑھنی ہے

مغرب کی وقت میں قرب کیا گیا
پہلے یعنی روزِ نگی کو روکنا ہی

مغرب آرواح کی نالی ہے
سے وقت میں روکنا ہی کرنا ہی

رات مزدلفہ میں
قیام کرنا ہے

حج کا پہلا دن
۸ ذی الحجہ

مکہ سے مٹی کو روزِ نگی

مٹی میں آج کے دن

ظہر

عصر

مغرب

عرفات پڑھنی ہیں

رات مٹی میں قیام

رات ۱۱-۱۲ سے عرفات کے لیے دن میں دو روزہ کی ہر دو نمازیں ادا کریں۔
طوافِ زیارت کا وقت ۱۰-۱۱ ذی الحجہ کو فجر سے ۱۲ ذی الحجہ کو عروبہ تک ہے۔
طوافِ زیارت سے ایک ہی جگہ سے ہی طوافِ عرفات کو بھی طوافِ زیارت کے لئے پہلے جائیں۔

نقشہ مناسک حج بمطابق فقہ جعفریہ (ماہ ذی الحجہ)

6 ذی الحجہ کے دن الجسر سے روانگی

7 کو مدینہ میں آمد

حج تمتع

حج تمتع

عمرہ تمتع

- 6- احرام (8 کی رات) طہ مکہ سے
- 7- وقوف عرفات (9 کے دن)
- 8- وقوف مزدلفہ (9 کی رات)

- 1- احرام (7 کی رات) مدینہ سے
 - 2- طواف
 - 3- نماز طواف
 - 4- صفا و مروہ کے درمیان سعی
 - 5- تقصیر
- 8 کے دن مکہ مکرمہ میں

اعمال مکہ

اعمال منیٰ

- 14- حج کا طواف
 - 15- نماز طواف
 - 16- صفا و مروہ کے درمیان سعی
 - 17- طواف النساء
 - 18- نماز طواف النساء
- (11 ذی الحجہ کے دن میں کرنا)

- 9- بڑے شیطان کی رمی
 - 10- قربانی
 - 11- حلق یا تقصیر (حالت احرام) سے باہر
- 10 کے دن

10 کی رات) 12- منیٰ میں قیام شب گیارہ

11 کے دن) 13- چھوٹے، درمیانے اور بڑے شیطان کی رمی

11 کی رات) 19- منیٰ میں قیام شب بارہ

12 کے دن) 20- چھوٹے، درمیانے اور بڑے شیطان کی رمی اور نماز طہریں کے بعد منیٰ سے روانگی اور اختتام حج - (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا)

نوٹ:- دوران حج کیے جانے والے تمام اعمال کی نیتوں کی تفصیل حصہ 3 صفحہ 5/4

2

حقیقتِ حج (مکالمہ حضرت امام زین العابدینؑ و شبلی)

حج کے احکام، مجتہد کی تقلید، خمس

قرأت و رموز اوقاف قرآن مجید

نجاسات، مطہرات، احکامِ طہارت

وضو، غسل، تیمم

نماز، نمازِ جماعت، امامِ جماعت کی شرائط

بیٹے پر واجب باپ کی قضاء نمازیں، اجرت پر نماز پڑھوانا

حقیقت اور حیا

حج کی ایک حقیقت ہے جس کو سمجھنے بیزحج کے نام سے اور حج کی شکل میں انجام پانے والی چیز سوائے اس کے کچھ بھی نہیں کہ بلا وہ جس میں پیسہ بھی خرچ کیا جائے اور سفر کی سہولتیں بھی بروداشت کی جائیں، لیکن سنا کہ حج کی حقیقت کو کون جانتا ہے؟

یقیناً وہ شخص جو فرد دل اللہ ہے یا اسے وارثیت حق کا کچھ حصہ ملا ہو۔ ان دو یا سرائلہ میں سے حضرت امام جواد علیہ السلام نے حج کی حقیقت کے بارے میں مکمل ترین بات کہی ہے کہ ”اھل البیت اذری باقی البیت یعنی اہل بیت سمجھتے ہیں اس پیر کو جو گھر میں ہے

اس وقت جب ہمارے آت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حج سے لوٹ رہے تھے کہ شبلی آپ کے لئے آئے تھے۔

امام نے ان سے پوچھا: شبلی کیب تم نے حج ادا کیا؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، اے فرزند رسول اللہ

امام نے فرمایا: کب تم بیت ت میں اترے اور سے ہوئے کیسے ٹوں کو آ کر غسل کیا؟

جواب دیا: جی ہاں

ادا کی اور بیک کہی؟

کہب : ہاں۔

فرمایا کیا سبقت میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ زیارت کے لئے وہاں داخل ہوتے ہو؟

کہب : نہیں

فرمایا : کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ بہترین اعمال اور بندوں کی بہترین جگہ کے باعث جو کہ نماز ہے فلا کے نزدیک جا رہے ہو؟

کہب : نہیں۔

فرمایا : کیا ایک کہتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر سب سے خدا کی اہلیت کے وعدے کے مطابق گفتگو کرو گے اور سب سے بہترین کرو گے اور خدائے متعال سے بہتر گے۔

کہب : نہیں۔

فرمایا : بالکل درست تمہانت میں داخل ہوئے اور نہ ہی تم نے نماز پڑھی اور نہ ہی بیک کہی۔

اس کے بعد فرمایا : کیا تم حرم میں داخل ہوئے، کہو کہو، دیکھا اور نماز پڑھی؟

کہب : ہاں۔

فرمایا : کیا حرم میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر اس کیفیت کو جو تم نے آئین اسلام رکھنے والے مسلمانوں کے سب سے پہلے میں کی ہے اپنے اوپر تمام ہتھیار کیا : نہیں۔

فرمایا : کیا تمہارے ہتھیار یہ نیت تھی کہ اس سفر سے تمہارا مقصد

انہا نے فرمایا : سبقت میں پہنچنے کے وقت کیا اس بات کی نیت تھی کہ گناہ کے نباد سے گناہ آکر جا سارا جا عت پہنچو گے؟

کہب : نہیں۔

فرمایا : اپنے سب سے چوکے لباس کو آراستے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ اپنے آپ کو دیکھ کر لظوظ شہوان اور گستاخوں سے پاک کر رہے ہو؟

کہب : نہیں

فرمایا : بالکل تم نہ تو سبقت میں اتارے ہو اور نہ اپنے سب سے لباس سے آراہ ہو گے پورا اور نہ ہی تم نے غسل کیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا : کیا تم نے صفائی کی، احرام پہنا اور حج کا عہد کیا؟

کہب : ہاں

فرمایا : کیا صفائی کرنے، احرام پہننے اور حج کا عہد کرنے کے وقت تمہاری نیت تھی کہ اپنے خداوند تعالیٰ کے لئے فاعل تہ کی دولت اپنے آپ کو گناہ سے پاک کر رہے ہو؟

کہب : نہیں۔

فرمایا : کیا تمہاری نیت تھی کہ اس چیز کو جس کو فلا نے عزت جل نے حسب احرام پہلے اپنے اوپر حرام کر دیا۔

کہب : نہیں۔

فرمایا : کیا حج کرتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ ہر چیز خدا کی عہد سے پاک کر رہے ہو؟

کہب : نہیں

فرمایا : بالکل تم نے نہ تو صفائی کی نہ حرم ہوئے اور نہ ہی تم نے حج کا عہد کیا ہے اس کے بعد فرمایا : کیا تم نے سبقت میں داخل ہو کر دو رکعت نماز احرام

جب کہ جس کی ہیئت ہی زیادہ است ہے پر بارہ کرنا اور گارن کی طرح رندان
 احکامات سے) مخالفت اور غمخو کرنا سوں کے ابھار دینے کے ذریعے صلے حاصل کرنے اور
 بندگی کی تدریس کرنا۔

اس کے بعد فرمایا: کیا مقام ابراہیم پر توقف کے وقت تمہاری ہیئت بھی کہیں
 طاعت اور سگتہ سے مخالفت کے واسطے سے اس سفر میں مقام پر اوقف کر رہے ہو؟
 کہہ: نہیں۔

فرمایا: کیا مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرتے وقت تمہاری ہیئت بھی
 کہ حضرت ابراہیم کی نماز ادا کر کے ایسی نماز کے ذریعے درحقیقت شیطان کی ناک کو
 زمین پر گرتا رہے ہو؟
 کہہ: نہیں۔

فرمایا: پس تم نے حجرا سو رو سے صاف کیا ہے اور نہ مقام ابراہیم پر توقف کیلئے
 اور نہ ہی وہاں کی دو رکعت نماز کو حقیقت میں ادا کیا ہے
 اس کے بعد فرمایا: کیا تم زمر کے کہتے ہو اس کا پانی پیا؟

کہہ: ہاں۔
 فرمایا: کیا اس وقت تمہاری ہیئت بھی کہ طاعت حق کے تزیینت سے
 ہوا رنگت دے کر تزیینت کر رہے ہو؟
 کہہ: نہیں

فرمایا: لہذا زوم زمر کے کہتے ہیں کہ تزیینت سے تزیینت اور نہ ہی تم نے اس کا
 پانی پیا ہے۔
 اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے صفا مروہ کے ماہ میں سعی کی ہے اور

صرف خدا ہے؟
 کہہ: نہیں۔

فرمایا: لہذا تو تم میں داخل ہوئے، نہ تم نے مکہ دیکھا اور نہ ہی صفا نہ
 پڑھی ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے قنزہ زلفہ کا طواف کیا اور اس کا کوس کیا اور
 سعی کی؟
 کہہ: ہاں۔

فرمایا: کیا سعی کرتے وقت تمہاری ہیئت بھی کہ شیطان اور انس امارہ
 کے شر سے صفا کی پناہ میں جا رہے ہو؟ اور وہ جو رازوں کو جانتے غالب ہے اس بات سے
 واقف ہے؟

کہہ: نہیں۔
 فرمایا: لہذا تم نے نہ طواف قنزہ زلفہ کیا ہے، نہ رازوں کو کوس کیلئے اور
 نہ سعی کی ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے حجرا سو رو سے صاف کیا ہے اور کیا تم نے مقام ابراہیم
 علیہ السلام پر گھڑے ہوئے اودھ ہاں پر دو رکعت نماز پڑھی؟
 کہہ: نہیں۔

اس موقع پر اٹھانے ایک نوزو لگایا اور نوزو ایک تھا کہ زنیبا سے رخصت ہو
 جائیں۔

اس کے بعد فرمایا: آہ آہ آہ آہ! وہ شخص جو کہ حجرا سو رو سے صاف کر کے در
 حقیقت خداوند تعالیٰ سے صاف کرنا ہے پس اے بے چارے دیکھ کہ اس کام کے

کہا: نہیں؟

فرمایا: کیا تم نے جہلِ رحمت پر چڑھے تفت یہ نیت کی تھی کہ خدا پر مروت اور برپہ رحمت کرتا ہے اور سر سلطانِ عورت اور مرد کی مدد اور بتائی کرتا ہے؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: جب تم غمہ کے قریب تھے کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جب تک تم خود ملو نہی الہی کو تو نہیں کرو گے تمہارا موٹی و دسوں پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

کہا: نہیں؟

فرمایا: کیا علم اور عزت کے قریب توقف کے تمہاری یہ نیت تھی کہ وہ دونوں تمہاری طاقتوں کے شاہرہ ہیں اور خدا کے فرمان کے تابعدار اور فرشتوں کے عہدہ دار، ہاں رسد عاظتیں؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: لہذا تم نے نہ تو عزت میں توقف کیا ہے، نہ جہلِ رحمت پر چڑھے ہاں نہ مزہ کو پہنچا ہے، نہ عزت کے قریب توقف کیا ہے اور نہ ہی خدا کو بگاڑا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے دو دلوں کے درمیان سے عبور کیا ہے اور گذرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی؟ اور کیا تم مردانہ کی زمین پر چلے اور وہاں پھر پانچ چہین اور کیا تم شمولِ حرام سے گزرے؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کہیں اور رکعت نماز چڑھتے تھے یہ نیت کی تھی کہ وہ نماز شکر ہے جو ہر روز رات میں ادا کی جاتی ہے اور ہر مشکل کو دور کرتی ہے۔ اور ہر کار کو آسان بنا دیتی ہے؟

کہا: نہیں۔

فرمایا: کیا دو دلوں کے مابین چلے اور دائیں بائیں جانب منحرف نہ ہوئے

آمد و رفت کی؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم خوفِ درجاء کے مابین واقع

ہو کے ہو؟

کہا: نہیں

فرمایا: لہذا تم نے نہ توقف اور مرد کے مابین سعی کی، نہ پیچے اور نہ ہی آمد و رفت

کی ہے۔

اس کے بعد فرمایا: کیا ارگت سے مٹائی کی جانب چلے۔

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان، نکل اور اپنے ہاتھ کے شرمے محفوظ رکھو گے؟

کہا: نہیں

فرمایا: لہذا تم رگت سے مٹائی کی جانب نہیں چلے ہو۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے عورات میں توقف کیا اور جہلِ رحمت پر چڑھے اور دادی نو کو نہ پہنچا اور میل و ہرگت کے قریب خدا کو بگاڑا؟

کہا: ہاں۔

فرمایا: کیا عورت میں تو توقف کے موقع پر تم نے خداوند سبحان کی معرفت کا حق ادا کیا اور خدا کی علوم و معارف کو سمجھا اور اس بات کو بتا کر تمام بوجھ کے ساتھ تہذیب و تمدن کے قیام میں ہوا اور وہ تمہارے کام کے نانا اور تمہارے دل کی گہرائیوں سے واقف ہے؟

رہے ہوا در تم نے اپنے قابل تدریج کو ختم کر کے شیطان کی ازنان کی ہے ؟

کہہ : نہیں ؟

فرمایا : کیا سر کے بال کاٹنے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تمام پراپیوں اور انسانوں

پر ظلم کرنے سے پاک ہو رہے ہوا در ان کے پیٹھے پہلا ہونے کے دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو رہے ہو ؟

کہہ : نہیں۔

فرمایا : کیا یہ جس چیز میں بنا پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ سوائے خدا اور اپنے گناہوں کے کسی سے نہ ڈرنا اور خداوند تعالیٰ کی رحمت کے سوا کسی چیز سے اس کا گناہ

کہہ : نہیں۔

فرمایا : کیا تم کوئی وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ حقیقت پرستی کا سہارا لے کر طبع و دماغ کا ٹھکانا رکھے ہوا در برابر ایم علیہ السلام کی سنت پر عمل کر کے جو جنہوں نے اپنے فرزند، میمۃ دانا اور امام حان کا سر کاٹ کر اپنے بندے لوگوں کے لئے خداوند تعالیٰ سے تقرب اور اس کی بندگی کی سنت کی بنیاد رکھی ؟

کہہ : نہیں۔

فرمایا : کیا تم کوئی اور طوائف اور عورتوں کے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ

خداوند تعالیٰ کی رحمت سے زیادہ اٹھا کر اس کی طاقت و بندگی کے لئے روٹ جائے اور اس کی دستگیری کا سہارا لیا ہے اور اس کے ناجائز کو ادا کیا ہے اور خدا کے ترسیب پہنچ گئے ہو ؟

کہہ : نہیں۔

اس وقت حضرت امیرینا امیرین علیہ السلام نے ان سے فرمایا : بلندہ تو تم تھی

کا خیال رکھنے کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ دین حق سے دائیں یا بائیں جانب منحرف

نہ ہو اپنے دل سے، نہ اپنی زبان سے اور نہ اپنے جسم کے اعضاء سے ؟

کہہ : نہیں۔

فرمایا : کیا مزہظ کی زمین پر چلتے وقت اور لنگریاں چلتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر گناہ اور نافرمانی کو اپنے دہرے دہرے کر دو گے اور ہر عمل کو اپنے سر سے کم

بنا دو گے ؟

کہہ : نہیں۔

فرمایا : کیا مشرکوں سے گزرنے وقت تمہاری نیت یہ تھی کہ اپنے دل کو تقویٰ اور خوفِ خدا سے عزم و دل کا بیان کرنے والا بنا دو گے ؟

کہہ : نہیں۔

فرمایا : بلندہ تم تو دو سطحوں سے گزرنے، نہ وہاں کی دودھ کوٹنا، نہ ٹیڑھی، نہ مزہظ کی زمین پر چلنے، نہ وہاں سے کوئی لنگریاں اٹھانی اور نہ ہی مشرکوں سے گناہ کرے ہو۔ اس کے بعد فرمایا : کیا تم نے جلی پہنچ کر ہی جو رو لنگریاں مارنے کا کام کیا ہے اس کے بال کاٹنے، قرآن پڑھنے، مسجید خفیہ میں نماز پڑھنا، ماکہ، مکہ لوٹے، اور طوائف

انا عورتوں و باغشت، بجالا گئے ؟

کہہ : ہاں۔

فرمایا : کیا جلی پہنچنے میں اور لنگریاں مارنے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اپنی آمد مسجید پہنچ گئے ہوا در خداوند تعالیٰ نے تمہاری پوجا جو کچھ کرنا دیا ہو ؟

کہہ : نہیں۔

فرمایا : کیا لنگریاں مارنے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم اپنے دشمن الیاسین کو مار

پہنچنے، نہ تم نے مری جھرتا بچا دیا، نہ سر کے بال کاٹے نہ ترقی کی، نہ سیدھے ضیف میں
 نماز ادا کی، نہ طواف انا تھا انجام دیا اور نہ ہی نماز کے مرتب پہنچے ہو۔ واپس جاؤ حقیقت
 میں تم نے سچ نہیں ادا کیا۔

ضلعی اچ اور ان کے مناسک پر عمل کی حقیقت کے سمجھنے میں اپنی کوتاہی سے
 سخت تکلیفیں بھرتے اور برتری طرح مدد نہ لگے۔ اس کے بعد انہوں نے حج کے مازوں
 کو سیکھا اور اگلے برس وہ حوزت وفتناخت اور یقین کے ساتھ حج ادا کرنے میں کامیاب ہوئے۔

۱۰ خلیفہ چوتھی شہزادہ محمد عرف اور صوفی تھے، اہل تہذیب و تمدن سے یقینی نہیں
 ایک پہاڑ کا نام ہے جو عرفات کے اطراف میں واقع ہے۔

۱۱ حرم کی نشانیوں میں جو کہ وہ غمزہ پر نصب ہیں۔

۱۲ دو غلوں سے مراد خلیفہ عرفات اور شہزادہ محمد عرفی کے مابین واقع دو دریاں ہیں
 جن کو ماز میں بھی کہتے جاتے ہیں۔

۱۳ یہاں پتھر سے مراد خلیفہ اور پہاڑ ہے جو مزلہ میں واقع ہے اور ترمز کہلاتا ہے۔
 وہاں پر وقف کرنا مستحب ہے۔

۱۴ طواف انا محمدی حج اور زیارت کا طواف ہے اور طواف انا محمد اس کے مک
 گیا ہے کہ خلیفہ سے کہتے مراجعت اور انا منکے وقت انجام آیا ہے۔

حج کے احکام

☆ بیٹ الشکی زیادت کرنے اور ان اعمال کو بحالانے کا نام ”حج“ ہے جن کے وہاں بحالانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی ادائیگی ہر اس شخص کے لئے جو مندرجو ذیل شرائط پوری کرتا ہو تمام عمر میں ایک دفعہ واجب ہے :

(اول) انسان بالغ ہو۔

(دوم) عاقل اور آزاد ہو۔

(سوم) حج پر جانے کی وجہ سے کوئی ایسا جائز کام کرنے پر مجبور نہ ہو جس کا ترک کرنا حج کرنے سے زیادہ اہم ہو یا کوئی ایسا واجب کام نہ ہوتا ہو جو حج سے زیادہ اہم ہو۔

(چہارم) ایشیائے اقصیٰ اور صاحب استطاعت ہونا چند چیزوں پر منحصر ہے :

(۱) انسان راستے کا خرچ اور اسی طرح اگر ضرورت ہو تو سواری رکھتا ہو یا اتنا مال رکھتا ہو جس سے ان چیزوں کو میا کر سکے۔

(۲) اپنی صحت اور طاقت ہو کہ زیادہ مشقت کے بغیر گدگد کر سکتا ہو۔

(۳) گدگد کر سکتا ہو کہ راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اگر راستہ بند ہو یا انسان کو ڈر ہو کہ راستے میں اس کی جان یا بروہی چلے جائے گی یا اس کا مال چھین لیا جائے گا تو اس پر حج واجب نہیں ہے

لیکن اگر وہ دوسرے راستے سے جا سکتا ہو تو اگرچہ وہ راستہ زیادہ طویل ہو ضروری ہے کہ اس راستے سے جائے بجز اس کے کہ وہ راستہ اس قدر ڈر اور غیر معروف ہو کہ لوگ کہیں کہ حج کا راستہ بند ہے۔

(۴) اس کے پاس اتنا وقت ہو کہ گدگد کر سکتا ہو حج کے اعمال بحال سکے۔

(۵) جن لوگوں کے اخراجات اس پر واجب ہوں مثلاً بیوی اور بچے اور جن لوگوں کے اخراجات برداشت کرنا لوگ اس کے لئے ضروری سمجھتے ہوں ان کے اخراجات اس کے پاس موجود ہوں۔

(۶) حج سے واپسی کے بعد وہ معاش کے لئے کوئی ٹھکانہ یا مکان رکھتا ہو یا پھر کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی رکھتا ہو یعنی اس طرح نہ ہو کہ حج کے اخراجات کی وجہ سے حج سے واپسی پر مجبور ہو جائے اور بھی ٹرٹی میں زندگی گزارے۔

(۲۰۴۵) جس شخص کی ضرورت اپنے ذاتی مکان کے بغیر پوری نہ ہو سکے اس پر حج اس وقت واجب ہے جب اس کے پاس مکان کے لئے بھی رقم ہو۔

(۲۰۴۶) جو عورت گدگد کر سکتی ہو اگر واپسی کے بعد اس کے پاس اس کا اپنا کوئی مال نہ ہو اور

مثلاً کے طور پر اس کا شوہر بھی فقیر ہو اور اسے خرچ نہ دیتا ہو اور وہ عورت محضت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائے۔

☆ حج پر حج واجب نہیں۔

(۲۰۴۷) اگر کسی شخص کے پاس حج کے لئے زار و راہ اور سواری نہ ہو اور دوسرا اسے کے کہ تم حج پر

جائے تمہارا خرچ دونوں گا اور تمہارے سفر حج کے دوران تمہارے اہل و عیال کو بھی خرچ دینا ہوں گا تو اگر اسے اطمینان ہو جائے کہ وہ شخص اسے خرچ دے گا تو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

(۲۰۴۸) اگر کسی شخص کو گدگد کرنا اور واپسی آنے کا خرچ اور ہتھیاری مدت اسے وہاں جانے اور

واپسی آنے میں لگے اس کے لئے اس کے اہل و عیال کا خرچ دے دیا جائے کہ وہ حج کر لے تو اگرچہ وہ

مقروض بھی ہو اور واپسی پر گزر بسر کرنے کے لئے مال بھی نہ رکھتا ہو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن

اگر اس طرح ہو کہ حج کے سفر کا زائد اس کے کاروبار اور کام کا زائد ہو کہ اگر حج پر چلا جائے تو اپنا خرچ

مقررہ وقت پر ادا نہ کر سکتا ہو یا پھر گز بسیر کے اخراجات سہل کے باقی دنوں میں سمیٹ کر سکتا ہو تو اس پر

حج واجب نہیں ہے۔

(۲۰۴۹) اگر کسی کو گدگد کر سکتا ہو حج جانے اور آنے کے اخراجات نیز ہتھیاری مدت وہاں جانے اور آنے

میں لگے اس مدت کے لئے اس کے اہل و عیال کے اخراجات دے دیئے جائیں اور اس سے کہا جائے کہ

حج پر جا لیکن یہ سب مصارف اس کی ملکیت میں نہ دیئے جائیں تو اس صورت میں جب کہ اسے اطمینان

ہو کہ دیئے ہوئے اخراجات کا اس سے پھر مطالبہ نہیں کیا جائے گا اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

(۲۰۵۰) اگر کسی شخص کو اتنا مال دے دیا جائے جو حج کے لئے کافی ہو اور یہ شرط لگائی جائے کہ جس

شخص نے مال دیا ہے مال لینے والا گدگد کر سکتا ہے اسے اس کی خدمت کرے گا تو حجے مال دیا جائے اس

پر حج واجب نہیں ہوتا۔

(۲۰۵۱) اگر کسی شخص کو اتنا مال دیا جائے کہ اس پر حج واجب ہو جائے اور وہ حج کرے تو اگرچہ بعد

میں وہ ضرور بھی کہیں سے) مال حاصل کر لے وہ سراج اس پر واجب نہیں ہے۔

☆ (۲۰۵۱) اگر کوئی شخص صاحبِ استطاعت ہوتے ہوئے حج نہ کرے اور بعد میں بڑھاپے، بیماری یا کمزوری کی وجہ سے حج نہ کر سکے اور اس بات سے تاامید ہو جائے کہ بعد میں خود حج کر سکے گا تو ضروری ہے کہ کسی دوسرے کو اپنی طرف سے حج کے لئے بھیج دے بلکہ اگر تاامید نہ بھی ہو یا تو اختیار واجب یہ ہے کہ ایک ایجر مقرر کرے اور اگر بعد میں اس تہاں ہو جائے تو خود بھی حج کرے۔ اور اگر اس کے پاس کسی سال پہلی دفعہ اتنا مال ہو جائے جو حج کے لئے کافی ہو اور بڑھاپے یا بیماری یا کمزوری کی وجہ سے حج نہ کر سکے اور طاقت (وجہت) حاصل کرنے سے تاامید ہو تب بھی یہی حکم ہے اور ان تمام صورتوں میں اختیار مستحب یہ ہے کہ جس کی طرف سے حج کے لئے جا رہا ہو اگر وہ مرد ہو تو ایسے شخص کو نائب بنائے جس کا حج پر جانے کا پہلا موقع ہو (یعنی اس سے پہلے حج کرنے نہ گیا ہو)۔

(۲۰۵۷) جو شخص حج کرنے کے لئے کسی دوسرے کی طرف سے ایجر ہو ضروری ہے کہ اس کی طرف سے طواف النساء بھی کرے اور اگر نہ کرے تو ایجر پر اس کی یہی حرام ہو جائے گی۔

☆ (۲۰۵۸) اگر کوئی شخص طواف النساء صحیح طور پر نہ بجالائے یا اس کو بجالانا بھول جائے اور چند روز بعد اسے یاد آئے اور راستے سے واپس ہو کر بجالائے تو صحیح ہے لیکن اگر واپس ہو جائے اس کے لئے باہوشِ شفقت ہو تو طواف النساء کی بجائے اور اس کے لئے کسی کو نائب بنا سکتا ہے۔

(۲۰۵۲) اگر کوئی شخص بغرض تجارت مثلاً کے طور پر چوہہ جائے اور اتنا مال کمائے کہ اگر ہاں سے ٹکہ چلا جائے تو استطاعت رکھنے کی وجہ سے ضروری ہے کہ حج کرے اور اگر وہ حج کر لے تو خواہ وہ بعد میں اتنی دولت محسوس لے کہ خود اپنے وطن سے بھی ٹکہ کر سکتا ہو تب بھی اس پر دو سراج واجب نہیں ہے۔

(۲۰۵۳) اگر کوئی اس شرط پر ایجر بنے کہ وہ خود ایک دوسرے شخص کی طرف سے حج کرے گا تو اگر وہ خود حج کو نہ جائے اور چاہے کہ کسی دوسرے اور کو اپنی جگہ بھیج دے تو ضروری ہے کہ جس نے اسے ایجر بنایا ہے اس سے اجازت لے۔

☆ (۲۰۵۴) اگر کوئی صاحبِ استطاعت ہو کہ حج کو نہ جائے اور پھر فقیر ہو جائے تو ضروری ہے کہ خواہ اسے زحمت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے بعد میں حج کرے اور اگر وہ کسی بھی طرح کو نہ جاسکتا ہو اور کوئی اسے حج کرنے کے لئے ایجر بنائے تو ضروری ہے کہ ٹکہ کر سکتا ہو اور جس نے اسے ایجر بنایا ہو اس کی طرف سے حج کرے اور دوسرے سال تک اگر ممکن ہو ٹکہ کر سکتا ہو اور پھر اپنا حج بجالائے لیکن اگر ایجر بنے اور اجرت نقد لے لے اور جس شخص نے اسے ایجر بنایا ہو وہ اس بات پر راضی ہو کہ اس کی طرف سے حج دوسرے سال بجالایا جائے جب کہ وہ اطمینان نہ رکھتا ہو کہ دوسرے سال بھی اپنے لئے حج پر جائے گا تو ضروری ہے کہ ایجر پہلے سال خود اپنا حج کرے اور اس شخص کا حج جس نے اس کو ایجر بنایا تھا دوسرے سال کے لئے اٹھارہ رکھے۔

☆ (۲۰۵۵) جس سال کوئی شخص صاحبِ استطاعت ہو یا ہو اگر اسی سال ٹکہ کر سکتا ہو چلا جائے اور مقررہ وقت پر عرفات اور مشعرِ احرام میں نہ پہنچ سکے اور بعد کے سالوں میں صاحبِ استطاعت نہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ چند سال پہلے سے صاحبِ استطاعت رہا ہو اور حج پر نہ گیا ہو تو اس صورت میں خواہ زحمت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے اسے حج کرنا ضروری ہے۔

آدکام تقلید

(مسئلہ ۱) ہر مسلمان کے لئے اصول دین کو لازماً روئے بسیرت جانا ضروری ہے کیونکہ اصول دین میں کسی طور پر بھی تقلید نہیں کی جاسکتی یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اصول دین میں کسی کی بات صرف اس وجہ سے مانے کہ وہ ان اصول کو جانتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسلام کے بنیادی عقائد پر یقین رکھتا ہو اور اس کا اظہار کرتا ہو اگرچہ یہ اقلید از روئے بسیرت نہ ہو تب بھی وہ مسلمان اور مؤمن ہے۔ لہذا اس مسلمان پر ایمان اور اسلام کے تمام ادکام جلدی ہوں گے لیکن ”مستکملات دین“ کو چھوڑ کر باقی دینی ادکامات میں ضروری ہے کہ انسان یا تو خود مجتہد ہو یعنی ادکام کو دلیل کے ذریعے حاصل کرے یا کسی مجتہد تقلید کرے یا زوارہ احتیاطاً یا بیضیہ میں ارا کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے اپنی شرعی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ مثلاً اگر چند مجتہد کسی عمل کو حرام قرار دیں اور چند دوسرے کہیں کہ حرام نہیں ہے تو اس عمل سے باز رہے اور اگر بعض مجتہد کسی عمل کو واجب اور بعض مستحب گرائیں تو اسے جہالائے۔ لہذا جو اشخاص نہ تو مجتہد ہوں اور نہ ہی احتیاطاً پر عمل پیرا ہو، عمل ان کے لئے واجب ہے کہ مجتہد کی تقلید کریں۔

(۲) دینی ادکامات میں تقلید کا مطلب یہ ہے کہ کسی مجتہد کے فتوے پر عمل کیا جائے۔ اور ضروری ہے کہ جس مجتہد کی تقلید کی جائے وہ مرو۔ بالغ۔ عاقل۔ شیعہ اثنا عشری۔ حلال زادہ۔ زندہ اور عادل ہو۔ عادل وہ شخص ہے جو تمام واجب کاموں کو جہالائے اور تمام حرام کاموں کو ترک کرے۔ عادل ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ ظاہر ایک اچھا شخص ہو اور اس کے قابل عمل یا ہمساہوں یا ہم نشینوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ اس کی اچھائی کی تصدیق کریں۔

اگر یہ بات اجملاً معلوم ہو کہ رویش مسابلی میں مجتہدین کے فتوے ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو ضروری ہے کہ اس مجتہد کی تقلید کی جائے جو ”ہم نام“ ہو یعنی ایسے زمانے کے دوسرے مجتہدوں کے مقابلے میں ادکام الہی کو سمجھنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ہو۔

مجتہد کی تقلید

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

”لوگوں کو چاہئے کہ فقہاء (یعنی ادکام شریعت کو تفصیل و تحقیق کے ساتھ جاننے والے مجتہدین) میں سے جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتا ہو، اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو (یعنی اپنے دین پر سختی سے قائم ہو)، اپنی نفسانی خواہشات کا نظام نہ ہو اور ادکام الہی کی اطاعت کرتا ہو اس کی تقلید کریں۔“ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا۔ ”یہ اوصاف محدودے چند شیعہ فقہاء میں ہیں، سب میں نہیں۔“ (احتجاج طبری جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)۔

ولی عصر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قیبت گہری کے زمانے میں پیش آنے والے حالات کے سلسلے میں ہماری حدیثوں کو بیان کرنے والے راویوں کی طرف رجوع کر کے دیکھو وہ ہماری طرف سے تم پر اسی طرح مجتہد ہیں جس طرح ہم اللہ کی طرف سے مجتہد ہیں۔“ (کمال الدین و تمام النعمان شیخ صدوق)

ابن کرام کے مندرجہ بالا فرمودات کے پیش نظر ان تمام لوگوں پر جو درجہ اجتناد پر فائز نہیں ہیں، اپنے زمانے کے جامع الشرائط مجتہد کی تقلید کرنا واجب ہے کیونکہ اس کے بغیر ان کی عبارات اور ایسے تمام اعمال جن میں تقلید ضروری ہے باطل ہو جاتے ہیں۔

اسلام عزیز کی شریعت خود کے ذریعے مسائل کا تفصیلی ایجنڈا (قرآن۔ حدیث۔ اجماع۔ عقل) سے شرعی حکم استنباط کرنے کا نام اجتناد ہے اور مجتہد کے بنائے ہوئے فتوؤں کو بغیر دلیل کے جہالانہ اور خود پر عمل کرنا تقلید ہے۔ جو شخص رتبہ اجتناد حاصل کر چکا ہو اس کے لئے تقلید کرنا جائز نہیں البتہ جو خود مجتہد نہ ہو اس پر تقلید کرنا واجب ہے۔ اگرچہ اجتناد اور تقلید کے علاوہ ایک تیسری صورت بھی ممکن ہے یعنی یہ کہ اقلید پر عمل کیا جائے لیکن یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ اقلید پر ہی شخص عمل کر سکتا ہے جو مختلف مسائل میں تمام مجتہدین کے اختلافی فتوؤں سے پوری طرح باخبر ہو اور ایسا طریقہ عمل اختیار کر کے جس میں جامعیت پائی جاتی ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ کام بھی تقریباً اجتناد ہی کی طرح دشوار اور مشکل ہے۔ پس ہمارے لئے دو ہی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں یعنی یا محمد نہیں یا پھر مجتہد کی تقلید کریں۔

- (۸) اگر مجتہدِ اعلم کسی مسئلے کے بارے میں فتویٰ دینے کے بعد یا اس سے پہلے احتیاطاً لگائے مثلاً یہ کہ جس برتن کر پانی میں ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اگرچہ احتیاطاً اس میں ہے کہ تین مرتبہ دھوئے تو عقیدہ ایسی احتیاطاً کو ترک کر سکتا ہے۔ اس قسم کی احتیاطاً کو احتیاطاً مستحب کہتے ہیں۔
- ☆ (۹) اگر وہ مجتہد جس کی ایک شخص تقلید کرتا ہے فوت ہو جائے تو جو حکم اس کی زندگی میں تھا وہی حکم اس کی وفات کے بعد بھی ہے۔ یا نہیں اگر مرخص مجتہد، زندہ مجتہد کے مقابلے میں اعلم تھا تو وہ شخص جسے روایتیں مسائل میں دونوں مجتہدین کے مابین اختلاف کا اگرچہ اجمالی طور پر علم ہو اسے مرخص مجتہد کی تقلید پر پابی رہنا ضروری ہے۔ اور اگر زندہ مجتہد اعلم ہو تو پھر زندہ مجتہد کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ اس مسئلے میں تقلید سے مراد صحیحین، مجتہد کے فتوے کی پیروی کرنے (تصدیر و جمع) کو صرف اپنے لئے لازم قرار دینا ہے نہ کہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرنا۔
- (۱۰) اگر کوئی شخص کسی مسئلے میں ایک مجتہد کے فتوے پر عمل کرے، پھر اس مجتہد کے فوت ہو جانے کے بعد وہ اسی مسئلے میں زندہ مجتہد کے فتوے پر عمل کر لے تو اسے اس امر کی اہمیت نہیں کہ دوبارہ مرخص مجتہد کے فتوے پر عمل کرے۔
- (۱۱) جو مسائل انسان کو اکثر پیش آتے رہتے ہیں ان کو یاد کر لینا واجب ہے۔
- ☆ (۱۲) اگر کسی شخص کو کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس کا حکم اسے معلوم نہ ہو تو لازم ہے کہ احتیاطاً کرے یا ان شرائط کے مطابق تقلید کرے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے لیکن اگر اس مسئلے میں اسے فتوے کا علم نہ ہو اور اعلم اور غیر اعلم کی آراء کے مختلف ہونے کا جو علم ہو تو غیر اعلم کی تقلید جائز ہے۔
- ☆ (۱۳) اگر کوئی شخص مجتہد کا فتویٰ کسی دوسرے شخص کو دیتا ہے لیکن مجتہد نے اپنا سابقہ فتویٰ بطل دیا ہو تو اس کے لئے دوسرے شخص کو فتوے کی تبدیلی کی اطلاع دینا ضروری نہیں۔ لیکن اگر فتویٰ بتانے کے بعد یہ محسوس ہو کہ (مثلاً یہ فتویٰ بتانے میں) غلطی ہو گئی ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ اس اطلاع کی وجہ سے وہ شخص اپنے شرعی وظیفے کے خلاف عمل کرے گا تو احتیاطاً لازم کی بنا پر جہاں تک ہو سکے اس غلطی کا ازالہ کرے۔
- (۱۴) اگر کوئی مکلف ایک مدت تک کسی کی تقلید کیے بغیر اعمال جوالاتا رہے لیکن بعد میں کسی مجتہد کی تقلید کر لے تو اس صورت میں اگر مجتہد اس کے گزشتہ اعمال کے بارے میں حکم لگائے کہ وہ صحیح ہیں تو وہ صحیح معتقد ہوں گے ورنہ باطل شمار ہوں گے۔

- (۳) مجتہد اور اعلم کی پہچان تین طریقوں سے ہو سکتی ہے (اول) ایک شخص کو جو خود صاحبِ علم ہو ذاتی طور پر یقین ہو اور وہ مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (دوم) وہ شخص جو عالم اور عادل ہوں نیز مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کا کلمہ رکھتے ہوں، کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں بشرطیکہ وہ اور عالم اور عادل ان کی تردید نہ کریں اور بظاہر کسی کا مجتہد یا اعلم ہونا ایک قابل اعتبار شخص کے قول سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ (سوم) کچھ اہل علم (اہلِ ستجہ) جو مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہوں، کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں اور ان کی تصدیق سے انسان مطمئن ہو جائے۔
- ☆ (۴) اگر روایتیں مسائل میں دو یا اس سے زیادہ مجتہدین کے اختلافی فتوے اجمالی طور پر معلوم ہوں اور بعض کے مقابلے میں بعض دوسروں کا اعلم ہونا بھی معلوم ہو لیکن اگر اعلم کی پہچان آسان نہ ہو تو ان کو یہ ہے کہ آدمی تمام مسائل میں ان کے فتووں میں جتنا ہو سکے احتیاطاً کرے (یہ مسئلہ تفصیلی ہے اور اس کے بیان کا یہ مقام نہیں ہے)۔ اور ایسی صورت میں جبکہ احتیاطاً ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عمل اس مجتہد کے فتوے کے مطابق ہو جس کے اعلم ہونے کا امتحان دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ہو۔ اگر دونوں کے اعلم ہونے کا امتحان یکساں ہو تو اسے اختیار ہے (کہ جس کے فتوے پر چاہے عمل کرے)۔
- (۵) کسی مجتہد کا فتویٰ حاصل کرنے کے چند طریقے ہیں (اول) خود مجتہد سے (اس کا فتویٰ) منہا۔ (دوم) ایسے دو عادل اشخاص سے منہا جو مجتہد کا فتویٰ بیان کریں۔ (سوم) مجتہد کا فتویٰ کسی ایسے شخص سے منہا جس کے قول پر اطمینان ہو (چہاں کہہ) مجتہد کی کتاب (مثلاً توضیح المسائل) میں پڑھنا بشرطیکہ اس کتاب کی صحت کے بارے میں اطمینان ہو۔
- (۶) جب تک انسان کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ مجتہد کا فتویٰ بدل چکا ہے وہ کتاب میں لکھے ہوئے فتوے پر عمل کر سکتا ہے اور اگر فتوے کے بدل جانے کا احتمال ہو تو چھان بین کرنا ضروری نہیں۔
- (۷) اگر مجتہد اعلم کوئی فتویٰ دے تو اس کا عقیدہ اس مسئلے کے بارے میں کسی دوسرے مجتہد کے فتوے پر عمل نہیں کر سکتا۔ تاہم اگر وہ (یعنی مجتہد اعلم) فتویٰ نہ دے بلکہ یہ کہے کہ احتیاطاً اس میں ہے کہ یوں عمل کیا جائے مثلاً احتیاطاً اس میں ہے کہ نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ ائکہ کے بعد ایک اور ایسے دوسرے مجتہد کے فتوے پر عمل کرے جس کی تقلید جائز ہو (مثلاً آئہ اعلم)۔ پس اگر وہ (یعنی دوسرا مجتہد) فقط سورہ ائکہ کو کافی سمجھتا ہو تو دوسری صورت ترک کی جا سکتی ہے۔ جب مجتہد اعلم کسی مسئلے کے بارے میں کہے کہ عملِ آئہ یا عملِ اشکال ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

خمس

محمد بن اعمال کے جن سے روگردانی کی گئی ہے علی الخصوص ہندوستان اور پاکستان کے مومنین اکثر غافل اور اس کے احکام سے جہالت میں رہتے ہیں وہ خمس ہے جو بیوقوفوں کی حکومت ہے۔ خمس سرخ قرآن شریف سے تین حکومتیں ظاہر ہیں جو آیت ولایت انما ولیکم اللہ الخ سے ثابت اور تسلیم شدہ ہیں چنانچہ خمس میں بھی لفظ حکومت تین کا حصہ جدا جدا بیان کیا گیا ہے، ملاحظہ ہو آیت مبارک و اعلموا انما غنمتم من شئی فان لله خمسہ و للرسول و للذی القربی و الیتیمی و المساکین و ابن السبیل ان کنتم امنتم باللہ و ما اتزلنا علیٰ عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجھن ط و اللہ علیٰ کل شئی قذیر۔ سورہ انفال، پارہ ۱۰، کوع ۱، آیت ۴۱ یعنی جان لو کہ تم جو فائدہ حاصل کرو میں اس میں سے پانچواں حصہ بالخصوص اللہ کا ہے اور خاص رسول کا ہے اور خاص ذوی اترتی کا یعنی امام وقت کا ہے اور باقی اہل محمد کے بیٹوں اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے، اگر تم خدا پر اور (اس نبی ہمداد) پر ایمان لائے گے، جو ہم نے اپنے بندے پر فیصد کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی جس دن وہ جماعتیں (مسلمانوں اور کافروں کی) آپس میں گتھے گئیں تھیں۔ آیت کے ظاہری الفاظ بتا رہے ہیں کہ اگر اللہ پر اور اسکی نبی ہمداد پر ایمان ہے تو خمس ادا کرنا لازم اور واجب ہے اور جس کے ایمان اور اعتقاد میں ضعف ہے وہ خمس کی طرف متوجہ نہ ہو گا اس کا طبیعت علیم السلام سے محبت و مودہ کا دعویٰ غلط ہو گا۔

ہمارے علمائے کرام نے اس کی حقیقت یوں ارشاد فرمائی ہے "خمس فرائض میں سے ہے اور خدا نے اس کو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ان کی ذریت کے لئے قرار دیا ہے، زکوہ کے عوض میں ان کی عزت و احترام کے لحاظ سے جو اس سے ایک درہم بھی منع کرے یا حلال گئے وہ ان کے دشمنوں میں داخل اور ان کے حق تعصب کرنے والوں میں شامل ہو گا اور جو اس کو حلال گئے (یعنی خمس کا منکر ہو جائے) وہ کافرین میں ہو جائے گا۔ نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث شریف منقول ہے کہ کسی کو جائز نہیں کہ وہ خمس سے کچھ خریدے جب تک کہ ہمارا حق ہم کو نہ پہنچا دے۔ ازیں قبیل بہت احادیث ہیں جن میں نہ دینے کا مذہب اور دینے پر اجر عظیم اور مقبولیت عبادت کی بشارت دی گئی ہے گناہ نہ ہونے کے سبب نہ کھانا جا سکا۔ اب یہ سمجھنا چاہیے کہ کس طرح خمس نکالے۔

خمس نکالنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اسلامی مہینوں کے حساب جس دن وہ برسر کار ہو۔ نہ یاد ہو تو کوئی تاریخ معین کرے۔ سال گزرنے پر جب وہ تاریخ آئے تو اپنی آمد و خرچ کا حساب کرے جو بچے اس کا پانچواں حصہ نکالے اور مذکورہ حصہ حصوں پر تقسیم کرے۔ پہلے تین حصے خدا کا رسول (ص) کا امام علیم السلام کا یہ تینوں حصے جہد جامع اشراط بلکہ اپنے مقلد کے حوالے کرے اور باقی تین حصے از خود سادات مستحقین پر تقسیم کر سکتا ہے اور وہ بھی کسی عالم معتبر کو دیدے کہ وہ مستحقین کو پہنچا دے تو زیادہ مناسب ہے۔

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تاریخ معین سال کے بعد جب آئے تو اپنے گھر کی تمام اشیاء جو باطل استعمال میں نہ لگی ہوں دیکھے مثل ابلج اور نیالہاس وغیرہ اس میں سے پانچواں حصہ نکالے یا ان سب کی قیمت لگا کر اس کا پانچواں حصہ نکالے۔ اور اللہ علیٰ من اتبع ہدیٰ آخر میں دعاء ہے کہ خدا ہم سب کو اعمال صالح کی توفیق عطا فرمائے اور احکام شریعت کی طرف متوجہ فرمائے اور ہمارا جسر محمد و آل محمد علیم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

الاحقر
سید انیس الحسنین رضوی

طریقہ آدابِ قرأت

مخارج

حروف

- ع - ہ — ابتدائے حلق سے
 ع - ح — وسط حلق سے
 ع - خ — انتہائے حلق سے
 ق — ابتدائے بیخ زبان اور اوپر کے تالو سے
 ک — ابتدائے بیخ زبان اور اوپر کے تالو سے مگھوڑا اساقان کے مخرج سے،
 ج - ش - ی - زبان کے درمیان اور اوپر کے تالو کے درمیان سے
 ض — زبان کے کنارے اور دانتوں کی گرہ کے بیچ سے یعنی تمام
 کنارے زبان کے لگانے ہیں بائیں طرف کے اوپر دائروں
 کی جڑ سے یا دائیں طرف سے، لیکن بائیں طرف سے آسان ہے۔
 ل — زبان کی نوک کے قریب سے اور اوپر کے تالو سے
 ن — زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے
 س — زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے بعد نون کی مخرج کے
 ط - و - ت - زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے
 م - ظ - ن - ث - زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارے سے
 س - ص - ذ - زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے
 ف — نیچے کے ہونٹ کے اندر اور اوپر کے دانتوں کے کنارے سے -
 ب - م - و - ہونٹوں کے درمیان سے -
 ر — فضا سے وہن سے یعنی الف دراصل ایک ہوا کی مانند ہے جو اندر
 سے نکلتی ہے۔

رُؤُوزِ اَوْقَافِ قُرْآنِ مَجِيدِ

ہر ایک زبان کے اہل زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اور اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے قرآن مجید کی عبات بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوتی ہے۔ اسی لئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رُؤُوزِ اَوْقَافِ قُرْآنِ مَجِيدِ کہتے ہیں ضرور ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رُؤُوزِ کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں۔

○ جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں یہ حقیقت میں گولت ہے جو یہ صوت لکھی جاتی ہے۔ اور یہ وقف تمام کی علامت ہے۔ یعنی اس پر ٹھہرنا چاہئے۔ اب آتہ تو نہیں لکھی جاتی چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اس کو آیت کہتے ہیں۔

مر یہ علامت وقف لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہئے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں لیں سمجھنی چاہئے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اٹھو۔ مت بیٹھو جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائیگا جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے۔ اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائیگا۔

ط وقف مطلق کی علامت ہے۔ اس پر ٹھہرنا چاہئے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا۔ اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز علامت وقف مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص علامت وقف مخصص کی ہے۔ یہاں بلا کر پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو

رخصت ہے۔ معلوم ہے کہ ص پر بلا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلیٰ اَوْضَلْ اَوَّلُے کا اختصار ہے۔ یہاں بلا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قِيْلَ عَلَيْهِ اَلْوَقْفُ کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہئے۔

صل قَدْ اَوْضَلْ کی علامت ہے۔ یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے۔ کبھی نہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ قف ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت و ماں استعمال کی جاتی ہے جہاں

پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ سکتے کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہئے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفہ لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یہاں سکتے کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہئے۔ لیکن سانس نہ ٹوڑے۔

سکتے اور وقفے میں یہ فرق ہے کہ سکتے میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے وقفے میں زیادہ۔

لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے۔ اور کہیں عبارت کے

اندر عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہی بعض کے نزدیک ٹھہر

جانا چاہئے۔ بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہئے۔ لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں

خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہئے جہاں عبات کے اندر لکھا ہو۔

ك كَذَلِكَ کی علامت ہے، یعنی جو فر پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

رموز اوقاف و رسم الخط

اوقاف لازمی اور ضروری

نمبر شمار	علامات	رموز
۱	م	وقف لازم
۲	ط	وقف مطلق
۳	سکتہ	علامت سکتہ۔ یہاں اس طرح ٹھہر کر سانس نہ ٹوٹے۔
۴	وقفہ	علامت وقف۔ اس مقام پر سانس توڑ دو۔
۵	○	ختم آیت کی علامت ہے۔ دائرہ پر اگر کوئی اور علامت نہ ہو تو رُک جاؤ۔ درجہ علامت کے مطابق عمل کرو۔
۶	۵	آیت غیر کوئی کی علامت ہے۔ اس کا حکم بھی دیا ہے جو دائرہ کا ہے۔

وصل یعنی وہ مقام جہاں ملا کر پڑھنا ضروری ہے

۱	لا	جب ۵ اور ○ کے بغیر ہو تو ملانا ضروری ہے۔
---	----	------------------------------------------

زیل کی علامت میں وصل بہتر ہے

۱	ز	وقف مجوز
۲	ص	یہاں وقف کی رخصت ہے۔
۳	ق	وقف کا قول ضعیف ہے۔ "ق" قبیل علیہ اوقف کا مخفف ہے۔
۴	صلے	الوصل ادنیٰ کا مخفف ہے۔ یعنی وصل بہتر ہے۔
۵	صل	قد وصل کا مخفف ہے، بوقت ضرورت وقف کر سکتے ہیں۔

جہاں وقف بہتر ہے

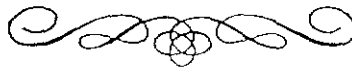
۱	قف	وقف بہتر کی ایک ہی علامت ہے، اس کے علاوہ قرآن مجید میں اکثر ماشیہ پر جو وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقف جبریل، وقف غفران، وقف منزل لکھا ہوتا ہے تو وہاں بھی وقف بہتر ہے۔
---	----	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وقف اور وصل مساوی ہیں

۱	○	ان دونوں کو آیت لا کہتے ہیں، دونوں کے وقف یا وصل میں اختلاف ہے۔ مختصر یہ کہ دونوں جائز ہیں، کسی امر کو ترجیح نہیں دی جاسکتی، پڑھنے والا حسب معانی وقف یا وصل کرے۔
۲	ج	وقف جائز۔

علامات متفرقہ

۱	کھ	کڈلک کا مخفف ہے۔ اس سے مراد ہے کہ جو رمز اس سے پہلی آیت میں آچکی ہے اسی کا حکم اس پر بھی ہے۔
۲	:: ::	یہ تین نقاط دالے دو وقف قریب قریب آتے ہیں، حاشیہ میں معانقہ یا مع لکھ دیتے ہیں، ان میں سے ایک پر ٹھہرنا چاہیے، دوسرے پر نہیں۔



﴿ ضروری ہدایت ﴾

قرآن مجید میں بیس مقامات ایسے ہیں کہ ذرا سی بے احتیاطی سے نادانستہ کلمہ کفر کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ زیر، زبر اور پیش میں رد و بدل کر دینے سے معنی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں اور دانستہ پڑھنے سے گناہ کبیرہ بلکہ کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں وہ تمام مقام درج کر دیئے جاتے ہیں:-

نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط
۱	سورۃ الفاتحۃ	أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	أَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ
۲	"	إِيَّاكَ تَعْبُدُ	إِيَّاكَ (بلا تشدید)
۳	سورۃ البقرۃ ع ۱۵	وَإِذِ ابْتَلَا إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ	وَإِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ
۴	"	قَتَلَ دَاوُدَ بَنِي كَوْت	دَاوُدَ بَنِي كَوْت
۵	"	اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	اللَّهُ (البدل)
۶	"	وَاللَّهُ يُضْعِفُ	يُضْعَفُ
۷	النساء ع ۲۲	رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ	مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ
۸	التوبۃ ع ۱	مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ	رَسُولِهِ
۹	بنی اسرائیل ع ۲	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ	مُعَذِّبِينَ
۱۰	طہ ع ۷	وَعَطَىٰ آدَمَ رَبُّهُ	آدَمَ رَبُّهُ
۱۱	الانبیاء ع ۶	إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ	إِنِّي كُنْتُ
۱۲	الشعراء ع ۱۱	لِيَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ	مُنذِرِينَ
۱۳	فاطر ع ۲	يُحْيِي اللَّهُ مِنَ بَعْدِهِ الْعُلَمَاءَ	اللَّهُ مِنَ بَعْدِهِ الْعُلَمَاءَ
۱۴	الصافات ع ۴	مُنذِرِينَ	مُنذِرِينَ
۱۵	الفتح ع ۲	صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ	اللَّهُ رَسُولَهُ
۱۶	الحشر ع ۳	الْمُصَوِّرِ	الْمُصَوِّرِ
۱۷	الحاقة ع ۱	إِلَّا الْخَاطِئُونَ	إِلَّا الْخَاطِئُونَ
۱۸	المزمل ع ۱	فَعَطَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ	فِرْعَوْنَ الرَّسُولَ
۱۹	الہرسلت ع ۲	فِي ظِلَالٍ	فِي ظِلَالٍ
۲۰	الترغوت ع ۲	إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ	مُنذِرٌ

﴿ رسم الخط ﴾

عربی میں یاے مجهول نہیں ہے۔ لیکن قرآن مجید میں صرف ایک موقع پر آئی ہے۔ مَجْرِبَاهَا وَمَوْسَاهَا كَوْمَجْرِبَةٍ ہاوسر سہا "پڑھینگے۔ علاوہ انہی قرآن مجید میں اکثر جگہ الف لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ مثلاً علامت جمع کے لئے جو الف آتا ہے اس کو نہیں پڑھتے جیسے قالوا میں آفری الف نہیں پڑھا جائیگا۔ اُنَا کو اُن پڑھتے ہیں، آفری الف نہیں پڑھا جاتا۔ اٹھارہ مقامات اور ہیں جہاں الف نہیں پڑھا جاتا۔ نقشہ ذیل میں اس الف پر ہ بنا دیا گیا ہے:-

آغاز سورۃ آل عمران	اللَّهُ اللَّهُ	سبحن الذی ع ۱۷-۱۷ آیت ۷	لِكُنَّا
لَنْ تَنَالُوا ع ۱-۶ آیت ۱	أَفَأَنْتُمْ تَمَاتَ	قَالَ الَّذِينَ ع ۱۷-۱۷ آیت ۷	لَا أَذْبَحَتْ
"	لِأَلَى اللَّهِ	سورۃ حجرات ع ۲-۲ آیت ۱	بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُونُ
قَالَ الْمَلَأُ ع ۳-۲ آیت ۲	مَنْذِرِينَ	وَأَنَّى ع ۶-۶ آیت ۲	لَأَلَى الْجَبْحِيمِ
وَأَعْلَمُوا ع ۱۳-۱۳ آیت ۵	لَا أَوْصَعُوا	سورۃ محمد ع ۳-۳ آیت ۲	تَسْلُوا
وَمَا تَنَابَ ع ۶-۶ آیت ۸	تَمُودًا	سورۃ نجم ع ۲-۲ آیت ۱۹	تَمُودًا
وَمَا أَبْرَأَ ع ۱۰-۱۰ آیت ۲	لَتَسْلُوا	سورۃ دہر ع ۱۷-۱۷ آیت ۲	سَلَا سَلًا
سبحن الذی ع ۱۳-۱۳ آیت ۲	لَنْ تَدْعُوا	"	كَانَتْ قَوَارِيرًا تَوَارِيرًا
"	لِشَيْءٍ	ع ۱۷-۱۷ آیت ۵	مِنْ ذِصْتَرٍ

مظہرات

- ☆ (۱۳۹) بدہ چیزیں ایسی ہیں جو نجاست کو پاک کرتی ہیں اور انہیں مظہرات کہا جاتا ہے:
- (۱) پانی (۲) زمین (۳) شمع (۴) شجر (۵) انقلاب (۶) انتقال (۷) اسلام (۸) تہمت (۹) تین نجاست کا زائل ہو جانا (۱۰) نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء (۱۱) مسلمان کا غائب ہو جانا (۱۲) زنج کئے گئے ہنڈور کے بدن سے خون کا نکل جانا۔ ان مظہرات کے بارے میں مفصل احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ پانی

- ☆ (۱۵۰) پانی چدر شرطوں کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے:
- (۱) پانی مطلق ہو۔ مضاف پانی مثلاً عرق گلاب یا عرق میٹھنک سے نجس چیز پاک نہیں ہوتی۔ (۲) پانی پاک ہو۔ (۳) نجس چیز کو دھونے کے دوران پانی مضاف نہ بن جائے۔ جب کسی چیز کو پاک کرنے کے لئے پانی سے دھویا جائے اور اس کے بعد مزید دھونا ضروری نہ ہو تو یہ بھی لازم ہے کہ اس پانی میں نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ موجود نہ ہو لیکن اگر دھونے کی صورت اس سے مختلف ہو (یعنی وہ آخری دھونا نہ ہو) اور پانی کی بُو، رنگ یا ذائقہ بدل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً اگر کوئی چیز کر پانی یا گیل پانی سے دھوئی جائے اور اسے دوسری دھونا ضروری ہو تو خواہ پانی کی بُو، رنگ یا ذائقہ پہلی دفعہ دھونے کے وقت بدل جائے لیکن دوسری دفعہ استعمال کئے جانے والے پانی میں ایسی کوئی تبدیلی نہ ہو تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔
- (۳) نجس چیز کو پانی سے دھونے کے بعد اس میں تین نجاست کے ذرات باقی نہ رہیں۔

نجاست

- ☆ (۸۳) دس چیزیں نجس ہیں:
- (۱) پیشاب (۲) پھانہ (۳) نئی (۴) مُردار (۵) خون (۶) عتار اور سورا (۷) کازر (۸) کازر (۹) شراب (۱۰) نجاست خور حیوان کا پسینہ۔

احکام طہارت

- مطلق اور مضاف پانی
- (۱۵) پانی یا مطلق ہوتا ہے یا مضاف۔ ”مضاف“ وہ پانی ہے جو کسی چیز سے حاصل کیا جائے مثلاً ترپوز کا پانی (داریں کا پانی) گلاب کا عرق (دغیرہ) اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے آلودہ ہو مثلاً گدلا پانی جو اس حد تک مٹیالا ہو کہ پھر اسے پانی نہ کہا جاسکے۔ ان کے علاوہ جو پانی ہو اسے ”آب مطلق“ کہتے ہیں اور اس کی پانچ قسمیں ہیں۔ (اول) کر پانی (دوم) گیل پانی (سوم) جاری پانی (چہارم) بارش کا پانی (پنجم) گھنٹیں کا پانی۔

وہ چیزیں جن کے لئے وضو کرنا چاہئے

☆ (۳۲۲) چھ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے:

(اول) واجب نمازوں کے لئے سوائے نماز نیت کے۔ اور مستحب نمازوں میں وضو شرطِ محبت ہے۔

(دوم) اس جگہ اور تہیئہ کے لئے جو ایک شخص بھول گیا ہو جب کہ ان کے اور نماز کے درمیان کوئی تبدیلیت اس سے سرزد ہو یا ہو مثلاً اس نے پیشاب کیا ہو لیکن بجز تہیئہ کے لئے وضو کرنا واجب نہیں۔

(سوم) غائبانہ کعبہ کے واجب طواف کے لئے جو کہ حج اور عمرہ کا جز ہو۔

(چہارم) وضو کرنے کی سنت مانی ہو یا عمدہ کیا ہو یا مستحکم کھلی ہو۔

(پنجم) جب کسی نے سنت مانی ہو کہ مثلاً قرآن مجید کا بوسہ لے گا۔

(ششم) جس شہدہ قرآن مجید کو دھونے کے لئے یا بیٹ الخلاء وغیرہ سے نکلنے کے لئے جب کہ متعلقہ شخص مجبور ہو کہ اس شخص کو دھونے کے لئے یا بیٹ الخلاء وغیرہ سے نکلنے کے لئے میں وضو میں صرف ہونے والا وقت اگر قرآن مجید کو دھونے یا بیٹ الخلاء سے نکلنے میں اتنی تاخیر کا باعث ہو جس سے کلام اللہ کی بے حرمتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ وضو کے بغیر قرآن مجید کو بیٹ الخلاء وغیرہ سے باہر نکل لے یا اگر نجس ہو گیا ہو تو اسے دھو ڈالے۔

(۳۲۳) جو شخص با وضو نہ ہو اس کے لئے قرآن مجید کے الفاظ کو چھونا یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے لگانا حرام ہے لیکن اگر قرآن مجید کا فلاں سی زبان یا کسی اور زبان میں ترجمہ کیا گیا ہو تو اسے چھونے میں کوئی اشکال نہیں۔

(۳۲۴) بچے اور بڑوں کو قرآن مجید کے الفاظ کو چھونے سے روکنا واجب نہیں لیکن اگر ان کے

ایسا کرنے سے قرآن مجید کی توہین ہو تو انہیں روکنا ضروری ہے۔

(۳۲۵) جو شخص با وضو نہ ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ناموں اور ان صفتوں کو چھونا جو صرف اسی

کے لئے مخصوص ہیں خواہ کسی زبان میں کبھی ہوں احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہے اور بہتر یہ ہے کہ

مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرت فاطمہ زہرا علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ کو کبھی نہ چھوئے۔

(۳۲۶) اگر کوئی شخص نماز کے وقت سے پہلے باطلات ہونے کے ارادے سے وضو یا غسل کرے تو صحیح ہے اور نماز کے وقت بھی اگر نماز کے لئے تیار ہونے کی نیت سے وضو کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۳۲۷) اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ (نماز کا) وقت داخل ہو چکا ہے اور واجب وضو کی نیت کرے لیکن وضو کرنے کے بعد اسے پتہ چلے کہ ابھی وقت داخل نہیں ہوا تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

(۳۲۸) میت کی نماز کے لئے، قبرستان جانے کے لئے، مسجد یا ایک عظیم السلام کے حرم میں جانے کے لئے، قرآن مجید سنا کر رکھنے، اُسے پڑھنے، لکھنے اور اس کا مشابہ پھونے کے لئے اور سونے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔ اور اگر کسی شخص کا وضو ہو تو ہر نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنا مستحب ہے۔ اور مذکورہ بالا کاموں میں سے کسی ایک کے لئے وضو کرے تو ہر وہ کام کر سکتا ہے جو با وضو کرنا ضروری ہے مثلاً اس وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

مُنبطِلات وضو

(۳۲۹) سات چیزیں وضو کو باطل کر دیتی ہیں:-

(اول) پیشاب (دوم) پانچ (سوم) معدے اور آنہوں کی ہوا جو معتقد سے خارج ہوتی ہے

(چہارم) نیند جس کی وجہ سے نہ آنکھیں دیکھ سکیں اور نہ کان سن سکیں اگر آنکھیں نہ دیکھ سکیں

ہوں لیکن کان سن رہے ہوں تو وضو باطل نہیں ہوتا (پنجم) ایسی حالت جن میں عیض زائل ہو جاتی ہو مثلاً

دیوانی، ہستی یا بے ہوشی (ششم) عورتوں کا استحسانہ جس کا ذکر بعد میں آئے گا (ہفتم) جنابت بلکہ

احتیاطاً مستحب کی بنا پر ہر وہ کام جس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

وضو

(۲۳۲) وضو میں واجب ہے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے جائیں اور سر کے اگلے حصے اور دونوں

پاؤں کے سامنے والے حصے کا مسح کیا جائے۔

(۲۳۳) چہرے کو سہاگن میں پینچان کے اوپر اس جگہ سے لے کر جہاں سر کے بال اُگتے ہیں ٹھوڑی

کے آخری کنارے تک دھونا ضروری ہے اور جوڑائی میں سچکی انگلی اور انگوٹھے کے پھیلاؤ میں جتنی جگہ

آجائے اسے دھونا ضروری ہے، اگر اس مقدار کا زرا سا حصہ بھی چھوٹ جائے تو وضو باطل ہے۔ اور اگر

انسان کو یہ یقین نہ ہو کہ ضروری حصہ پورا اصل گیا ہے تو یقین کرنے کے لئے تھوڑا تھوڑا دھوا دھو کر

دھونا بھی ضروری ہے۔

(۲۳۴) اگر کسی شخص کے ہاتھ یا چہرہ عام لوگوں کی بہ نسبت بڑے یا چھوٹے ہوں تو اسے دیکھنا

چاہئے کہ عام لوگ کہاں تک اپنا چہرہ دھوتے ہیں اور پھر وہ بھی اتنا ہی دھو ڈالے۔ علاوہ ازیں اگر اس کی

پینچائی پر بال اگے ہوئے ہوں یا سر کے اگلے حصے پر بال نہ ہوں تو اسے چاہئے کہ عام اندازے کے مطابق

پینچائی دھو ڈالے۔

(۲۳۵) اگر اس بات کا احتمال ہو کہ کسی شخص کی بھوڑوں، آنکھ کے گوشوں اور ہونٹوں پر میل یا کئی

دوسری چیز ہے جو پانی کے ان تک پہنچنے میں مانع ہے اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظروں میں درست ہو تو

اسے وضو سے پہلے تحقیق کر لینی چاہئے اور اگر کوئی ایسی چیز ہو تو اسے دور کرنا چاہئے۔

(۲۳۶) اگر چہرے کی جلد ہالوں کے نیچے سے نظر آتی ہو تو پانی جلد تک پہنچانا ضروری ہے اور اگر نظر

نہ آتی ہو تو ہالوں کا دھونا کافی ہے اور ان کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

(۲۳۷) اگر کسی شخص کو تک ہو کہ آیا اس کے چہرے کی جلد ہالوں کے نیچے سے نظر آتی ہے یا

نہیں تو احتیاطاً واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ہالوں کو دھوئے اور پانی جلد تک بھی پہنچائے۔

(۲۳۸) ٹاک کے اندر دنی دھوئے اور ہونٹوں اور آنکھوں کے ان حصوں کا جو بند کرنے پر نظر نہیں

آتے دھونا واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی انسان کو یہ یقین نہ ہو کہ جن جگہوں کا دھونا ضروری ہے ان

میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی تو واجب ہے کہ ان اعضاء کا کچھ اضافی حصہ بھی دھولے تاکہ اسے یقین ہو

جائے۔ اور جس شخص کو اس (مذکورہ) بہت کا علم نہ ہو اگر اس نے جو وضو کیا ہے اس میں ضروری حصے

دھونے یا نہ دھونے کے بارے میں نہ جانتا ہو تو اس وضو سے اس نے جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اور بعد

کی نمازوں کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

(۲۳۹) احتیاطاً لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ ہاتھوں اور اسی طرح چہرے کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا

جائے۔ اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے جائیں تو وضو باطل ہو گا۔

(۲۵۰) اگر متصل پانی سے تر کر کے چہرے اور ہاتھوں پر پھیری جائے اور ہاتھ میں اتنی تری ہو کہ

اسے پھیرنے سے پورے چہرے اور ہاتھوں پر پانی پہنچ جائے تو کافی ہے۔ ان پر پانی کا بہنا

ضروری نہیں۔

(۲۵۱) چہرہ دھونے کے بعد پہلے وایاں ہاتھ اور پھر وایاں ہاتھ کہنی سے انگلیوں کے سروں تک

دھونا چاہئے۔

(۲۵۲) اگر انسان کو یقین نہ ہو کہ کہنی کو پوری طرح دھویا ہے تو یقین کرنے کے لئے کہنی سے اوپر

کا کچھ حصہ دھونا بھی ضروری ہے۔

(۲۵۳) جس شخص نے چہرہ دھونے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کھائی کے جوڑ تک دھویا ہو اسے چاہئے

کہ وضو کرتے وقت انگلیوں کے سروں تک دھوئے۔ اگر وہ صرف کھائی کے جوڑ تک دھوئے گا تو اس کا

وضو باطل ہو گا۔

(۲۵۴) وضو میں چہرے اور ہاتھوں کا ایک دفعہ دھونا واجب، دوسری دفعہ دھونا مستحب اور تیسری

دفعہ یا اس سے زیادہ بار دھونا حرام ہے۔ ایک دفعہ دھونا اس وقت مکمل ہو گا جب وضو کی نیت سے اتنا

پانی چہرے یا ہاتھ پر ڈالے کہ وہ پانی پورے چہرے یا ہاتھ پر پہنچ جائے اور احتیاطاً کوئی جگہ باقی نہ رہے لہذا

اگر پہلی دفعہ دھونے کی نیت سے دس بار بھی چہرے پر پانی ڈالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی جب

تک مثلاً وضو کرنے یا چہرہ دھونے کی نیت نہ کرے پہلی بار دھونا شمار نہیں ہو گا۔ لہذا اگر چاہے تو چند بار

چہرہ کو دھولے اور آخری بار چہرہ دھوتے وقت وضو کی نیت کر سکتا ہے لیکن دوسری دفعہ دھونے میں

نیت کا مستحب ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاطاً لازم یہ ہے کہ اگرچہ وضو کی نیت سے نہ بھی ہو ایک

دفعہ دھونے کے بعد ایک بار سے زائد چہرے یا ہاتھوں کو نہ دھوئے۔

☆ (۲۲۱) جس جگہ کا مسح کرنا ہو وہ خشک ہونی چاہئے۔ اگر وہ اس قدر تر ہو کہ ہتھیلی کی تری اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطل ہے۔ لیکن اگر اس پر پانی پڑا ہو تو ہتھیلی کی تری سے ختم ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۳) اگر مسح کرنے کے لئے ہتھیلی پر تری باقی نہ رہی ہو تو اسے دوسرے پانی سے تر نہیں کیا جاسکتا بلکہ ایسی صورت میں اپنی ڈاڑھی کی تری لے کر اس سے مسح کرنا چاہئے۔ اور ڈاڑھی کے علاوہ اور کسی جگہ سے تری لے کر مسح کرنا محل ابطال ہے۔

☆ (۲۲۴) اگر ہتھیلی کی تری صرف سر کے مسح کے لئے کافی ہو تو احتیاطاً واجب یہ ہے کہ سر کا مسح اس تری سے کیا جائے اور پاؤں کے مسح کے لئے اپنی ڈاڑھی سے تری حاصل کرے۔

☆ (۲۲۵) موزے اور جوتے پر مسح کرنا باطل ہے۔ ہاں اگر سخت سرور کی وجہ سے یا جوڑ یا درندے وغیرہ کے خوف سے جوتے یا موزے نہ اُترے جائیں تو احتیاطاً واجب یہ ہے کہ موزے اور جوتے پر مسح کرے اور ٹخنہ بھی کرے۔ اور تفتیح کی صورت میں موزے اور جوتے پر مسح کرنا کافی ہے۔

(۲۲۶) اگر پاؤں کا اوپر والا حصہ نجس ہو اور مسح کرنے کے لئے اسے دھو یا بھی نہ جاسکتا ہو تو پتیم کرنا ضروری ہے۔

(۲۵۵) دونوں ہاتھ دھونے کے بعد سر کے اگلے حصے کا مسح وضو کے پانی کی اس تری سے کرنا چاہئے جو ہاتھوں کو لگی رہ گئی ہو۔ اور احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ مسح دائیں ہاتھ سے کیا جائے جو اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔

(۲۵۶) سر کے چار حصوں میں سے پیشانی سے ملا ہوا ایک حصہ وہ مقام ہے جہاں مسح کرنا چاہئے۔ اس حصے میں جہاں بھی لور جس اندازے سے بھی مسح کریں کافی ہے۔ اگرچہ احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ عُلوں میں ایک انگلی کی لمبائی کے لگ بھگ اور عرض میں تین ملی ہتلی انگلیوں کے لگ بھگ جگہ پر مسح کیا جائے۔

(۲۵۷) یہ ضروری نہیں کہ سر کا مسح جلد پر کیا جائے بلکہ سر کے اگلے حصے کے بالوں پر کرنا بھی درست ہے لیکن اگر کسی کے سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ مثلاً اگر گتھا کر کے تو چہرے پر آگریں یا سر کے کسی دوسرے حصے تک جانتھیں تو ضروری ہے کہ وہ بالوں کی جڑوں پر یا لگ بھگ نکل کر سر کی جلد پر مسح کرے۔ اور اگر وہ چہرے پر آگرنے والے یا سر کے دوسرے حصوں تک پہنچنے والے بالوں کو آگے کی طرف جمع کر کے ان پر مسح کرے گا یا سر کے دوسرے حصوں کے بالوں پر جو آگے کو بڑھ آئے ہوں مسح کرے گا تو ایسا صحیح باطل ہے۔

☆ (۲۵۸) سر کے مسح کے بعد وضو کے پانی کی اس تری سے جو ہاتھوں میں باقی ہو پاؤں کی کسی ایک انگلی سے لے کر پاؤں کے جوڑ تک مسح کرنا ضروری ہے۔ اور احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ دائیں پیر کا دائیں ہاتھ سے اور بائیں پیر کا بائیں ہاتھ سے مسح کیا جائے۔

(۲۵۹) پاؤں پر مسح کا عرض بتنا بھی ہو کافی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ تین جڑی ہتلی انگلیوں کی چوڑائی کے برابر ہو اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ پاؤں کے پورے اوپر حصے کا مسح پوری ہتھیلی سے کیا جائے۔

☆ (۲۶۰) احتیاطاً یہ ہے کہ پاؤں کا مسح کرتے وقت ہاتھ انگلیوں کے سروں پر رکھے اور پیر پاؤں کے اُٹھار کی جانب کھینچے یا ہاتھ پاؤں کے جوڑ پر رکھ کر انگلیوں کے سروں کی طرف کھینچے۔ یہ درست نہیں کہ پورا ہاتھ پاؤں پر رکھے اور تھوڑا سا کھینچے۔

☆ (۲۶۱) سر اور پاؤں کا مسح کرتے وقت ہاتھ ان پر کھینچنا ضروری ہے۔ اور اگر ہاتھ کو ساکن رکھے اور سر یا پاؤں کو اس پر چلائے تو باطل ہے۔ لیکن ہاتھ کھینچنے کے وقت سر اور پاؤں معمولی حرکت کریں تو کوئی حرج نہیں۔

واجب غسل

واجب غسل سات ہیں: (بہلا) غسل جنابت (دوسرا) غسل جنس (تیسرا) غسل ریاس (چوتھا) غسل استنفاذ (پانچواں) غسل سرسیت (چھٹا) غسل میت اور (ساتھوں) وہ غسل جو میت یا جسم وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو جائے۔

جنابت کے احکام

(۳۵۱) رد چیزوں سے انسان مجنب ہو جاتا ہے اول جماع سے اور دوم بُنی کے خارج ہونے سے خواہ وہ مینہ کی حالت میں نکلے یا جاگتے ہیں، کم ہو یا زیادہ، شہوت کے ساتھ نکلے یا بغیر شہوت کے اور اس کا نکلنا متعلقہ شخص کے اختیار میں ہو یا نہ ہو۔

(۳۵۲) اگر کسی شخص کے بدن سے کوئی رطوبت خارج ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ بُنی ہے یا پیشاب یا کوئی اور چیز اور اگر وہ رطوبت شہوت کے ساتھ اور اچھل کر نکلی ہو اور اس کے نکلنے کے بعد بدن مست ہو گیا ہو تو وہ رطوبت بُنی کا حکم رکھتی ہے۔ لیکن اگر ان تین علامات میں سے سہری کی سہری یا کچھ موجود نہ ہوں تو وہ رطوبت بُنی کے حکم میں نہیں آئے گی۔ لیکن اگر متعلقہ شخص بہادر ہو تو پھر ضروری نہیں کہ وہ رطوبت اچھل کر نکلی ہو اور اس کے نکلنے کے وقت بدن مست ہو جائے بلکہ اگر صرف شہوت کے ساتھ نکلے تو وہ رطوبت بُنی کے حکم میں ہوگی۔

(۳۵۳) اگر کسی ایسے شخص کے متخزن پیشاب سے جو پیلہ نہ ہو کوئی ایسا پانی خارج ہو جس میں ان تین علامات میں سے جن کا ذکر اوپر راولے مسئلہ میں کیا گیا ہے ایک علامت موجود ہو اور اسے یہ علم نہ ہو کہ پانی علامات بھی اس میں موجود ہیں یا نہیں تو اگر اس پانی کے خارج ہونے سے پہلے اس نے وضو کیا ہو یا ہو تو ضروری ہے کہ اسی وضو کو کافی سمجھے اور اگر وضو نہیں کیا تھا تو صرف وضو کرنا کافی ہے اور اس پر غسل کرنا لازم نہیں۔

(۳۵۴) بُنی خارج ہونے کے بعد انسان کے لئے پیشاب کرنا مستحب ہے اور اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد اس کے متخزن پیشاب سے رطوبت خارج ہو جس کے بدلے میں وہ نہ جانتا ہو کہ بُنی ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ رطوبت بُنی کا حکم رکھتی ہے۔

(۳۵۵) اگر کوئی شخص جماع کرے اور عُصمتاً غسل سہری کی مقدار تک یا اس سے زیادہ عورت کی ترویج میں داخل ہو جائے تو خواہ یہ دخول رُجوع میں ہو یا نہ ہو اور خواہ وہ بالغ ہوں یا نابالغ اور خواہ بُنی خارج ہو یا نہ ہو دونوں مجنب ہو جاتے ہیں۔

(۳۵۶) اگر کسی کو شک ہو کہ عُصمتاً غسل سہری کی مقدار تک داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

(۳۵۷) تہذیباً اگر کوئی شخص کسی حیوان کے ساتھ وطی کرے اور اس کی بُنی خارج ہو تو صرف غسل کرنا کافی ہے اور اگر بُنی خارج نہ ہو اور اس نے وطی کرنے سے پہلے وضو کیا ہو یا نہ ہو بُنی ہی صرف غسل کافی ہے اور اگر وضو نہ کر رکھا ہو تو اختیاراً واجب یہ ہے کہ غسل کرے اور وضو بھی کرے اور مرد یا لڑکے سے وطی کرنے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

(۳۵۸) اگر بُنی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن خارج نہ ہو یا انسان کو شک ہو کہ بُنی خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

(۳۵۹) جو شخص غسل نہ کرے لیکن تیمم کر سکتا ہو وہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد بھی اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے۔

(۳۶۰) اگر کوئی شخص ایسے لباس میں بُنی دیکھے اور جانتا ہو کہ اس کی اپنی بُنی ہے اور اس نے اس بُنی کے لئے غسل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور جن نمازوں کے بدلے میں اسے یقین ہو کہ وہ اس نے بُنی خارج ہونے کے بعد پر بھی تجسس ان کی تھا کرے لیکن ان نمازوں کی قضا ضروری نہیں جن کے بدلے میں احتمال ہو کہ وہ اس نے بُنی خارج ہونے سے پہلے پر بھی تجسس۔

وہ چیزیں جو مُجْتَنِب کے لئے مکروہ ہیں

☆ (۳۱۲) نو چیزیں مُجْتَبِ خُص کے لئے مکروہ ہیں :

(اول) اور دوم) کھانا پینا۔ لیکن اگر ہاتھ دھو لے اور مٹی کر لے تو مکروہ نہیں ہے اور اگر صرف ہاتھ دھو لے تو بھی کراہت کم ہو جائے گی۔

(سوم) قرآن مجید کی سات سے زیادہ ایسی آیات پڑھنا جن میں مجہدہ واجب نہ ہو۔

(چہارم) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کی جلد، حاشیہ یا الفاظ کی درمیان جگہ سے چھوٹا۔

(پنجم) قرآن مجید اپنے ساتھ رکھنا۔

(ششم) سونا۔ البتہ اگر وضو کر لے یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل کے بدلے ہتھم کر لے تو

پھر سونا مکروہ نہیں ہے۔

(ہفتم) منہ کی یا اس سے ملتی جلتی چیز سے خُفیب کرنا۔

(ہشتم) بدن پر محل ملانا۔

(نہم) احتیاط یعنی سونے میں مٹی خارج ہونے کے بعد جملع کرنا۔

وہ چیزیں جو مُجْتَنِب پر حرام ہیں :

☆ (۳۱۱) پانچ چیزیں مُجْتَبِ خُص پر حرام ہیں :

(اول) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ یا اللہ تعالیٰ کے نام سے خواہ وہ کسی بھی

زبان میں ہو مس کرنا۔ اور بہتر یہ ہے کہ پیشروں، ناموں اور حضرت زہرا علیہم السلام کے ناموں سے

بھی اپنا بدن مس نہ کرے۔

(دوم) مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ میں جلا خواہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے

دروازے سے نکل آئے۔

(سوم) مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ٹھہرنا۔ اور احتیاطاً واجب کی

بنا پر ناموں کے ختم میں ٹھہرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کو ٹھہر

کرے مثلاً ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے باہر نکل جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(چہارم) احتیاطاً لازم کی بنا پر کسی مسجد میں کوئی چیز رکھنے یا کوئی چیز اٹھانے کے لئے

داخل ہونا۔

(پنجم) ان آیات میں سے کسی آیت کا پڑھنا جن کے پڑھنے سے مجہدہ واجب ہو جاتا ہے

اور وہ آیتیں چار سورتوں میں ہیں (۱) قرآن مجید کی ۳۲ دین سورتہ (الکھنزل) (۲) ۴۱ دین

سورتہ (حصہ مجید) (۳) ۵۳ دین سورتہ (الانعام) (۴) ۹۶ دین سورتہ (معلق)

غسل جنابت

- ☆ (۳۶۳) غسل جنابت واجب نماز پڑھنے کے لئے اور ایسی دوسری عبارات کے لئے واجب ہو جاتا ہے لیکن نماز میت، حجۃ سمر، حجۃ شکر اور قرآن مجید کے واجب سجدوں کے لئے غسل جنابت ضروری نہیں ہے۔
- ☆ (۳۶۴) یہ ضروری نہیں کہ غسل کے وقت نیت کرے کہ واجب غسل کر رہا ہے، بلکہ فقط تڑپہ یا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے ارادے سے غسل کرے تو کافی ہے۔
- ☆ (۳۶۵) اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور غسل واجب کی نیت کر لے لیکن بعد میں پتہ چلے کہ اس نے وقت سے پہلے غسل کر لیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہے۔
- ☆ (۳۶۶) غسل جنابت دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے: ترتیبی اور ازبمات۔

ترتیبی غسل

- ☆ (۳۶۷) ترتیبی غسل میں احتیاطاً لازم کی بنا پر غسل کی نیت سے پہلے پورا سر اور گردن اور بعد میں بدن دھونا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ بدن کو پہلے دائیں طرف سے اور بعد میں بائیں طرف سے دھوئے۔ اور تینوں اعضا میں سے ہر ایک کو غسل کی نیت سے پانی کے نیچے حرکت دینے سے ترتیبی غسل کا صحیح ہونا نکال سے ظاہر نہیں ہے اور احتیاطاً اس پر اکتفا نہ کرنے میں ہے۔ اور اگر وہ شخص جان بوجھ کر یا بھول کر یا سطل نہ جانے کی وجہ سے بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کا غسل باطل ہے۔
- ☆ (۳۶۸) اگر کوئی شخص بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کا غسل باطل ہے۔
- ☆ (۳۶۹) اگر کسی شخص کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ اس نے سر، گردن اور جسم کا دایاں دایاں حصہ مکمل طور پر دھویا ہے تو اس بات کا یقین کرنے کے لئے جس حصے کو دھوئے اس کے ساتھ دوسرے حصے کی کچھ مقدار بھی دھونا ضروری ہے۔
- ☆ (۳۷۰) اگر کسی شخص کو غسل کے بعد پتہ چلے کہ بدن کا کچھ حصہ دھلنے سے رہ گیا ہے لیکن یہ علم نہ ہو کہ وہ کونسا حصہ ہے تو سر کا دوبارہ دھونا ضروری نہیں اور بدن کا صرف وہ حصہ دھونا ضروری ہے جس کے نہ دھوئے جانے کے بارے میں احتمال پیدا ہوا ہے۔

(۳۷۱) اگر کسی کو غسل کے بعد پتہ چلے کہ اس نے بدن کا کچھ حصہ نہیں دھویا تو اگر وہ بائیں طرف ہو تو صرف اسی مقدار کا دھولینا کافی ہے اور اگر دائیں طرف ہو تو احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ اتنی مقدار دھوئے کہ بعد بائیں طرف کو دوبارہ دھوئے اور اگر سر اور گردن دھلنے سے رہ گئی ہو تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھوئے کہ بعد دوبارہ بدن کو دھوئے۔

☆ (۳۷۲) اگر کسی شخص کو غسل مکمل ہونے سے پہلے دائیں بائیں طرف کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک گزرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھوئے اور اگر اسے سر یا گردن کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک ہو تو احتیاطاً لازم کی بنا پر سر اور گردن دھونے کے بعد بائیں اور بائیں حصے کو دوبارہ دھونا ضروری ہے۔

ازبمات غسل

ازبمات غسل دو طریقے سے انجام دیا جاسکتا ہے۔ دفنی اور شتر تڑپہ۔

☆ (۳۷۳) غسل ازبمات دفنی میں ضروری ہے کہ ایک لمحے میں پورے بدن کے ساتھ پانی میں ڈبکی لگائے لیکن غسل کرنے سے پہلے ایک شخص کے سارے بدن کا پانی سے باہر ہونا مستحب نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدن کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو اور غسل کی نیت سے پانی میں غوطہ لگائے تو کافی ہے۔

وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ

☆ (۷۰۸) وضو یا غسل کے بدلے جانے والے تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں:

(۱) نیت۔

(۲) دونوں ہتھیلوں کو ایک ساتھ ایک ساتھ زمین پر مارنے یا رکھنے چاہئیں۔

لازم کی بنا پر دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر مارنے یا رکھنے چاہئیں۔

(۳)

پوری پیشانی پر دونوں ہتھیلوں کو پھیرنا اور اسی طرح احتیاطاً لازم کی بنا پر اس مقام سے جہاں سر کے بال آگے ہیں بھنڈوں اور ناک کے اوپر تک پیشانی کے دونوں طرف دونوں ہتھیلوں کو پھیرنا۔ اور احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ ہاتھ بھنڈوں پر بھی پھیرے جائیں۔

(۴)

بائیں ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی تمام پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی تمام

پشت پر پھیرنا۔

(۷۰۹)

احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ تیمم خواہ وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے اسے ترتیب سے کیا جائے یعنی یہ کہ ایک دفعہ ہاتھ زمین پر مارے جائیں اور پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے جائیں اور پھر ایک دفعہ زمین پر مارے جائیں اور ہاتھوں کی پشت کا مسح کیا جائے۔

واجب نمازیں

چھ نمازیں واجب ہیں:

- (۱) روزانہ کی نمازیں
- (۲) نماز آیات
- (۳) نماز میت
- (۴) خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز
- (۵) ہپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔
- (۶) جو نمازیں اجزاء، سنت، نسم اور عمدہ سے واجب ہو جاتی ہیں۔ اور نماز جمعہ روزانہ نمازوں میں سے ہے۔

نماز کے واجبات

واجبات نماز گیارہ ہیں:

- (۱) نیت (۲) قیام (۳) تکبیرۃ الاحرام (۴) رکوع (۵) سجود
- (۶) قرائت (۷) ذکر (۸) تہنید (۹) سلام (۱۰) ترتیب
- (۱۱) مُؤَلَّات یعنی اجزائے نماز کا پے درپے بجالنا۔

☆ (۹۵۱) نماز کے واجبات میں سے بعض اس کے رکن ہیں یعنی اگر انسان انہیں بجا نہ لائے تو خواہ ایسا کرنا عموماً ہو یا غلطی سے ہو نماز باطل ہو جاتی ہے اور بعض واجبات رکن نہیں ہیں یعنی اگر وہ غلطی سے چھوٹ جائیں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔
نماز کے ارکان پانچ ہیں:

- (۱) نیت
- (۲) تکبیرۃ الاحرام (یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا)
- (۳) رکوع سے متصل قیام یعنی رکوع میں جانے سے پہلے کھڑا ہونا
- (۴) رکوع
- (۵) ہر رکعت میں دو سجدے۔ اور جہاں تک زیادتی کا تعلق ہے اگر زیادتی عموماً ہو تو بغیر کسی شرط کے نماز باطل ہے۔ اور اگر غلطی سے ہوئی ہو تو رکوع میں یا ایک ہی رکعت کے دو سجودوں میں زیادتی سے احتیاطاً لازم کی بنا پر نماز باطل ہے ورنہ باطل نہیں۔

احکام نماز

نماز دینی اعمال میں سے بہترین عمل ہے۔ اگر یہ درگاہ الہی میں قبول ہو گئی تو دوسری عبادت بھی قبول ہو جائیں گی اور اگر یہ قبول نہ ہوئی تو دوسرے اعمال بھی قبول نہ ہوں گے۔ جس طرح انسان اگر دن رات میں پانچ زندہ نہیں نمائے دھوئے تو اس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہتی اسی طرح شیخ وقت نماز بھی انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے اور بہتر ہے کہ انسان نماز اول وقت میں پڑھے۔ جو شخص نماز کو معمولی اور غیر اہم سمجھے وہ اس شخص کی مانند ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کو اہمیت نہ دے اور اسے معمولی چیز سمجھے وہ عذابِ آخرت کا سخت ہے۔ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا لیکن رکوع اور سجود مکمل طور پر بجا نہ لایا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اس حالت میں مر جائے جبکہ اس کے نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے تو یہ ہمارے دین پر نہیں مرے گا۔ پس انسان کو خیال رکھنا چاہیے کہ نماز جلدی جلدی نہ پڑھے اور نماز کی حالت میں خدا کی یاد میں رہے اور خشوع و خضوع اور سنجیدگی سے نماز پڑھے اور یہ خیال رکھے کہ کس عسرتی سے کام کر رہا ہے اور اپنے آپ کو خداوند عز و جل کی عظمت اور بزرگی کے مقابلے میں حقیر اور ناچیز سمجھے۔ اگر انسان نماز کے دوران پوری طرح ان باتوں کی طرف متوجہ رہے تو وہ اپنے آپ سے بے خبر ہو جاتا ہے جیسا کہ نماز کی حالت میں امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام کے پاؤں سے تیر کھینچ لیا گیا اور آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔ علاوہ ازیں نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ توبہ و استغفار کرے اور نہ صرف ان گناہوں کو جو نماز قبول ہونے میں مانع ہوتے ہیں۔ مثلاً کھنڈ، کبیر، نیت، حرام کھانا، شراب پینا، اور شمس و زکوٰۃ کا راند کرنا۔ ترک کرے بلکہ تمام گناہ ترک کر دے اور اسی طرح بہتر ہے کہ جو کام نماز کا ثواب گنتا ہے وہ نہ کرے مثلاً اونگھنے کی حالت میں باپتھاب روک کر نماز کے لئے نہ کھڑا ہو اور نماز کے موقع پر آسمان کی جانب نہ دیکھے اور وہ کام کرے جو نماز کا ثواب بڑھاتے ہیں مثلاً عقیق کی آنگوٹھی اور پاکیزہ لباس پہننے، کھنڈھی اور سنوکرک کرے نیز خوشبو لگائے۔

نماز جماعت

(۱۳۰۸) واجب نمازیں خصوصاً پوسہ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اور مسجد کے پردوں میں رہنے والے کو اور اس شخص کو جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہو نماز صبح اور مغرب وقتاً جماعت کے ساتھ پڑھنے کی بالخصوص بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

(۱۳۰۹) مستحب روایات کے مطابق باجماعت نماز قراوی نماز سے بچیں گنا افضل ہے۔

(۱۳۱۰) باعتبار کئی برتے ہوئے نماز جماعت میں شرکت نہ ہونا بہتر نہیں ہے اور انسان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ بغیر عذر کے نماز جماعت کو ترک کرے۔

☆ (۱۳۱۱) مستحب ہے کہ انسان ہمہ کر کے آکر نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور وہ باجماعت نماز جو مختصر پڑھی جائے اس قراوی نماز سے بہتر ہے جو کھول دیکر پڑھی جائے اور وہ نماز باجماعت اس نماز سے بہتر ہے جو اول وقت میں قراوی یعنی نما پڑھی جائے اور وہ نماز باجماعت جو فضیلت کے وقت میں نہ پڑھی جائے اور قراوی نماز جو فضیلت کے وقت میں پڑھی جائے ان دونوں نمازوں میں سے کون سی نماز بہتر ہے معلوم نہیں۔

(۱۳۱۲) جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو مستحب ہے کہ جس شخص نے نماز نماز پڑھی ہو وہ دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے اور اگر اسے بعد میں پتہ چلے کہ اس کی پہلی نماز باطل تھی تو دوسری نماز کافی ہے۔

☆ (۱۳۱۳) اگر امام جماعت یا مقتدی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہے تو اگرچہ اس کا مستحب ہونا ثابت نہیں لیکن وجاہً دوبارہ پڑھنے کی کوئی بُرائی نہیں ہے۔

(۱۳۱۴) جس شخص کو نماز میں اس قدر دستور ہو تا ہو کہ اس نماز کے باطل ہونے کا مؤید جب بن جانا ہو اور صرف جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اسے دستور سے نجات ملتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

☆ (۱۳۱۵) اگر باپ یا ماں اپنی اولاد کو حکم دیں کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے تو اختیار مستحب ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے البتہ جب بھی اولاد تین کی طرف سے آزموئی محبت کی وجہ سے ہو اور اس کی مخالفت سے انہیں اذیت ہوتی ہو تو اولاد کے لئے ان کی مخالفت کرنا اگرچہ سرکشی کی حد تک نہ ہو تب بھی حرام ہے۔

امام جماعت کی شرائط

☆ (۱۳۱۶) امام جماعت کے لئے ضروری ہے کہ بالغ، عاقل، شیعہ، اثناعشری، عادل اور حال زادہ ہو اور نماز صحیح پڑھ سکتا ہو نیز اگر مقتدی مرد ہو تو اس کا امام بھی مرد ہونا ضروری ہے اور دس سالہ بچے کی اقتدا صحیح ہونا اگرچہ وجہ سے خلاف نہیں، لیکن اشکال سے بھی غافل نہیں ہے۔

(۱۳۱۷) جو شخص پہلے ایک امام کو عادل سمجھتا تھا اگر حکم کرے کہ وہ اب بھی اپنی عدالت پر قائم ہے یا نہیں تب بھی اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

(۱۳۱۸) جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہو۔

پڑھتا ہو اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہو لیکن جو

(۱۳۱۹) جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہو وہ اس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہو لیکن جو

شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہو اس کا کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہو صحیح اشکال ہے۔

(۱۳۲۰) اگر امام جماعت کسی عذر کی وجہ سے نجس لباس یا تم یا جیرے کے وضو سے نماز پڑھے تو اس کی اقتدا کی جا سکتی ہے۔

(۱۳۲۱) اگر امام کسی ایسی بیدری میں مبتلا ہو جس کی وجہ سے وہ پیشاب اور پاخانہ نہ روک سکتا ہو

تو اس کی اقتدا کی جا سکتی ہے نیز جو عورت مستحاضہ نہ ہو وہ مستحاضہ عورت کی اقتدا کر سکتی ہے۔

☆ (۱۳۲۲) بہتر ہے کہ جو شخص چنانچہ یا برص کا مریض ہو وہ امام جماعت نہ بنے اور اختیار واجب

یہ ہے کہ اس (سزایات) شخص کی جس پر شرعی حد جاری ہو چکی ہو اقتلانہ کی جائے۔

نماز جماعت کے مکروہات

- (۱۳۹۷) اگر جماعت کی صفوں میں جگہ ہو تو انسان کے لئے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔
 (۱۳۹۸) مقتدی کا نماز کے ازا کر کو اس طرح پڑھنا کہ امام سن لے کر وہ ہے۔
 (۱۳۹۹) جو مسافر ظہر، عصر اور عشا کی نماز میں قصر کر کے پڑھتا ہو اس کے لئے ان نمازوں میں کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا مکروہ ہے جو مسافر نہ ہو اور جو شخص مسافر نہ ہو اس کے لئے مکروہ ہے کہ ان نمازوں میں مسافر کی اقتدا کرے۔

جماعت میں امام اور مقتدی کے فرائض

☆ (۱۳۸۹) اگر مقتدی صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو اور اگر ایک عورت ہو تب بھی مستحب ہے کہ امام کی دائیں طرف کھڑی ہو لیکن ضروری ہے کہ اس کے سبب سے کسی جگہ امام سے اس کے جھوٹے کی حالت میں دو زانوں کے فاصلے پر ہو۔ اور اگر ایک مرد اور ایک عورت یا ایک مرد اور چند عورتیں ہوں تو مستحب ہے کہ مرد امام کی دائیں طرف اور عورتیں باعورتیں امام کے پیچھے کھڑی ہوں۔ اور اگر چند مرد اور ایک یا چند عورتیں ہوں تو مردوں کا امام کے پیچھے اور عورتوں کا مردوں کے پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے۔

(۱۳۹۰) اگر امام اور مقتدی دونوں عورتیں ہوں تو احتیاطاً واجب یہ ہے کہ سب ایک دوسری کے برابر برابر کھڑی ہوں اور امام مقتدیوں سے آگے نہ کھڑی ہو۔

(۱۳۹۱) مستحب ہے کہ امام صف کے درمیان میں آگے کھڑا ہو اور صاحبانِ علم و فضل اور تقویٰ و نور پر پہلی صف میں کھڑے ہوں۔

(۱۳۹۲) مستحب ہے کہ جماعت کی صفیں منظم ہوں اور جو اشخاص ایک صف میں کھڑے ہوں ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور ان کے کندھے ایک دوسرے کے کندھوں سے ملے ہوئے ہوں۔

(۱۳۹۳) مستحب ہے کہ ”تَدْقَاتِ السَّاعَةِ“ کہنے کے بعد مقتدی کھڑے ہو جائیں۔

(۱۳۹۴) مستحب ہے کہ امام جماعت اس مقتدی کی حالت کا لحاظ کرے جو دو مردوں سے کمزور ہو اور ٹوٹ اور رکوع اور سجود کو طول نہ دے۔ جو اس صورت کے کہ اسے علم ہو کہ تمام وہ اشخاص جنہوں نے اس کی اقتدا کی ہے طول دینے کی جانب مائل ہیں۔

(۱۳۹۵) مستحب ہے کہ امام جماعت الحمد اور سورہ نیز بلند آواز سے پڑھے جانے والے آواز کر پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو اتنا بلند کرے کہ دوسرے سن سکیں لیکن ضروری ہے کہ آواز مُتَمَسِّبِ حِدِّ سے زیادہ بلند نہ کرے۔

(۱۳۹۶) اگر امام کو حالت رکوع میں معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ابھی ابھی آیا ہے اور اقتدا کرنا چاہتا ہے تو مستحب ہے کہ رکوع کو معمول سے ڈگنا طول دے اور پھر کھڑا ہو جائے خواہ اسے معلوم ہو جائے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اقتدا کے لئے آیا ہے۔

نماز کے لئے اجیر بنانا

(۱۵۳۲) انسان کے سرنے کے بعد ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کے لئے جو وہ زندگی میں نہ بجالایا ہو کسی دوسرے شخص کو اجیر بنایا جاسکتا ہے یعنی وہ نماز میں اسے اجرت دے کر پڑھوائی جاسکتی ہیں اور اگر کوئی شخص بغیر اجرت لئے ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کو بجالائے تب بھی صحیح ہے۔

☆ (۱۵۳۳) انسان بعض مستحب کاموں مثلاً حج و عمرے اور روزہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یا نبی و ائمہ علیہم السلام کی زیارت کے لئے زندہ اشخاص کی طرف سے اجیر بن سکتا ہے اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ مستحب کام انجام دے کر اس کا ثواب مُردہ یا زندہ اشخاص کو پہنچے کر دے۔

☆ (۱۵۳۴) جو شخص میت کی قضا نماز کے لئے اجیر ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ یا تو مختصاً ہی نماز تقیید کے مطابق صحیح طریقے پر ادا کرے یا اصلاً پر عمل کرے بشرطیکہ میاں وراثت یا کبوری طرح جانتا ہو۔

(۱۵۳۵) ضروری ہے کہ اجیر نیت کرتے وقت میت کو معین کرے اور ضروری نہیں کہ میت کا نام جانتا ہو بلکہ اگر نیت کرے کہ میں یہ نماز اس شخص کے لئے پڑھا رہا ہوں جس کے لئے میں اجیر ہوا ہوں تو کافی ہے۔

(۱۵۳۶) ضروری ہے کہ اجیر جو عمل بجالائے اس کے لئے نیت کرے کہ جو کچھ میت کے ذمے ہے وہ بجالاد رہا ہوں اور اگر اجیر کوئی عمل انجام دے اور اس کا ثواب میت کو پہنچے کر دے تو یہ کافی نہیں ہے۔

(۱۵۳۷) اجیر ایسے شخص کو مستحرب کرنا ضروری ہے جس کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ عمل کو بجالائے گا۔

(۱۵۳۸) جس شخص کو میت کی نمازوں کے لئے اجیر بنایا جائے اگر اس کے بارے میں یہ پتہ چلے کہ وہ عمل کو بجائیں لایا یا باطل طور پر بجالایا ہے تو دوبارہ (کسی دوسرے شخص کو) اجیر مستحرب کرنا ضروری ہے۔

(۱۵۳۹) جب کوئی شخص تکلف کرے کہ اجیر نے عمل انجام دیا ہے یا نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میں نے انجام دے دیا ہے لیکن اس کی بات پر اطمینان نہ ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ اجیر مستحرب کرے۔ اور اگر تکلف کرے کہ اس نے صحیح طور پر انجام دیا ہے یا نہیں تو اسے صحیح سمجھ سکتا ہے۔

☆ (۱۵۴۰) جو شخص کوئی نماز رکھتا ہو مثلاً تمیز کر کے یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اسے اصلاً کی بنا پر میت کی نمازوں کے لئے اجیر بالکل مستحرب کر لیا جائے اگرچہ میت کی نماز میں بھی اسی طرح قضا ہوئی ہوں۔

باپ کی قضا نماز میں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں

☆ (۱۳۹۹) باپ نے اپنی کچھ نمازیں نہ پڑھی ہوں اور ان کی قضا پڑھنے پر تیار ہو تو اگر اس نے آخر خداوندی کی نافرمانی کرتے ہوئے ان کو ترک نہ کیا ہو تو اخصیاء کی بنا پر اسکے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ کے سرنے کے بعد اس کی قضا نماز میں پڑھے یا کسی کو اجرت دے کر پڑھوائے اور اس کی قضا نماز میں اس پر واجب نہیں اگرچہ مستحرب ہے (کہ ماں کی قضا نماز میں بھی پڑھے)۔

(۱۴۰۰) اگر بڑے بیٹے کو تکلف ہو کہ کوئی قضا نماز اس کے باپ کے ذمے تھی یا نہیں تو پھر اس پر کچھ بھی واجب نہیں۔

(۱۴۰۱) اگر بڑے بیٹے کو معلوم ہو کہ اس کے باپ کے ذمے قضا نماز میں تھیں اور تکلف ہو کہ اس نے وہ پڑھی تھیں یا نہیں تو اصلاً واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے۔

(۱۴۰۲) اگر یہ معلوم نہ ہو کہ بڑا بیٹا کون سا ہے تو باپ کی نمازوں کی قضا کسی بیٹے پر بھی واجب نہیں ہے لیکن اصلاً مستحب یہ ہے کہ بیٹے باپ کی قضا نماز میں آئیں میں تقسیم کر لیں یا انہیں بجالانے کے لئے قہراً اندازنی کر لیں۔

(۱۴۰۳) اگر سرنے والے نے ذمیت ہو کہ اس کی قضا نمازوں کے لئے کسی کو اجیر بنایا جائے (یعنی کسی سے اجرت پر نمازیں پڑھوائی جائیں) تو اگر اجیر اس کی نماز میں صحیح طور پر پڑھ دے تو اس کے بعد بڑے بیٹے پر کچھ واجب نہیں ہے۔

(۱۴۰۴) اگر بڑا بیٹا اپنی ماں کی قضا نماز میں پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ بلند آواز سے یا آہستہ نماز پڑھنے کے بارے میں اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے تو ضروری ہے کہ اپنی ماں کی صحیح اور معتاد کی قضا نماز میں بلند آواز سے پڑھے۔

(۱۴۰۵) جس شخص کے ذمے کسی نماز کی قضا ہو اگر وہ باپ اور ماں کی نماز میں بھی قضا کرنا چاہے تو ان میں سے جو بھی پہلے بجالائے صحیح ہے۔

(۱۴۰۶) اگر باپ کے سرنے کے وقت بڑا بیٹا بالغ یا دیوانہ ہو تو اس پر واجب نہیں کہ جب بالغ یا عاقل ہو جائے تو باپ کی قضا نماز میں پڑھے۔

☆ (۱۴۰۷) اگر بڑا بیٹا باپ کی قضا نماز میں پڑھنے سے پہلے سرجائے تو دوسرے بیٹے پر کچھ بھی واجب نہیں۔

(۱۵۵۸) اگر ایچ میت کی سب قضا نمازیں بڑھنے سے پہلے مر جائے اور اس کے اپنے بچے بھی قضا نمازیں ہوں تو مسئلہ سابقہ میں جو طریقہ بتایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کے بعد اگر فوت شدہ ایچ کے مال سے کچھ بچے اور اس صورت میں جب کہ اس نے وصیت کی ہو اور اس کے ورثہ بھی اجازت دیں تو اس کی سب نمازوں کے لئے ایچ مقرر کیا جاسکتا ہے اور اگر ورثہ اجازت نہ دیں تو مال کا تیسرا حصہ اس کی نمازوں پر صرف کیا جاسکتا ہے۔

(۱۵۵۱) مرد عورت کی طرف سے ایچ برون کھلے ہے اور عورت مرد کی طرف سے ایچ برون کھلی ہے اور جنوں تک نماز بلند آواز سے بڑھنے کا سوال ہے ضروری ہے کہ ایچ اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے۔

(۱۵۵۲) میت کی قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں ہے سوائے ان نمازوں کے جن کی اولاد میں ترتیب ہے مثلاً ایک دن کی نماز ظہر و عصر یا مغرب و عشاء بھی کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

(۱۵۵۳) اگر ایچ کے ساتھ طے کیا جائے کہ عمل کو ایک مخصوص طریقے سے انجام دے گا تو ضروری ہے کہ اس عمل کو اسی طریقے سے انجام دے اور اگر کچھ طے نہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ عمل اپنے وظیفے کے مطابق انجام دے اور اھیلاو مستحب یہ ہے کہ اپنے وظیفے اور میت کے وظیفے میں سے جو بھی اھیلاو کے زیادہ تریب ہو اس پر عمل کرے مثلاً اگر میت کا وظیفہ تسبیحات اربعہ تین دفعہ پڑھنا تھا اور اس کی اپنی تکلیف ایک دفعہ پڑھنا ہو تو تین دفعہ پڑھے۔

(۱۵۵۴) اگر ایچ کے ساتھ یہ طے نہ کیا جائے کہ نماز کے مستحبات کس مقدار میں پڑھے گا تو ضروری ہے کہ عموماً جتنے مستحبات پڑھے جاتے ہیں انہیں بجالائے۔

(۱۵۵۵) اگر انسان میت کی قضا نمازوں کے لئے کسی ایچ مقرر کرے تو جو کچھ مسئلہ ۱۵۵۲ بتایا گیا ہے اس کی بنا پر ضروری نہیں کہ وہ ہر ایچ کے لئے وقت معین کرے۔

(۱۵۵۶) اگر کوئی شخص ایچ ہے کہ مثال کے طور پر ایک سال میں میت کی نمازیں پڑھے گا اور سال ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو ان نمازوں کے لئے جن کے بارے میں علم ہو کہ وہ بجائیں لایا کسی اور شخص کو ایچ مقرر کیا جائے اور جن نمازوں کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ انہیں بجالایا اھیلاو واجب کی بنا پر ان کے لئے بھی ایچ مقرر کیا جائے۔

☆ (۱۵۵۷) جس شخص کو میت کی قضا نمازوں کے لئے ایچ مقرر کیا ہو اور اس نے ان سب نمازوں کی اجرت بھی وصول کر لی ہو اگر وہ سلامی نمازیں بڑھنے سے پہلے مر جائے تو اگر اس کے ساتھ یہ طے کیا گیا ہو کہ سلامی نمازیں وہ خود ہی پڑھے گا تو اجرت دینے والے بانی نمازوں کی طے شدہ اجرت واپس لے سکتے ہیں یا اجلہ کو فتح کر سکتے ہیں اور اس کی اجرت ایشل دے سکتے ہیں۔ اور اگر یہ طے نہ کیا گیا ہو کہ سلامی نمازیں ایچ خود پڑھے گا تو ضروری ہے کہ ایچ کے ورثہ اس کے مال میں سے باقی ماندہ نمازوں کے لئے کسی کو ایچ بنائیں لیکن اگر اس نے کوئی مال نہ چھوڑا ہو تو اس کے ورثہ پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

3

حج مبارک از قبله علی مرتضیٰ
مناسک حج از مولانا صادق حسن صاحب قبله
مناسک حج و احکام عمره از ڈاکٹر محمد حسن رضوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

"وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتِطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا" (آل عمران ۹۷)
"اور کل آدمیوں کے ذمے خدا کے لئے اس بیت اللہ کا حج کرنا واجب ہے جس کو بھی اس تک پہنچنے کی راہ میں ہو جائے"
حج گناہوں کو یوں دھو ڈالتا ہے جیسے پانی میل کو۔ (حدیث رسول)
حج کے بعد آدمی گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا شدہ معصوم بچہ
(حدیث معصوم)

حج مبارک

"وَقُلْ اَعْمَلُوا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَمَلِكُمْ وَرَسُوْلَهُ وَالتّٰوْمِنُوْنَ" (التوبہ ۱۰۵)
"اور ان سے یہ کہہ دو کہ تم عمل کئے جاؤ معترب اللہ اور اس کا رسول اور ماں دینے والے تمہارے اعمال کو دیکھ لیں گے"

دوران حج اس بات کا خیال رہے کہ ہر حج کے موقع پر تمام صاحبِ اعصاب و اعصاب موجود رہتے ہیں اور ہمارے عمل کا ستادہ کرتے ہیں اس لئے ہر عمل بھری توجہ، خلوص اور خرد و خشوع سے انجام دیں۔ حتی الامکان با وضو رہیں اور ہر لمحہ عبادت میں بسر کرنے کی کوشش کریں آپ سے جو ظلم دوسروں پر ہونے ہیں انکی خداوند عالم سے معافی طلب کریں اور اپنے آپ پر دوسروں کے ظلم کو معاف کر دیں اور ہر درد و غم کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر یہ ادا کریں۔ عرطت اور سنی کے قیام سے زیادہ سے زیادہ قائمہ اٹھائیں۔ دنیاوی سیاسی اور دیگر لٹگو سے گریز کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت عبادت اور دعاؤں میں گزاریں اور شرِ شیطان سے ہمیشہ بچنے کی دعا کریں۔ بہترین اعمال میں نماز، ہجرت، عمدہ نوافل، نماز شب، نماز غفیلہ، نماز مغرب و ولہدین، نماز جعفر طیار اور دعاء کلیل، دعاء مستحسول، دعاء ندیہ، دعاء توسل، تلاوت کلام پاک اور درود ہیں۔ روح کی پاکیزگی، ایمان و تقویٰ کی زیادتی، ولایت امیر المؤمنین پر قائم رہنے، حرام چیزوں اور مکروہات دنیا سے بچنے رہنے اور بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے دعائیں مانگیں۔ صحیفہ سجادیہ اور صحیفہ علویہ کی دعائیں بہترین دعائیں ہیں۔ ان دعاؤں اور ان کے ترجمہ کو خلوص سے پڑھیں۔

بچوں کو حج کا سفر صحتوں کا سفر ہے اس لئے دیکھا گیا ہے کہ تھکن اور بے آراہی کی وجہ سے انسان کا مزاج برہم ہو جاتا ہے اور حقوقِ عباد کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔ عصر کی حالت میں شیطان خون میں سرانیت کر جاتا ہے اور عبادت مٹانے کی جاتی ہیں لہذا آپ سب سے پہلا کام آپ کرنے ایک دوسرے کا ہاتھ رکھتے، تمام امور میں عفو و درگزر سے کام لےنے ضبط برقرار رکھنے کی اپیل کی جاتی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آپ تمام مومنین کو دوران حج اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے خصوصاً ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کے لئے حج کے مختصر احکام ترتیب دیئے ہیں۔

طالب دعاء
علی مرتضیٰ معنی عند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ضروری معلومات قبل حج

شرائط وجوب حج (یعنی حج کس پر واجب ہے): اس شخص پر حج واجب ہے جو بالغ ہو، عاقل ہو، آزاد ہو اور صاحب استطاعت ہو (اس میں نفس ادا کرنے کے بعد حج کے اخراجات کا ہونا، صحت و طاقت کا ہونا، راستہ محفوظ ہونا، حج ادا کرنے کے لئے جو وقت درکار ہوتا ہے اس کا ہونا، حج پر جاتے ہوئے اپنے زر کفالت ائراد کا خرچ دے کر جانا اور حج سے واپس آ کر اپنے زر کفالت لوگوں کے لئے روزی کمانے کی صلاحیت کا ہونا شامل ہے)۔ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ واجب ہے۔ اگر کسی نے استطاعت کے باوجود حج نہ کیا تو اس کی موت یہودیوں اور نصرانیوں کی موت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں صاحب استطاعت ہونے بغیر مر گیا تو اس کے لواحقین پر لازم ہے کہ اسکے ترکے یعنی اس کے جھوڑے ہوئے مال سبباً، مکان وغیرہ کی جو بھی قیمت بنتی ہو اس میں سے حج کی رقم نکال کر پھر ترکہ تقسیم کریں اور نکالے ہوئے حج کی رقم سے مرنے والے کی طرف سے حج کرائیں۔ بغیر ایسا کئے ہوئے ترکہ کی رقم کا استعمال ناجائز ہوگا۔

اقسام حج : حج تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) حج تمتع (۲) حج قرآن (۳) حج ائراد
حج تمتع مکہ مکرمہ سے ۹۰ کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر رستے والوں کے لئے واجب ہے۔ جبکہ حج کی دوسری اقسام قرآن اور ائراد ۹۰ کلومیٹر (تقریباً ۵۲ میل) کے اندر رستے والوں کے لئے ہے۔ یہاں صرف حج تمتع کا طریقہ ہی آگے چل کر بیان کیا جائے گا۔

اہم امور : حج پر جانے والوں کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔
(۱) تقیید: دین کے احکام پر عمل کرنے کے لئے تقیید لازم ہے۔ اس سے مراد امور دین میں اپنے دور کے سب سے بڑے جہد عالم کے فتاویٰ کی پیروی کی جائے اور اسکے لئے انہیں کی لکھی ہوئی مسائل کی کتاب "توضیح المسائل" کے مطابق اپنے سارے اعمال، جلالیں اور اگر ہو سکے تو یہ کتاب دوران حج بھی اپنے ساتھ رکھیں۔

(۲) نفس : اپنی سال بھر کی بچت کے ۲۰ فیصد کو سال کی ایک مقررہ تاریخ پر اپنے علاقے کے حاکم شرعی یعنی نمائندہ جہد عالم کو ادا کرنے کے عمل کو خمس ادا کرنا کہتے ہیں۔ جن کو اللہ نے اتنی وسعت مال دی ہے کہ ہر سال کچھ نہ کچھ بچت ہو جاتی ہے اور وہ باقاعدگی سے خمس بھی ادا کر سکتے ہیں ان کے لئے حج پر جانے سے پہلے خمس ادا کرنے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن جسکو خدا نے بس بچت کی اتنی ہی توفیق دی ہے کہ وہ حج پر جا رہا ہے، اسے چاہئے کہ اس بچت کا ۲۰ فیصد بطور خمس ادا کرے ورنہ علماء کے مطابق حج جائز نہ ہوگا۔

(۳) قرأت : یہ ضروری ہے کہ ہماری نماز باطل صحیح ہو۔ اس کے لئے عربی الفاظ کی صحیح ادائیگی لازم ہے۔ خصوصی طور پر حج میں تلبیہ کہنا ہوتا ہے، مومنین کو چاہئے کہ کسی جاننے والے کے پاس جا کر اپنی نماز اور عربی الفاظ کی صحیح ادائیگی کی تصدیق کرائیں۔

(۴) نماز حالت ستر میں : جانتا چاہئے کہ مسافر کے لئے حالت ستر میں صبح، عصر اور عشاء کی نمازیں قصر ہو جاتی ہیں یعنی چار رکعتوں کے بجائے صبح کی نماز کی طرح صرف دو رکعت پڑھنی ہوتی ہیں۔ لیکن دنیا میں صرف چار مقامات وہ ہیں جہاں مسافر کے عالم میں اختیار ہے کہ چاہے نماز پوری پڑھے یا قصر کرے بلکہ پوری پڑھنا افضل ہے۔ وہ مقامات یہ ہیں خلدہ، کعبہ، مسجد نبوی شریف، حرم امام حسین علیہ السلام اور مسجد کوفہ۔ شرع میں مسافر اسے کہتے ہیں جو کم از کم تیس (۳۰) کلومیٹر کا فاصلہ طے کرے اور دس دن سے کم (چند گھنٹے بھی ہو سکتے ہیں) قیام کرے۔

(۵) مطہات میطات : شریعت اسلامی نے احرام باندھنے کے لئے جو مطہات مقرر کئے ہیں وہ چار ہیں۔

۱۔ مدینہ کے راستے سے مکہ آنے والوں کے لئے مسجد شجرہ مبارکہ علی کے علاقے میں۔

ب۔ جدہ یا یمن کی طرف سے آنے والوں کیلئے جحفہ کا مقام۔

ج۔ طائف سے آنے والوں کیلئے سبیل الکبیر۔

د۔ بحری جہاز کے ذریعے آنے والوں کے لئے جو یمن کی طرف سے آتا ہے یسلم کا مقام

(۶) نذر و نیت احرام : بحالت مجبوری اگر میطات پر پہنچنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے عمرہ یا حج کے لئے روانہ ہو

رہے ہیں وہیں سے نذر کر کے احرام باندھ لیں۔ نذر سے مراد کسی چیز پر فاتحہ دلانا نہیں ہے بلکہ دل میں نیت کر لے اور

زبان سے یہ کہے " میں اللہ کے لئے اپنے آپ پر لازم کرتا ہوں کہ اپنے عمرہ تمتع کا احرام (جگہ کا نام مثلاً جدہ) سے

باندھوں گا۔ پھر مثلاً جدہ پہنچ کر دوبارہ نیت کریں کہ " احرام باندھتا ہوں عمرہ تمتع کا اپنی نذر پوری کرنے کے لئے

واجب قربتاً بلی اللہ " واضح رہے کہ کسی شخص پر بھی صرف ہجلا ج واجب ہے اگر ایسا ہے تو واجب قربتاً بلی اللہ کہیں

ورنہ صرف قربتاً بلی اللہ کافی ہے۔ اگر حج کسی اور کی طرف سے یعنی کسی مرحوم کا کیا جا رہا ہے تو نیت اس طرح کریں

" میں عمرہ تمتع کے لئے حج اسلام کے سلسلے میں احرام باندھتا ہوں (مثلاً اپنے باپ) فلاں ابن فلاں کی طرف سے واجب قربتاً

بلی اللہ "۔ اسی طرح سے تمام نیتوں میں فلاں ابن فلاں کا نام لیتے رہیں۔

(۷) تلبیہ کہنا احرام باندھنے کے فوراً بعد شروع کیا جاتا ہے۔ عمرہ تمتع میں مکہ مکرمہ کے مکانات نظر آنے پر

موقوف کر دیتے ہیں اور حج تمتع کا احرام باندھنے کے بعد عرفات پہنچنے پر موقوف کر دیتے ہیں۔

ارکان حج

ارکان حج تمتع : (۱) عمرہ تمتع (۲) حج تمتع

واجبات عمرہ تمتع : (۱) احرام باندھنا (۲) خلد، کعبہ کا طواف کرنا (۳) مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز طواف (۴) صفا اور مروہ کے

درمیان سعی کرنا (۵) تقصیر کرنا یعنی کچھ ناخن یا کچھ بال کٹوانا۔

(عمرہ تمتع میں طواف النساء اور نماز طواف النساء نہیں ہے۔ عمرہ تمتع یکم شوال سے ۹ ذی الحجہ قبل عمر تک کیا جاسکتا ہے۔)

واجبات حج تمتع : (۱) مکہ ہی سے احرام باندھنا (۲) نویں تاریخ کو عرفات میں ظہر سے غروب آفتاب تک وقوف کرنا یعنی

رہنا۔ (۳) مشعر الحرام یعنی مزدلفہ میں طلوع آفتاب تک وقوف کرنا یعنی رہنا۔ (۴) عید کے دن یعنی ۱۰ تاریخ کو طلوع آفتاب کے

بعد منیٰ پہنچنا اور بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔ (۵) منیٰ میں قربانی کرنا (۶) منیٰ میں حلق یعنی سر منڈوانا (۷) منیٰ سے

واپس مکہ آکر طواف حج بجا لانا (۸) دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم پر بجا لانا (۹) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (۱۰)

طواف النساء بجا لانا (۱۱) دو رکعت نماز طواف النساء بجا لانا (۱۲) گیارہویں شب اور بارہویں شب کو منیٰ میں قیام کرنا (۱۳)

گیارہویں اور بارہویں کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

نوٹ : اوپر دئے ہوئے واجبات عمرہ تمتع اور حج تمتع میں سے کوئی بھی بھٹ جانے کی صورت میں حج ضائع ہو جائے گا۔

محرمات احرام

محرمات احرام : یعنی وہ چیزیں جو حالت احرام میں حرام قرار دی گئی ہیں۔ اس کی تین اقسام ہیں۔

- ① وہ چیزیں جو صرف مرد کے لئے حرام ہیں لیکن عورت کے لئے جائز ہیں۔
 - (۱) سائے والی گاڑی میں سفر کرنا (آیت اللہ نمینی، آیت اللہ گلپانگانی، آیت اللہ اراکمی اور آیت اللہ خامنہی نے رات کو اجازت دی ہے البتہ آیت اللہ سیستانی کے نزدیک رات میں سفر کے وقت بارش ہو یا آندھی ہو تو کفارہ دینا ہوگا)۔
 - (۲) سر پھیپانا (۲) جراب یا موزے پہننا (۳) سلاہوا کپڑا پہننا۔ (صرف چار چیزیں ہیں)۔
- ② وہ چیز جو مرد کے لئے جائز ہے اور عورت کے لئے حرام ہے: اپنے بھرے کو کپڑے سے پھیپانا (صرف ایک چیز ہے)
- ③ وہ چیزیں جو مرد اور عورت دونوں کے لئے حرام ہیں :

- (۱) شوہر پر بیوی اور بیوی پر شوہر اس میں ایک دوسرے کو شہوت کی نظر سے دیکھنا، بوسہ لینا، خوش طبعی کرنا، یا ایک دوسرے سے کسی بھی قسم کی لذت حاصل کرنا، خود سے منی نکالنا یا عرم پر نگاہ ڈالنا۔
- (۲) جسم سے خون نکالنا، مسواک اور برش کرنے میں بھی احتیاط کریں کہ خون نہ نکلے۔
- (۳) نکاح کرنا، پڑھنا اور گوہ بننا۔
- (۴) بدن سے بال اکھاڑنا اور بدن پر آٹے ہوئے مٹی، بھجر، جوں، چوٹی اور کپڑوں کا مارنا۔
- (۵) ناخن کاٹنا، سر یا بدن پر تیل ملنا، آئینہ دیکھنا، سرمہ لگانا، خوشبو استعمال کرنا یا پھولوں کو سونگھنا۔
- (۶) زیارت کے ارادے سے زیور، انگوٹھی، گھڑی پہننا، ہندی لگانا (مقصد کے تحت انگوٹھی اور گھڑی پہننے میں حرج نہیں ہے)
- (۷) قسم کھانا، حالت فسق میں ہونا یعنی جھوٹ بولنا، گالی دینا، دوسرے پر اپنی فضیلت کا اظہار کرنا اور دوسروں کی غیبت کرنا، ہولعب میں مشغول ہونا۔
- (۸) دانت اکھاڑنا یا نکالنا۔
- (۹) حدود حرم میں گھاس یا درخت کو کاٹنا یا اکھاڑنا۔
- (۱۰) بغیر عذر شرعی جان بوجھ کر اسلحے کر پھینا۔
- (۱۱) خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا یا شکار کا گوشت کھانا۔
- (۱۲) کسی کے پکارنے پر جواب میں لبیک کہنا۔

وہ چیزیں جو حج تمتع کے احرام سے محل ہونے کے بعد بھی عورت اور مرد دونوں پر طواف النساء کرنے تک حرام رہتی ہیں خوشبو، بیوی، شوہر اور شکار ہیں۔

اوپر دی ہوئی چیزوں سے پرہیز ضروری ہے لیکن اگر کسی صورت خلاف ورزی ہو جائے تو مختلف کفارے ہیں۔ جن کی تفصیل کے لئے کتابوں یا علماء سے رجوع کریں۔

بالترتیب واجبات حج کی نیتیں

دوران عمرہ تمتع :

- (۱) احرام باندھنے وقت : میں عمرہ تمتع کا احرام باندھتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربانی اللہ۔
- (۲) تلبیہ کہتے وقت : میں عمرہ تمتع کے لئے تلبیہ کہتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربانی الی اللہ۔
- (۳) طواف کرتے وقت : میں عمرہ تمتع کے لئے طواف کعبہ بجالاتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربانی اللہ۔
- (۴) نماز طواف کے وقت : میں عمرہ تمتع کی دو رکعت نماز طواف ادا کرتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربانی اللہ۔
- (۵) سعی کرتے وقت : میں عمرہ تمتع کے لئے سعی کرتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربانی اللہ۔
- (۶) تقصیر کے وقت : میں عمرہ تمتع کے احرام سے محل ہونے کے لئے تقصیر کرتا ہوں حج اسلام کے سلسلے میں واجب قربانی اللہ۔

دوران حج تمتع :

- (۱) احرام باندھنے وقت : (بروز ۸ ذی الحجہ یا شب ۹ ذی الحجہ) : میں حج تمتع کا احرام باندھتا ہوں واجب قربانی اللہ۔
- (۲) تلبیہ کہتے وقت : میں تلبیہ کہتا ہوں حج تمتع کے لئے واجب قربانی اللہ۔
- (۳) عرفات میں زوال آفتاب کے وقت : (بروز ۹ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے آج ظہر کے اول وقت سے غروب شرعی تک وقوف کرتا ہوں واجب قربانی اللہ۔
- (۴) مزدنہ میں صبح صادق سے پہلے : (شب ۱۰ ذی الحجہ یعنی شب عید النبی) میں حج تمتع کے لئے مشعر الحرام مزدنہ میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقوف کرتا ہوں واجب قربانی اللہ۔
- (۵) بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : (بروز ۱۰ ذی الحجہ یعنی بروز عید) میں حج تمتع کے لئے جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات (۷) کنکریاں مارتا ہوں واجب قربانی اللہ۔
- (۶) قربانی کرتے وقت : میں حج تمتع کے لئے قربانی کرتا ہوں واجب قربانی اللہ۔
- (۷) تقصیر یا حلق کرتے وقت : میں حج تمتع کے احرام سے محل ہونے کے لئے تقصیر یا حلق کرتا ہوں واجب قربانی اللہ۔ (ہملا ج ہو تو حلق کرنا افضل ہے)
- (۸) عید کا دن گزار کر رات آنے پر : (شب ۱۱ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے منیٰ میں گیارہویں ذی الحجہ کی شب وقوف کرتا ہوں واجب قربانی اللہ۔
- (۹) چھوٹے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : (بروز ۱۱ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے ری جمرہ اولیٰ کرتا ہوں واجب قربانی اللہ۔
- (۱۰) درمیانے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : میں حج تمتع کے لئے ری جمرہ وسطیٰ کرتا ہوں واجب قربانی اللہ۔
- (۱۱) بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : میں حج تمتع کے لئے کو ری جمرہ عقبہ کرتا ہوں واجب قربانی اللہ۔

- (۱۲) طواف کرتے وقت : میں حج تمتع کے لئے طواف کعبہ بجالاتا ہوں واجب قربتاً ہی اللہ۔
- (۱۳) نماز طواف پڑھتے وقت : میں حج تمتع کے لئے دو رکعت نماز طواف ادا کرتا ہوں واجب قربتاً ہی اللہ۔
- (۱۴) سعی کرتے وقت : میں حج تمتع کے لئے سعی کرتا ہوں واجب قربتاً ہی اللہ۔
- (۱۵) طواف النساء کے وقت : میں حج تمتع کے لئے طواف النساء کرتا ہوں واجب قربتاً ہی اللہ۔
- (۱۶) نماز طواف النساء کے وقت : میں حج تمتع کے لئے دو رکعت نماز طواف النساء ادا کرتا ہوں واجب قربتاً ہی اللہ۔
- (۱۷) گیارہ کا دن گزارنے کے بعد رات آنے پر : (شب بارہ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے منیٰ میں وقوف کرتا ہوں واجب قربتاً ہی اللہ۔
- (۱۸) بھوٹے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : (بروز بارہ ذی الحجہ) میں حج تمتع کے لئے رمی جمرہ اولیٰ کرتا ہوں واجب قربتاً ہی اللہ۔
- (۱۹) درمیانے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : میں حج تمتع کے لئے رمی جمرہ وسطیٰ کرتا ہوں واجب قربتاً ہی اللہ۔
- (۲۰) بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت : میں حج تمتع کے لئے رمی جمرہ عقبہ کرتا ہوں واجب قربتاً ہی اللہ۔

ارکان حج کا مختصر بیان

حج کے دو حصے ہیں : (۱) عمرہ تمتع (۲) حج تمتع۔
عمرہ تمتع

میقات : سب سے پہلے سفر کا تعین کریں کہ کس راستے سے مکہ جائیں گے۔ تاکہ اس راستے پر آنے والی میقات پر پہنچ کر غسل کریں اور احرام باندھیں۔ ہر صورت میں شرعی میقات کا لحاظ رکھیں (میقات کے مقامات کے لئے صفحہ نمبر دو دیکھیں)۔ جبوری کی صورت میں نذر یا عہد کر کے دوسرے مقام سے احرام باندھ سکتے ہیں۔ میقات پہنچ کر احرام باندھنے کی لئے غسل کریں اگر میقات پر پانی نہ ملے گا ڈر ہو تو گھر ہی سے غسل کر سکتے ہیں لیکن میقات پہنچنے پر اگر پانی مل جائے تو وہاں پھر غسل کرنا ہوگا۔

احرام : احرام دو کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے جو سفید ہوں اور سوتی ہوں، ایک لٹھی کے طور پر باندھنے کے لئے اور دوسرا دونوں شانوں سمیت کمر تک ڈھانکنے کی لئے۔ عورتیں اپنے لباس ہی کو احرام قرار دے سکتی ہیں لیکن کالے کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ احرام اگر نجس ہو جائے تو دھویا اور بدلا جاسکتا ہے۔ کسی واجب نماز یا قضا نماز کے بعد یا اگر نمازیں پڑھ لی ہوں تو دو رکعت نماز پر نیت قرب پڑھ کر احرام باندھیں۔ (احرام باندھنے کی نیت کے لئے صفحہ نمبر ۴ دیکھیں)۔ احرام باندھنے کے بعد بہت سی باتیں حرام ہو جاتی ہیں۔ جتنی تفصیل صفحہ تین پر دیکھیں۔

تلبیہ : حالت احرام میں آنے کی فوراً بعد پورے رجوع قلب کے ساتھ معنی پر غور کرتے ہوئے صحیح تلفظ کے ساتھ تلبیہ کے الفاظ ادا کریں جو یہ ہیں :

لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک
ان الحمد والنعمة لک والملك لا شریک لک لبیک۔

ترجمہ : میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ تمام حمد تیرے لئے ہے اور تمام نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیری ہی شایا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ کم از کم تین مرتبہ صحیح تلفظ سے تلبیہ ادا کریں، اگر صحیح تلفظ سے نہ ادا کر سکتے ہوں تو کسی اور کو نائب کریں اور اس کے ساتھ خود بھی پڑھیں۔ راستے میں اور سواری سے اترتے چڑھتے بار بار پڑھیں۔ جب مکہ مکرمہ کے مکانات نظر آجائیں تو تلبیہ کہنا موقوف کر دیں۔

حرم میں داخلہ : مکہ پہنچ جائیں تو انتہائی عاجزی و انکساری سے باوقار طور پر حرم میں داخل ہوں۔ باب السلام سے (جو صفا اور مروہ کے درمیان واقع ہے) داخل ہونا افضل ہے۔ پہلے دروازے پر کھڑے ہو کر داخلہ کی دعا پڑھیں اور بسم اللہ وباللہ فی سبیل اللہ علی ملت رسول اللہ کہتے ہوئے سیدھے پیر سے داخل ہوں۔ کعبہ پر جیسے ہی نظر پڑے دعا مانگیں اپنے لئے ایمان و آخرت، دین و دنیا، مال و پاپ و رشتہ داروں کے لئے اور دوست احباب مومنین کے لئے۔ پروردگار عالم نے پہلی تین دعاؤں کو بہر صورت قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کعبہ میں کسی مقام پر تھمے مسجد کی دور رکعت نماز ادا کریں۔

طوف: حجر اسود کے قریب پہنچ جائیں۔ حجر اسود کعبے کے دروازے کے برابر کے زاویے پر نصب ہے۔ اس مقام سے کعبے کے اطراف سات (۷) چکر لگانے کو طوف کہتے ہیں۔ نشانی کے لئے زمین پر ایک کالی لکیر ہے۔ اس لکیر کے پیچھے سے طوف شروع کریں۔ طوف کرتے وقت با وضو رہیں۔ نیت کر کے طوف شروع کریں۔ (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں)۔ طوف کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ نہ تو کعبہ کی جانب پورا رخ ہو جائے اور نہ ہی پشت بلکہ ہمیشہ کعبہ اپنے بائیں کاندھے کی جانب رہے اور کعبے سے ساڑھے چھبیس (۲۶) ہاتھ کے فاصلے کے اندر طوف کریں۔ نشانی کے لئے مقام ابراہیم کعبے سے ساڑھے چھبیس (۲۶) ہاتھ کے فاصلے پر ہے لیکن مقام ابراہیم سے آگے بڑھتے پر ایک نصف دائرے کے شکل کی دیوار ہے جسے "حطیم" کہتے ہیں اس دیوار کے باہر سے طوف کریں۔ چونکہ "حطیم" خود کعبے سے ۲۰ ہاتھ کے فاصلے پر ہے اور وہاں طوف کیلئے صرف ساڑھے چھ (۶) ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اسلئے وہاں پر احتیاط ضروری ہے۔ اگر اڑدھام کی وجہ سے دوری ہو جائے تو یہ دیکھیں کہ دوسرے لوگوں کے کاندھے "حطیم" تک بغیر فاصلے کے ہوں تو طوف صحیح ہے۔ طوف کے دوران کتب سے دیکھ کر دعائیں پڑھتے رہیں، اگر کتاب نہ ہو یا موقع نہ ملے تو قوت کی دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں اگر وہ بھی یاد نہ ہو تو ذکر الہی اور صلوات پڑھ سکتے ہیں۔ سات چکروں کا شمار ٹھیک سے کریں نہ سات چکروں سے زیادہ ہوں نہ کم۔

نماز طوف:۔۔۔ طوف مکمل ہونے پر مقام ابراہیم کے ذرا سا پیچھے آکر دو رکعت نماز پڑھیں۔ (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں) نماز طوف میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔ صبح کی نماز کی طرح صحیح تمغظ سے پڑھیں۔ نماز طوف سے فارغ ہو کر کعبے کی زیارت کریں، حجر اسود کو بوسہ دیں اور پھر زم زم کا پانی پیئیں، سر پر ڈالیں، جسم پر ڈالیں کہ باعث برکت ہے۔

سعی: صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سات (۷) چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ صفا سے سعی کا آغاز کریں۔ صفا سے مروہ جانے پر ایک چکر شمار ہو گا اور مروہ سے صفا آنے پر دوسرا چکر کھلانے گا، اس طرح ساتوں چکر مروہ پر جا کر تمام ہو گا۔ سعی شروع کرنے سے پہلے صفا کی پہاڑی پر بیٹھ کر دیر تک ذکر الہی کریں۔ جو جو نعمتیں پروردگار نے عطا کی ہیں ان سب کو یاد کر کے ان کا شکر ادا کریں اور جو جو گناہ ہوئے ہیں ان سب کو یاد کر کے توبہ کریں اور پھر نہ کرنے کا عہد کریں۔ بار بار اپنی جان مال، عزت، آبرو، بھلا بولاد، اور حمد اور خدا کے سپرد کریں۔ کم از کم سو (۱۰۰) مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ واکبر پڑھیں۔ پھر کھڑے ہو کر نیت کریں اور مروہ کی جانب روانہ ہو جائیں (نیت کے لئے صفحہ ۳ دیکھیں)۔ صفا سے مروہ جاتے وقت ہمارا رخ مروہ کی جانب رکھیں اور مروہ سے صفا آتے وقت ہمارا رخ صفا کی طرف رکھیں۔ دونوں صورتوں میں پیچھے پلٹ کر نہ دیکھیں۔ سعی کے دوران دعائیں پڑھتے رہیں۔ صفا سے مروہ جاتے وقت اور مروہ سے صفا آتے وقت برے رنگ کے کعبے اور لائٹس نظر آتی ہیں وہاں پر چمک چمک کر ذرا سا تیز چلیں اسے حروہ کہتے ہیں۔ یہ جناب ہاجرہ کی تقاضی ہے۔ صفا سے مروہ جائیں تو مروہ کی پہاڑی پر ایک دو قدم چڑھ جائیں اسی طرح صفا پر آئیں تو پہاڑی پر ایک دو قدم چڑھ جائیں تاکہ وہاں پہنچنا ثابت ہو جائے۔

تقصیر: سعی ختم ہونے پر مروہ کی پہاڑی پر ایک کونے میں کھڑے ہو کر تقصیر کرانے کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۳ دیکھیں) اور ساتھ ہی اپنے کچھ بال یا ناخن کٹ لیں۔ اس طرح عمرہ تمتع تمام ہو جاتا ہے اور جو باتیں حرام ہو گئی تھیں اب حلال ہو گئیں۔

نوٹ: عمرہ تمتع میں طوف النساء اور اس کی نماز واجب نہیں ہے۔ عمرہ تمتع کے بعد خیال رہے کہ سر نہ منڈوائیں۔ حدود مکہ سے باہر نہ جائیں اور کوئی دوسرا عمرہ نہ کریں۔ عمرہ تمتع کے بعد احرام اتار کر معمول کا لباس پہن سکتے ہیں۔ (لیکن اگر وقت نہ ہو اور فوراً حج تمتع کا احرام باندھنا ہو تو اسی پھٹے ہوئے احرام کو ذرا سا ڈھیلا کر کے حرم میں کہیں بھی حج تمتع کے احرام کی نیت کر کے اسے دوبارہ باندھ لیں۔ اگر ہائٹس سے آتا ہو تو احرام کے کپڑے لپیٹ کر حرم میں آئیں اور حرم میں کسی بھی مقام پر احرام کی نیت کر لیں)۔

حج تمتع : حج تمتع کے ارکان یہ ہیں :

- (۱) احرام (۲) تلبیہ (۳) وقوف عرفات (۴) وقوف شجر الحرام (مزدلفہ) (۵) رمی جمرات (۶) قربانی (۷) طلق یا تقصیر (۸) وقوف منیٰ (۹) طواف حج (۱۰) نماز طواف حج (۱۱) سعی (۱۲) طواف النساء اور نماز طواف النساء
(۱) احرام : حرم میں کسی بھی مقام پر کھڑے ہو کر نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں)۔ حالت احرام میں آتے ہی صفحہ تین (۳) پر دی ہوئی تمام باتیں حرام ہو جائیں گی۔
(۲) تلبیہ : اب تلبیہ کہنے کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں)۔

لبیک اللهم لبیک - لبیک لا شریک لک لبیک
ان الحمد والنعمۃ لک والملك لا شریک لک لبیک

ترجمہ : میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔

تمام حمد تیرے سنے ہے اور تمام نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیری ہی شای ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔
عرفات کے میدان میں پہنچنے تک پڑھتے رہیں۔ جب پہنچ جائیں تو کنا بند کر دیں۔ عرفات میں ۸ (آٹھ) ذی الحجہ کو کسی بھی وقت اور ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے قبل تک پہنچا جاسکتا ہے۔

(۲) وقوف عرفات (۹ ذی الحجہ کے دن) : عرفات کے وقوف کا وقت ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ ظہر کے قریب نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں)۔ وقوف کے دوران اپنا وقت عبادت اور ذکر الہی میں گزاریں۔ عرفہ کے دن کی امام حسین علیہ السلام کی دعاء پڑھیں۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھیں اور مجلس کریں۔ اس دن حضرت مسلم علیہ السلام کی شہادت ہے۔ خود معلوم کر بلا کی مصیبت بیان کر کے ڈاکرین میں شامل ہوں اور مشاب ہوں۔ پروردگار عالم کی رحمت کی نظر یوم عرفہ پہلے امام حسین علیہ السلام کے زائروں پر پڑتی ہے اور اس کے بعد میدان عرفات کے حاضیوں پر پڑتی ہے۔ عرفات سے غروب آفتاب کے قبل ہرگز نہ نکلیں اور غروب آفتاب کے بعد عرفات سے نکل کر مزدلفہ روانہ ہو جائیں۔
(۳) وقوف شجر الحرام (مزدلفہ) : ۹ ذی الحجہ کی رات : مزدلفہ پہنچ کر نماز اور ضروریات سے فارغ ہو کر وہاں سے رمی جمرات کے لئے یعنی شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے لئے تقریباً ۱۰۰ (سو) کنکریاں جن لیں۔ کنکریاں نوکیلی ہوں اور انگلیوں کے پوروں کے برابر ہوں۔ جتھر کی ہوں ڈھیلے کی نہ ہوں۔ ان کنکریوں کو بذات خود چنیں اور ان کی حفاظت ضروری ہے کیونکہ کھو جانے کی صورت میں کسی اور مقام سے چھنے یا کسی سے لینے کی اجازت نہیں ہے۔ مزدلفہ دوبارہ جا کر ہی کنکریاں لانی پڑیں گی۔ پھر وقوف مزدلفہ کی نیت کر لیں۔ وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔ اگر طلوع فجر سے قبل نہ جاگئے کا اندیشہ ہو تو رات میں ہی نیت کر لیں۔ (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں)۔ نماز فجر ادا کر کے دعائیں وغیرہ پڑھتے ہوئے سورج نکلنے کا انتظار کریں۔ جیسے ہی صبح ہو جائے منیٰ کی جانب روانہ ہو جائیں۔

(۵) رمی جمرہ، عقبہ (۱۰ ذی الحجہ کے دن) : منیٰ پہنچ کر جمرہ، عقبہ یعنی بڑی شیطان کو کنکریاں مارنے کے لئے جائیں۔ اس کو سات (۷) کنکریاں مارنی ہوتی ہیں۔ پہلے کنکریوں کو پاک کر لیں اور خود بھی باطہارت و باوضو رہیں۔ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے لئے قبلے کی طرف بیٹھ کر کے نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور پھر ایک ایک کر کے بسم اللہ واللہ اکبر کہتے ہوئے پنے در پنے سات (۷) کنکریاں اس طرح ماریں کہ کنکریاں جمرہ کو لگ جائیں۔ سات (۷) کنکریاں جمرہ کو لگنا ضروری ہے اسکے لئے چاہے جتنی بھی پھینکنی پڑیں اسکی قید نہیں ہے۔ خیال رہے کہ کنکریاں ہل پر سے نہیں بلکہ نیچے زمین پر کھڑے ہو کر ماریں (آیتہ اللہ نمسنی نے ہل کے اوپر سے مارنے کو جائز قرار دیا ہے)۔ رمی جمرات کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر غروب تک ہے۔

(۶) قربانی : قربانی دینے کے لئے قربان گلہ کو جائیں۔ قربانی کا جانور بے عیب ہو اور قربانی کے قابل ہو۔ گائے اور اونٹ کی قربانی بھی دی جاسکتی ہے۔ قربانی کے جانوروں میں اونٹ کی عمر پانچ سال، گائے اور بکری کی دو سال اور بھینز کی ایک سال مقرر ہے۔ قربانی دینے سے پہلے جانور کو تھوڑا سا پانی پلا لیں اور ہو سکے تو اپنے ہاتھ سے ذبح کریں ورنہ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر ایسا ہاتھ بھی رکھ سکتے ہیں۔ نیت کر کے (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں۔ ذبح کرتے ہی "اللہم تقبل منی" کہ لیں۔ اس قربانی کے تین حصے ہوتے ہیں۔ ایک خود کا، دوسرا اقربا کا اور تیسرا فقرا کا اپنے حصے میں سے تھوڑا سا گوشت یا کھجی وغیرہ لے لیں، اقربا کے حصے کے لئے اپنے ساتھی سے یہ کہیں کہ میں نے اس قربانی میں سے تیسرا حصہ تم کو دیا اور وہ یہ کہے کہ ہاں میں نے قبول کیا۔ اب اس ساتھی کی مرضی کہ وہ اسے لے یا وہیں چھوڑ دے۔ البتہ تیسرا حصہ جو فقرا کا ہے وہاں پر دینا ممکن نہیں ہے اس صورت میں جتنی قیمت میں جانور خریدا ہے اس قیمت کا تیسرا حصہ وطن ہجوا کر غریبوں میں تقسیم کرادے۔

(۷) حلق یا تقصیر : قربانی دینے کے بعد حلق یا تقصیر کرنے کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں)۔ حلق کرنا سر منڈانے کو کہتے ہیں اور تقصیر تھوڑے سے بال یا ناخن وغیرہ کاٹنے کو کہتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ مرد حلق کریں۔ حلق یا تقصیر کرانے کی بعد احرام اتار دیں اور معمول کے کپڑے پہن لیں۔ اب چھبھی باتیں جو حرام ہو گئی تھیں وہ حلال ہو جاتی ہیں سوائے بیوی، شکر اور خوشبو کے جو طواف النساء اور نماز طواف النساء کے بعد حلال ہو گئی۔

(۸) وقوف منی (۱) (۱۰ ذی الحجہ کی رات یعنی گیارہویں شب کو) : بعد مغرب جب عشاء کا وقت داخل ہو جائے تو منی میں قیام کرنے کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور رات منی میں قیام کریں۔ منی کا وقوف یا مغرب سے آدھی رات تک ہوتا ہے یا پھر آدھی رات سے صبح تک۔

(ب) ری حمرات (۱۱ ذی الحجہ کے دن) : اس دن تینوں شیطانوں کو سات سات (۷) لنگریاں مارتا ہے۔ ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے حمرہ ہولی (چھوٹے شیطان) کو نیت کر کے (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور قبلہ رخ ہو کر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہتے ہوئے پٹے در پٹے سات سات (۷) لنگریاں اس طرح ماریں کہ حمرہ کو لگ جائیں۔ اس کے بعد حمرہ وسطیٰ کے پاس جائیں اور نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) پھر اسے بھی قبلہ کی طرف رخ کر کے سات سات (۷) لنگریاں پہلے کی طرح ماریں۔ پھر حمرہ عقبہ کے قریب جائیں اور قبلہ کی طرف پھٹے ہو اور رخ حمرہ کی جانب نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور پہلے کی طرح سات سات (۷) لنگریاں ماریں۔

نوٹ : بہتر ہے کہ ۱۱ ذی الحجہ کو لنگریاں مارنے کے بعد ہی طواف حج، نماز طواف سعی، طواف النساء اور نماز طواف النساء کے لئے مکہ میں حرم کو چلے جائیں۔ (یہ بعد میں بھی کر سکتے ہیں اس کا وقت آخر ذی الحجہ تک رہتا ہے)

(۹) طواف حج : پہلے کی طرح حجر اود کے قریب جا کر نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور پہلے ہی کی طرح تمام باتوں کا خیال کرتے ہوئے طواف کریں۔

(۱۰) نماز طواف حج : مقام اراہیم کے ذرا سا چھپے نماز طواف کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۴ دیکھیں) اور دو رکعت نماز صبح کی نماز کی طرح صبح تعلق اور رجوع قلب سے ادا کریں۔ یاد رہے کہ اس نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر زیارت کعبہ کریں، حجر اود کو بوسہ دیں اور زم زم کا پانی پیئیں، سر پر ڈالیں اور جسم پر ڈالیں

(۱۱) سعی : صفا و مروہ کے درمیان پہلے کی طرح نیت کر کے سات سات (۷) پتھر لگائیں (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں)۔ (یاد رہے کہ سعی کے بعد یہاں تقصیر نہیں ہے اس لئے کہ احرام میں نہیں ہیں)

(۱۲) (۱) طواف النساء: طواف النساء ہر ایک مرد، عورت، بچہ، جوان، بوڑھا سب پر واجب ہے ورنہ شوہر پر بیوی اور بیوی پر شوہر حرام ہو جاتے ہیں۔ طواف النساء نہ کریں تو نہ عقد کر سکتے ہیں اور نہ کسی کا عقد بڑھ سکتے ہیں۔ پہلے کی طرح حجر اسود کے قریب جائیں اور نیت کر کے (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں) پوری باتوں کا خیال رکھتے ہوئے سات (۷) پھر مکمل کریں۔

(ب) نماز طواف النساء: مقام ابراہیم کے ذرا سا چھپے آکر نیت کریں (نیت کی لئے صفحہ ۵ دیکھیں) اور صبح کی نماز کی طرح دو رکعت نماز ادا کریں۔ اب خوشبو اور بیوی پر شوہر اور شوہر پر بیوی اور خوشبو حلال ہو گئے۔ ایک آخری چیز شکار اس وقت تک حرام رہیگا جب تک آپ حدود حرام میں موجود ہیں۔

نوٹ: ان اعمال سے فارغ ہوتے ہی منی پہنچنے کی جلدی کریں وقوف کے وقت کے آغاز سے پہلے منی میں پہنچ جائیں ورنہ منی میں تیرہویں شب بھی قیام کرنا پڑیگا اور اس کے دوسرے دن شیطانوں کو کنکریاں بھی مانی پڑیں گی۔

(۱۳) وقوف منی (۱۱ ذی الحجہ کی رات یعنی بارہویں شب): رات میں وقوف منی کی نیت کریں (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں) اور قیام کریں۔ منی کی اس آخری رات کو زیادہ سے زیادہ عبادت و دعاء میں گزاریں۔

(۱۴) رمی جمرات (۱۲ ذی الحجہ کے دن): ۱۱ ذی الحجہ کی طرح ترتیب کے ساتھ تینوں شیطانوں کو علیحدہ علیحدہ نیت کے ساتھ سات سات (۷) کنکریاں ماریں۔ (نیت کے لئے صفحہ ۵ دیکھیں)۔

ردائی: منی سے ۱۲ ذی الحجہ کو نماز ظہرین کے بعد حج تمام ہوا۔ اب آپ مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے روانہ ہو جائیں۔

(حدیث رسول برائے زیارت مدینہ منورہ): ارشاد سرور کائنات ہے کہ اپنے حج کو میری زیارت پر تمام کرو۔ اگر کسی نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی تو گویا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

مبارک باشد -

اہم مسئلہ

قربانی کے بدلے دس روزے

حکم نمبر (۱): اگر قربانی نہ کر سکتا ہو تو ماہ ذی الحجہ میں بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ پٹے در پٹے ساتویں، آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو تین روزے رکھے اور بقیہ سات روزے حج سے واپس وطن آکر رکھے۔ یہ تین روزے حالت ستر میں رکھے جاسکتے ہیں البتہ عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد سے رکھے جائیں۔

حکم نمبر (۲): قربانی پر قدرت نہ ہونے سے مراد جانور نہ ہو یا اسکی قیمت نہ ہو۔ قربانی کے لئے اگرچہ آسانی سے قرض لیا کر سکتا ہو قرض لے کر قربانی کی جائے لیکن قربانی کی غرض سے مزدوری کرنا ضروری نہیں ہے۔

حکم نمبر (۳): ۱۱ ذی الحجہ اور ۱۲ ذی الحجہ کو منی میں قیام کے دوران ہر شخص پر روزہ رکھنا حرام ہے خواہ وہ حج کر رہا ہو یا نہ کر رہا ہو۔ اس طرح عیدین کے دنوں میں بھی تمام مسلمانوں پر روزہ رکھنا حرام ہے۔

حج ادا کرنے کے بعد کی ذمہ داریاں :

- حج ادا کرنے کے بعد آپ کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ کوئی فعل ایسا سرزد نہیں ہونا چاہئے جس سے امام صاحب العصر والہماں ناخوش ہوں۔ اس لئے ہمیشہ محبت و اطاعت محمد اہل محمد پیش نظر رہے۔
- حقوق اللہ، حقوق والدین اور حقوق العباد کی ادائیگی کو ایسا شمار نہیں۔
- حق زہرا (نفس) ادا کرتے رہیں۔
- نماز وقت پر ادا کریں اور نماز شب کی بھی پابندی کریں۔
- حصول علم اور معرفت محمد اہل محمد کے لئے کوشاں رہیں کہ یہی آپ کے لئے جہاد ہے۔
- موت کو ہمیشہ یاد کریں اور عذاب قبر سے بچنے کے لئے ہمیشہ دعا مانگا کریں۔
- ہمیشہ اپنی وصیت لکھ کر تیار رکھیں اور وقتاً فوقتاً اس میں حسب ضرورت ترمیم و اضافہ کر لیں۔
- بقیہ زندگی بغیر گناہ کے گزاریں۔
- نیک کاموں میں سبقت کریں۔
- قطع رحمی کو ترک کریں ایک دوسرے کی مدد کریں۔
- صرف اور صرف رزق حلال کی جستجوئیں رہیں۔
- قناعت پسندی کو ایسا شمار نہیں، فضول خرچی اور اسراف نہ کریں۔
- امر بالمعروف، حق کا پورا چلہ کریں۔
- نبی عن المنکر، ابو یوسف اور برے کاموں سے خود بھی دور رہیں اور دوسروں کو بھی روکیں۔
- غیبت اور بہتان ترشی سے اجتناب کریں۔
- شفیق اور محبت کر بے والی شخصیت بن جائیں۔
- محبت اور اتحاد و اتفاق کو فروغ دیں۔
- آپسی اختلافات کو فراموش کر دیں۔
- لوگوں سے عاجزی و خلوص سے ملیں۔
- دکھاوے، ریاء پرانی اور تکبر سے پرہیز کریں۔
- جھوٹ نہ بولیں اور جو وعدہ کریں اسے وفا کریں۔

مرنے والے کا حق

امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے جس پر حج واجب تھا اور وہ انجام دیے بغیر مر گیا تو وہ یہود یا عیسائی کی موت مرا۔ فقہی اعتبار سے اگر کوئی آدمی اس حالت میں مرا کہ اس پر حج واجب تھا تو اس کے وارثوں پر واجب ہے کہ اس کے ترکہ میں سے زکوٰۃ، خمس، قرضہ اور حج کا خرچ نکال کر اس کی طرف سے حج کروائیں۔ اس کے بغیر اس کے ترکہ کو استعمال کرنا حرام ہے۔

یہ خیال رہے کہ نیابت کا حج ہر شخص سے نہیں کروا سکتے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ ہر کسی عالم دین ہی سے ایسا حج کروائیں۔ اس سلسلہ میں کاروانِ سلمان آپ کی سنائی کے لیے حاضر ہے۔

رَبُّهُ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

مناسک حج

(موجودہ دور کے دونوں مزاج کے فتاویٰ کے مطابق)

از
مولانا محمد صادق حسن

کاروانِ سلمان
۳۰۶۔ لکشمی بلڈنگ۔ ایم۔ اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر: ۵۵۱۶۱۷ ۷۱۰۸۱۷

۲

۶۱۹۸۰	طبع اول
۱۰۰۰	تعداد
۶۱۹۸۲	طبع دوئم
۱۰۰۰	تعداد
۶۱۹۸۹	طبع سوئم
۱۰۰۰	تعداد
العباس پرنٹرز کراچی	مطبع
کاروانِ سلمان کراچی پاکستان	ناشر
جعفر صادق شرف راحت	مکتابت
دس روپے صرف	ہدیہ

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

۳

فہرست

۲۵	○ میقاتِ احرام باندھا	۵	تعارف
۲۸	○ نذر	۸	عازم حج کیلئے چند اہم ہدایات
۳۲	○ احرام	۱۰	○ حج کس پر واجب ہے؟
۳۸	○ محرمات	۱۵	○ تقلید
۴۲	○ خانہ کعبہ کا طواف	۱۷	○ خمس
۴۷	○ نماز طواف	۱۸	○ قرأت
۴۸	○ سعی	۲۰	○ حج کا طریقہ
۵۰	○ حلق یا تقصیر	۲۲	○ حج کا وقت
۵۱	○ مکہ مکرمہ میں کیا کریں	۲۳	○ مختصر طریقہ
۵۲	○ حج تمتع	۲۴	○ عمرہ تمتع کا طریقہ

تعارف

۱۹۷۸ء کا ذکر ہے، کراچی کے چند مخلص و دیندار جوانوں کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ مومنین کی ایک بڑی تعداد جن پر حج واجب بھی ہے صرف اس سفر کی مشکلات سے گھبرا کر واجب فریضہ کی ادائیگی سے گریز کر رہے ہیں اور اگر اس سلسلے میں ان کی اعانت کی جائے تو عازمین حج کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اسی سال تجرباتی طور پر ایک قافلہ جس کا موجودہ نام کاہلان سلمان ہے ترتیب دیا گیا اور الحمد للہ گیارہ سال سے یہ سلسلہ ہر سال ترقی کے ساتھ جاری ہے۔ اسی دوران یہ محسوس ہوا کہ عازمین کی مزید سہولت کی خاطر دو اور چیزیں انتہائی اہم ہیں۔ ایک وڈیو فلم اور دوسرے ایک مختصر کتاب جو مراجع کی مناسک حج کی تقسیم میں سہولت پیدا کر سکے۔ ۱۹۸۳ء میں ایک وڈیو فلم مناسک حج کے عنوان سے تیار کی گئی جس کے بارے میں اطلاع یہی ہے کہ وہ عازمین حج کے لیے مفید ثابت ہو رہی ہے۔ یہ وڈیو فلم

انہی مقاصد کے پیش نظر ۱۹۸۸ء میں یہ کتابچہ تحریر کیا گیا جس کا ایڈیشن ایڈیشن آپ کے سامنے ہے۔ اس دوران بہت سے نئے مسائل پیدا ہوئے جس کی وجہ سے یہ تحریر ایڈیشن بالکل نئے سرے سے تحریر کیا گیا ہے اور اس میں تازہ ترین فتاویٰ شامل کیے گئے ہیں۔ حتی الامکان احتیاط کے باوجود اگر کسی قسم کی غلطی یا کمی کا احساس ہو تو آپ کے مشوروں کا خیر مقدم کیسا جائے گا۔ مگر پھر یا دوہانی کرا دی جائے کہ یہ کتابچہ مسائل حج کا صرف ایک تعارف ہے۔ اس کے بعد اپنے مراجع کی مناسک حج کا مطالعہ ضرور کریں۔

صادق حسن

۱۲ سی رومیر سٹریٹ

کراچی ۷۴۶۰۰

پاکستان

۴۵	عمر مفردہ	۵۵	احرام باندھنا
۴۷	دوسرے عمرے	۵۶	عرفات میں ٹھہرنا
۸۱	عورتوں کے متعلق چند مسئلے	۵۷	مستحرم الحرام میں ٹھہرنا
۸۲	عمرہ جمعہ میں حیض آجائے	۵۹	کنکریاں مارتا
۸۳	حج جمعہ میں حیض آجائے	۶۱	قربانی
۸۴	مدینہ منورہ میں کیا کریں	۶۲	سر ہنڈوانا یا لقیہ
۸۶	مصحف نبوی کے اعمال	۶۴	اعمال مکہ
۸۸	جنت البقیع کے اعمال	۶۷	طواف کعبہ
۸۹	میدان احد کے اعمال	۶۷	نماز طواف کعبہ
۸۹	مسجد قبا	۶۸	سعی
۸۹	میدان خندق	۶۹	طواف النصار
۹۰	میدان بدر	۶۹	منیٰ میں رات گزارنا
۹۰	خیبر	۷۰	رمی الجمرات
۹۰	چند بڑی غلطیاں غلط فہمیاں	۷۱	منیٰ سے واپسی
		۷۲	چند قابل توجہ امور

تحقیقی کیسٹ لائبریری اور اس سے ملحق دیگر تمام کیسٹ لائبریریوں میں دستیاب ہے۔ بیرون ملک عرب امارات، مشرقی افریقہ، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا میں بھی یہ قلم موجود ہے۔ دوسری چیز ایک مختصر کتاب کی تائید تھی جس میں تین اہم مقاصد پیش نظر تھے:

- ۱) ہر عازم حج کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مزاج کی مناسک حج کا مطالعہ کرے لیکن ایک عام شخص کے لیے براہ راست یہ کام بہت مشکل ہے۔ پس ایسی کتاب لکھی جائے جو مراجع کی مناسک حج کے سمجھنے میں آسانی پیدا کر سکے۔
- ۲) عام کتابوں میں حج کے واجبات و مستحبات اور عام پیش آنے والے مسائل اور نادر الوقوع مسائل کو ملا کر اس طرح لکھا گیا ہے کہ نئے عازم حج خصوصاً خواتین کے لیے ان کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں صرف واجبات کا بیان ہو تاکہ پھر دیگر کتب کو سمجھا جاسکے۔
- ۳) کتاب حجم دستار کے اعتبار سے اتنی مختصر ہو کہ ہر وقت عازم حج کے ساتھ رہ سکے۔

حج اسلام کا ایک اہم رکن ایک عظیم نشانِ عبادت اور اہم ترین فریضہ ہے اور ہر اس آدمی پر واجب ہے جس میں استطاعت ہو۔ اس میں کوئی فرق نہیں چاہے مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا۔ اگر واجب ہونے کے بعد حج نہ کیا تو روایات میں ہے کہ جب وہ مرے گا تو یہودی کی موت مرے گا یا عیسائی کی اور قیامت کے دن بھی وہ یہودی اور عیسائی کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ جب کہ دوسری طرف حج کرنے والے کے لیے جو بخیر ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ اتنا پاک و پاکیزہ ہو جاتا ہے جتنا اس دن تھا جب وہ پیدا ہوا تھا۔ اب ہر مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اہم ترین فریضہ کو ادا کرے اور غفلت نہ برتے چونکہ حج قبول ہونے کی صورت یہی ہے کہ اسے صحیح طریقے سے شریعت کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق ادا کیا جائے۔ اس لیے اس مختصر سے کتب پر

حج

کس پر واجب ہے

— ائی —

عازم حج کے لیے چند اہم ہدایات

⑥ راستہ محفوظ ہو یعنی راستہ میں جان، مال اور عزت کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

⑧ صحت کے اعتبار سے سفر کے قابل ہو یعنی ایسا مرض یا کمزوری نہ ہو کہ راستے کی مشکلات برداشت نہ کر سکے۔

⑨ حج سے واپسی پر اپنے اور گھر والوں کے لیے رزق کی کمائی

اہم نوسط

① اگر ماں یا باپ نے حج نہیں کیا تو اولاد پر سے حج

ساقط نہیں ہے کیونکہ ماں باپ یا بیوی کو حج کرانا

واجب نہیں ہے جبکہ خود حج کرنا واجب ہے اس لیے اگر کسی شخص کے پاس صرف اپنے حج کے پیسے ہیں

تو خود اسی کو حج کرنا ہے دوسرے کو نہیں دے سکتا۔

② اگر بیٹے یا بیٹیوں کی شادی نہ ہوئی ہو تو حج معاف نہیں

ہوتا ہے اس لیے اگر کسی کی بیٹیاں ہوں تو چاہے وہ غیر شادی شدہ ہوں باپ پر حج واجب ہے۔ یہاں

کو مرتب کیا گیا اور کوشش کی گئی کہ اسے موجودہ دور کے ان دو مراجع کے فتاویٰ کی روشنی میں تحریر کیا جائے جن کی تقلید اکثراً اردو زبان مومنین کرتے ہیں۔

حج کس پر واجب ہے

جس شخص میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جاتی ہیں اس پر حج واجب ہے :

- ① بالغ ہو۔
- ② عاقل ہو۔
- ③ آزاد ہو۔
- ④ اتنا وقت ہو کہ مکہ جا کر تمام اعمال حج بجلا سکے۔
- ⑤ آنے جانے کے لیے سواری اور سفر کے اخراجات (مثلاً مکہ میں قیام و طعام اور قربانی) موجود ہوں۔
- ⑥ جن لوگوں کا نان و نفقہ اس پر واجب ہے انھیں اپنی واپسی تک کے اخراجات دینے کے پیسے ہوں۔

نک کہ خود کی شادی بھی نہ ہوئی ہو تب بھی حج واجب ہے۔
 عورت اگر صاحب حیثیت ہے تو اس پر بھی حج واجب ہے
 چاہے اس کے شوہر پر واجب نہ ہو۔ عورت کے حج
 میں محرم کی شرط نہیں ہے۔ عورت بغیر محرم کے بھی
 حج پر جاسکتی ہے بس شرط یہ ہے کہ سفر میں عورت و
 ایرو محفوظ ہو۔

اگر کسی آدمی نے قرض لیا ہے لیکن قرض ادا کرنے کا
 وقت ابھی نہیں آیا اور حج کے خرچ کے برابر رقم آگئی تو
 پہلے حج کرے گا بعد میں قرض ادا کرے گا۔ صرف قرض
 ہونے کی وجہ سے حج معاف نہیں ہے۔

انسان کے پاس اس کی حیثیت سے زائد جو چیز ہے
 مثلاً مکان، زمین یا کوئی اور چیز تو اس پر واجب ہے
 کہ اسے فروخت کر کے حج پر جائے۔

اگر عورت کے پاس اس کی حیثیت سے زائد زیورات
 ہیں یا عورت اب اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اسے

زیورات کی ضرورت نہیں رہی تو اسے فروخت کر
 کے حج پر جائے۔ اسی طرح اگر عورت کے مہر کی رقم
 اتنی ہے کہ حج کا خرچ پورا ہو سکتا ہے اور یہ مہر اسے
 مل بھی سکتا ہے تو اسے طلب کر کے حج پر جائے۔

اگر کسی پر زکوٰۃ یا خمس واجب ہے اور اس کے پاس صرف
 اتنے پیسے ہوں کہ اگر زکوٰۃ یا خمس نکالے گا تو حج کا
 خرچ پورا نہ ہو سکے گا اس صورت میں پہلے زکوٰۃ و خمس
 نکالے اور اس پر حج واجب نہیں رہے گا۔

اگر کوئی اتنا بوڑھا یا کمزور ہو کہ حج کے سفر کی مشکلات
 برداشت نہ کر سکتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے
 لیکن اگر پہلے حج واجب تھا اور کر سکتا تھا اس وقت
 انجام نہ دیا اب بوڑھا یا کمزور ہو گیا تو جس طرح بھی ممکن
 ہو حج پر جائے اور اگر بالکل مجبور ہے تو اپنی زندگی میں
 دوسرے کو بھیجے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو وصیت کرے۔
 جس شخص پر حج واجب ہے اگر وہ مر گیا تو اس کے

ہرگز وہ قسمیں جن کو حج افراد حج قرآن کہا جاتا ہے۔ فقط ان
 لوگوں پر واجب ہے جو مکہ کے ارد گرد ۹۰ کلومیٹر (تقریباً ۵۲ میل)
 کے اندر رہتے ہیں۔ اس لیے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے
 مکہ سے ۹۰ کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر رہنے والے دنیا بھر کے تمام
 مومنین پر حج کی تیسری قسم ہے حج تمتع کہتے ہیں واجب ہے اور
 اسی کا طریقہ بیان کیا جائے گا مگر اس سے قبل تین باتوں کا
 جان لینا اشد ضروری ہے۔

۱۔ تعلقہ

۲۔ خمس

۳۔ شقرات

① تعلقہ

دین کے احکام پر عمل کرنے کے لیے تعلقہ یعنی لازم ہے تعلقہ سے
 مراد ہے کہ انہوں نے ملین آیت سے دور کے بلحاظ علم سے بڑے عالم (جمہتہ
 اعلم کے فتاویٰ کی پیروی کی جائے اور تمام مسائل شرعیہ صرف اور صرف

ترک سے پہلے حج کی رقم نکالی جائے۔ یہ رقم نکالنے بغیر ترک تقسیم کرنا حرام و
 گناہ ہے۔

⑩ جب حج واجب ہو جائے تو فوراً ادا کرنا (یعنی اسی سال) واجب
 ہے۔ تاخیر کرنا جائز نہیں ہے مرنے والے کی طرف سے بھی
 حج پہلے ہی سال ہونا چاہیے۔

⑪ اگر حج واجب ہو تو عمرہ و زیارات سے پہلے اس کو انجام دینا ہوگا
 عموماً ایک خاندان کے دو یا تین افراد کا عمرہ و زیارات کا خرچ
 ایک واجب حج کے برابر ہوتا ہے۔ اگر سب اپنے اپنے مال سے
 حج کر رہے ہوں تو امکان ہے کہ حج واجب نہ ہو لیکن اگر کوئی
 ایک شخص (مثلاً سربراہ خاندان) سب کا خرچ برداشت کر رہا
 ہو تو زیادہ امکان ہے کہ اس پر خود حج واجب ہو۔ ایسی صورت
 میں بہتر ہے کہ کسی عالم دین یا مسافر سے واقف شخص سے
 رجوع کر لیں۔

⑫ جب کسی میں مذکورہ شرائط پائی جائیں تو اس پر حج واجب ہو
 جائے گا۔ اس واجب حج کو حج اسلام کہتے ہیں۔ اس کی تین تہیں

اسی کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق انجام دیے جائیں۔ اس کے بغیر سائے اعمال خصوصاً حج باطل ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تقلید زندہ مجتہد کی ہو مرد مجتہد خواہ علم و فتویٰ کے اعتبار سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو اس کی تقلید نہیں ہو سکتی۔ تقلید مرد کے لیے بھی ضروری ہے اور عورت کے لیے بھی نہیں حج کو نہ والا اگر تقلید میں نہیں ہے تو اپنے حج کو باطل ہونے سے بچانے کے لیے فوراً تقلید کرے اور پھر پورے عمل کے دوران صرف اس مسئلے یا اس کتاب پر عمل کریں جو اپنے مجتہد کے فتویٰ کی روشنی میں لکھی گئی ہو۔ اس کتاب پر عمل آیت اللہ خوئی و آیت اللہ خمینی (جن کو ہر جگہ رہبر لکھا جائے گا) کے مسائل کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ جہاں دونوں کے مسئلہ یکساں ہیں وہاں بغیر کسی توالے کے اور جہاں اختلاف ہے وہاں دونوں کے ناموں کے توالے سے مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ: جس مجتہد کی ہم تقلید کرتے ہیں اگر کسی مقام پر جتنی رائے زدے بلکہ احتیاط واجب کا لفظ استعمال کرے تو اس مسئلے میں اور صرف اسی مسئلے میں ہم اس کے بعد دوسرے بڑے مجتہد کی رائے پر بھی عمل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں صرف اور صرف اپنے ہی مجتہد کے فتویٰ کی پابندی کرنا

بے خواہ آسان ہو یا مشکل واضح رہے کہ ایسی کتاب پر بھی عمل نہیں کر سکتے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ ہمارے مجتہد کے فتویٰ کے مطابق لکھی گئی ہے یا نہیں خواہ کتاب کسی معتبر شخص یا ادارہ کی ہو۔

④ خمس

اگر کسی پر زکوٰۃ یا خمس واجب ہے تو پہلے ان کو ادا کرنا ہوگا اور نہ حج حرام ہو جائے گا اور اگر اسی مال سے احرام خریدنا جائے تو حج غلطی ہو جائے گا۔ جو حضرات باقاعدگی سے خمس ادا کرتے ہوں ان کے لیے توجیح پر جانے سے قبل خمس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ جنہوں نے اب تک خمس ادا نہیں کیا وہ حج پر جانے سے پہلے جن مجتہد کی تقلید میں ہوں ان کے نمائندے سے رجوع کریں تاکہ اس حیثیت سے بھی حج صحیح ہو سکے۔ اس مسئلے میں تو آئین خصوصی طور پر توجیح ہوں۔

نوٹ: وہ مؤمنین یا مومنات جو اپنے مال سے حج نہیں کر سکتے ہیں بلکہ کوئی اور ان کا خرچ برداشت کر رہا ہے۔ اگر آقا خوئی کی تقلید میں ہوں تو ان پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ اگر رہبر کی تقلید میں ہوں اور

معلوم نہیں ہے کہ خرچ کرنے والا ہم پر جو مال خرچ کر رہا ہے اس میں خمس ہے یا نہیں تو ان کے لیے بھی کوئی ذمہ داری نہیں لیکن اگر یقین ہو کہ ہم پر خرچ کی جانے والی رقم پر خمس واجب ہے جو نہیں دیا گیا تو رہبر کے کسی نمائندے سے رجوع کریں تاکہ حج صحیح ہو سکے۔

⑤ قرأت

حج کا ایک واجب جز نماز طواف ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حج پر جانے والے کی نماز بھی صحیح ہو ناچاہیے۔ اگر یقین یا اطمینان ہو کہ نماز صحیح ہے تب تو خیر اور نہ کسی عالم یا قابل اعتبار دیندار شخص سے اپنی نماز کی تصدیق کروالی جائے۔ خصوصاً الفاطمی کے صحیح انداز سے ادا کیگی۔

اسی طرح تلبیہ (لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ) بھی درست طریقہ سے ادا کرنے کی مشق کرنی جائے۔

نوٹ: واضح رہے کہ پورے حج میں زبان سے پڑھی جانے والی صرف دو چیزیں واجب ہیں:

- ① تلبیہ
 - ② طواف کی نماز
- باقی حج کے کسی عمل کے دوران پڑھنے کی کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

حج کا طریقہ

حج تمتع جو ہندوستان، پاکستان، ایران، اترپردیش، یورپ و امریکہ سے جانے والے صاحبان ایمان پر واجب ہے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں حصے مل کر ایک پورا حج قرار پاتے ہیں اور واجب فریضہ ادا ہوتا ہے۔

اس کے پہلے حصہ میں ایک عمرہ ادا کرنا ہوتا ہے جس کو عمرہ تمتع کہتے ہیں اور پھر دوسرے حصے میں حج ہوتا ہے جسے حج تمتع کہتے ہیں۔ جب یہ دونوں حصے انجام دے لیے جائیں تو حج مکمل ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ اس کے پہلے حصے میں جو عمرہ ہے اور جسے عمرہ تمتع کہتے ہیں یہ اس عمرہ سے بالکل الگ ہے جسے عام طور پر سال کے عام دنوں میں لوگ مکہ جا کر انجام دیتے ہیں۔ یہ عام دنوں میں انجام دیا ہوا بھی عمرہ کہلاتا ہے مگر عمرہ مفردہ ہے جبکہ حج میں پہلے جو عمرہ ہوتا ہے وہ عمرہ تمتع ہے

حج کا طریقہ

مختصر طریقہ:

ماہ شوال سے ۸ ذی الحجہ کے دوران کسی بھی وقت حج کے پہلے حصہ عمرہ تمتع کی نیت کر کے مقررہ مقامات سے احرام باندھ کر نکلیں۔ مکہ میں پہلے حازہ کعبہ کا طواف کریں۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دوڑ کر نماز طواف بجلائیں جس کے بعد صفا و مرہ کے درمیان سعی کریں یعنی سات چکر لگائیں۔ پھر تقصیر (یعنی تھوڑے سے بال کاٹنا) کر کے احرام اتار دیں۔ یہ حج کا پہلا حصہ عمرہ تمتع مکمل ہو گیا۔ اب ۸ ذی الحجہ تک مکہ میں قیام کریں۔ ۸ ذی الحجہ سے حج کا دوسرا حصہ حج تمتع شروع ہو گا۔ پس مکہ میں کسی بھی مقام سے حج تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر ۱۴ میل دور عرفات کے میدان جائیں۔ ۹ ذی الحجہ کو زوال سے غروب تک وہاں قیام کریں غروب کے بعد عرفات سے متصل دوسرے میدان ”مزدلفہ“ میں آئیں۔ یہ رات اور پھر صبح سویر نکلنے تک وہاں قیام کریں (بیمار، ضعیف اور خواتین کے لیے صبح تک ٹھہرنا ضروری نہیں ہے)۔ طلوع آفتاب کے بعد ایک

اور وہ علیحدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ حج ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ پورے حج یعنی دونوں حصوں کے مجموعہ کا نام بھی حج تمتع ہے اور فقط اس کے دوسرے حصے کا نام بھی حج تمتع ہے۔ غلط نہی سے بچنے کے لیے اس کتاب میں پورے حج کو حج تمتع کے بجائے حج اسلام لکھا جائے گا اور صرف دوسرے حصے کو حج تمتع لکھا جائے گا۔

حج کا وقت

واجب حج میں سب سے پہلے حصے میں عمرہ تمتع کرنا ہوتا ہے۔ اس کا ایک خاص وقت ہے یعنی پہل شوال سے ذی الحجہ کی ۹ تاریخ کو دوپہر سے پہلے پہلے کر لینا ہے (جبکہ عام دنوں کا عمرہ یعنی عمرہ مفردہ ۱ سال میں کسی وقت بھی ہو سکتا ہے) جب پہلا حصہ انجام دے لیں تو پھر دوسرے حصے کے شروع ہونے کا انتظار کریں۔ دوسرا حصہ یعنی حج تمتع ۹ ذی الحجہ سے شروع ہو کر ۱۲ یا ۱۳ ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے۔

تیسرے میدان "مٹی" میں آئیں جہاں پہلے بڑے شیطان کو سات کنکر ماریں پھر قربانی کریں اور پھر سرمنڈ وائیں یا تقصیر کریں۔ اس کے بعد دوڑائیں (گیارہویں و بارہویں ذی الحجہ کی) اسی میدان میں بسر کریں اور انہی دو دنوں (گیارہ اور بارہ) کو چھوٹے پھر دربیانی اور پھر بڑے شیطان کو کنکر ماریں۔ اسی دوران یا اگر چاہیں تو اس کے بعد یعنی تیرہ ذی الحجہ یا اس کے بعد) مکہ آکر پہلے کعبہ کا طواف کریں۔ پھر مقام ابراہیم کے نیچے طواف کی نماز پڑھیں پھر صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائیں پھر کعبہ کا ایک اور طواف کریں جو طواف النساء کہلاتا ہے اور اس کے بعد اسی طواف کی دو رکعت نماز ادا کریں۔ اس طرح حج مکمل ہو گیا یہ توجہ کا صرف مختصر طریقہ یا ایک خاکہ ہے۔ اس کے بعد ان مسائل کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

عمرہ تمتع کا طریقہ

اب ہم حج کے پہلے حصہ عمرہ تمتع کے متعلق نسبتاً تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔ عمرہ تمتع میں پانچ چیزوں کا انجام دینا واجب ہے:

- ① ایک خاص مقام سے احرام باندھنا
 - ② خانہ کعبہ کا طواف
 - ③ دو رکعت نماز طواف
 - ④ صفا و مروہ کے درمیان سعی یعنی سات چکر لگانا
 - ⑤ تقصیر یعنی تھوڑے سے بال کاٹ کر احرام اتار لینا
- نظاً ہر یہ اعمال بہت زیادہ محسوس ہوتے ہیں مگر پہلے عمل کے بعد تقیہ اعمال دو سے ڈھالی گھنٹوں میں آرام سے انجام دیے جاسکتے ہیں۔

① میقات سے احرام باندھنا

آجکل کے اعتبار سے یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ کیونکہ مکہ شہر میں داخل ہونے والا (خواہ وہ عمرہ کی نیت سے آئے یا حج کی) احرام باندھے بغیر شہر میں داخل نہیں ہو سکتا اور احرام بھی ہر جگہ سے نہیں باندھا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے چند خاص مقامات مخصوص ہیں جنہیں میقات کہا جاتا ہے۔ خشکی کے راستے سے جانے والے کو تو راستے میں یہ

میقات آتے ہیں لیکن موجودہ زمانے میں چونکہ اکثریت ہوائی جہاز کے ذریعہ براہ راست جہدہ پہنچ جاتی ہے جو میقات نہیں ہے (اور یہی جہدہ سے مکہ کے درمیان کوئی میقات آتا ہے) اسی لیے وہاں سے بغیر سیلابی کے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے حج کا عمرہ کرنے والے کے لیے تین راستے ہیں:

پہلا طریقہ

جہدہ پہنچنے سے تقریباً گھنٹہ یا پون گھنٹہ قبل جہانہ ہی میں نذر کر کے احرام باندھ لیں یا اپنے شہر ہی سے نذر کر کے احرام باندھ سکتے ہیں۔ وہ ہر کے مرقند حالت اختیار میں صرف اس صورت میں عمل کر سکتے ہیں۔ اگر رات کا وقت ہو اور اگر مجبوری ہو تو دن میں بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ رہبر کی توہین مقلدات ہر وقت اس پر عمل کر سکتی ہیں۔

دوسرا طریقہ

یا پھر جہدہ اتر کر قریب ترین میقات جائیں جو جحفہ ہے۔ یہ جہدہ سے تقریباً ۲۲ کلومیٹر ہے۔ وہاں سے احرام باندھ کر مکہ جائیں لیکن اس سفر میں وقت اور فاصلہ اتنا ہی طے کرنا ہو گا جتنی دیر میں مدینہ پہنچا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان کے لیے تو یہ مناسب ہے جن کا کوئی جاننے والا جہدہ میں ہے یا وہ کئی مرتبہ تشریف لائے ہیں۔ ایک نئے آدمی کے لیے جحفہ کو ڈھونڈنا خاصاً مشکل کام ہے۔

تیسرا طریقہ

پہلے مدینہ جائیں اور وہاں کے اعمال و زیارات سے فارغ ہو کر مکہ کی طرف آئیں۔ مدینہ سے نکلنے ہی راستہ میں مسجد شجرہ ہے جو خود ایک میقات ہے۔ وہاں سے احرام پہن لیں اور مکہ آجائیں۔ اس صورت میں نذر کی ضرورت نہیں ہے۔

نذر

نذر کے معنی فاتحہ دلانے یا مٹھائی پر کچھ بڑھ کر تقسیم کرنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ نذر کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں ارادہ کر کے ایک منت مانے اور اس کے یہ الفاظ ادا کرے:

”میں اللہ کے لیے اپنے آپ پر لازم قرار دیتا ہوں کہ اپنے حج اسلام کے عمرہ تمتع / عمرہ مفردہ کا احرام سے باندھوں گا۔“

(خال جگر پر اس مقام کا نام لے جہاں سے احرام باندھنا ہے)۔ اگر عمرہ مفردہ کرنا چاہیں تو نذر میں حج اسلام کا عمرہ تمتع نہ کہیں۔ اس صورت میں جہاز کے سفر کی وجہ سے ایک کفارہ واجب ہو سکتا ہے جس کی تفصیل آگے بیان کی گئی ہے۔ بہر حال پھر جہاز پر پورے سے براہ راست مکر آسکتے ہیں اور کسی بیعتات جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تینوں میں سب سے بہتر صورت یہی ہے۔ اب جو صورت

بھی اہمیت یاز کی جائے اس کے مطابق احرام باندھنا ہوگا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اہم نوٹ

- ① واضح رہے کہ جدہ یا حدیبیہ موجودہ مراجع کے نزدیک احرام باندھنے کا مقام نہیں ہے۔ وہاں سے ہرگز احرام نہ باندھیں عین ممکن ہے کہ اگر کوئی جانتے والا جدہ میں رہتا ہے تو وہ وہیں سے احرام باندھنے کا مشورہ دے یا کسی پرانے مجتہد کی کتاب میں یہ مسئلہ دکھا دے لیکن موجودہ دونوں مجتہدین کرام کا مسئلہ یہی ہے کہ احرام جدہ یا حدیبیہ سے نہیں باندھا جاسکتا اور نہ توجح کے عمرہ کا احرام باندھا جاسکتا ہے اور نہ عام عمرہ کا۔
- یہ مسئلہ پوری ذمہ داری سے تحریر کیا جا رہا ہے۔
- ② عام طور سے حج پر آنے والے تین طرح کے پروگرام بناتے ہیں اور تینوں کا مسئلہ الگ الگ ہے۔

۱۔ کچھ عازم پہلے مدینہ جا کر پھر حج کے لیے مکر آتے ہیں۔ وہ

مدینہ سے احرام باندھ کر آجائیں۔ (طریقہ ۱)

ب۔ کچھ عازم حج پہلے مکر آ کر حج کے بعد مدینہ جانا چاہتے ہیں۔

وہ حج کے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر آجائیں۔ (طریقہ

۲)

ج۔ زیادہ تر پہلے مکر آ کر پھر حج سے پہلے ہی مدینہ جانا چاہتے

ہیں۔ وہ طریقہ ۱ یا ۲ کے مطابق پہلے عام عمرہ یعنی

عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکر آجائیں۔ پھر حسب توجہ

حج سے پہلے مدینہ جائیں اور پھر حج کے عمرہ کی نیت

سے طریقہ ۱ کے مطابق احرام باندھ کر مکر آجائیں۔

③ اگر کسی شخص نے جدہ سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ لیا ہے

وہیں نذر کر کے باندھا تو غلط کام کیا ہے۔ اسے دس بیعتات

جا کر احرام باندھ کر آنا ہوگا۔ یہ ممکن نہ ہو تو جہاں تک

وہاں جا کر احرام باندھے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو کمرہ ہی سے دوبارہ

احرام باندھے۔ پھر جہاد والا احرام غلط ہے۔

④ بحری راستے سے آنے والوں کی بیعتات یلیلم نہیں ہے جہاں

جہاز روکا جاتا ہے اور احرام باندھنے کا اعلان ہوتا ہے۔

بحری راستے سے آنے والے اگر جدہ سے مدینہ جا رہے ہوں

تو احرام باندھے بغیر جدہ پہنچیں اور اگر مکر جا رہے ہوں تو

یہاں سے پہلے ہی جہاز میں نذر کر کے احرام باندھ لیں

اور سایہ کے نیچے مکر کرنے کا کفارہ وطن جا کر دیں۔

⑤ اگر کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے کہ نہ تو بیعتات تک

جاسکتا ہے اور نہ ہی جدہ آنے سے پہلے نذر کر کے احرام

باندھا تھا، مثلاً بیمار پڑ جائے، وقت کی کمی ہو تو اس

مجبوری میں پھر جدہ سے نذر کر کے احرام باندھ لے جس

کا طریقہ یہ ہے:

”میں اللہ کے لیے اپنے آپ پر لازم کرتا ہوں کہ اپنے

عمرہ تمتع کا احرام جدہ سے باندھوں گا۔“

اور پھر احرام باندھ لے۔ ایسے لوگ جب جدہ سے مکر جائیں

تو جہاں سے محدود حرم شروع ہوں وہاں سے دوبارہ نیت

کر لیں۔

احرام

احرام کے وقت تین چیزیں واجب ہیں:

①- دو کپڑے پہننا

②- نیت کرنا

③- تلبیہ کہنا

البتہ جو اشخاص جہاز ہی سے یا اپنے شہر سے احرام باندھ کر آنا چاہتے ہیں ان کے لیے ایک چوتھی بات یعنی نذر کرنا بھی ضروری ہے۔ جو ان تینوں سے پہلے واقع ہوتی ہے۔ جس کا طریقہ سخر یہ کیا جا چکا ہے۔ پھر یہ تین عمل ہوں گے۔ طریقہ درج ذیل ہے:

① احرام کے دو کپڑے پہننا:

احرام میں دو کپڑے پہننا واجب ہے۔ ایک ایسا کپڑا جو کمر سے گھٹنے کو چھپائے، دوسرے ایک چادر جس سے دونوں شانے چھپے رہیں۔ کپڑا اس سے کم نہیں ہونا چاہیے، زیادہ ہو سکتا ہے

یہ مردوں کے لیے واجب ہے۔ عورت کے لیے یہ کپڑے پہننا واجب نہیں ہے۔ وہ چاہے تو اپنے عام لباس کو بھی احرام قرار دے سکتی ہے لیکن بہتر ہے کہ وہ بھی دو کپڑوں کا احرام باندھے۔ ان کپڑوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

① یہ کپڑے بغیر سلفے ہوں (عورت اگر چاہے تو سلفے ہونے کپڑے پہن سکتی ہے)۔

② پاک ہوں

③ خالص ریشم نہ ہو (عورت بھی خالص ریشم نہیں پہن سکتی)۔

④ ایسے جانور کی کھال یا بال کا بنا ہوا نہ ہو جس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

⑤ اتنے باریک نہ ہوں کہ اندر سے جسم نظر آئے۔

نوٹ: اگر احرام باندھنے کے بعد کسی وقت یہ کپڑے نجس ہو جائیں تو فوراً پاک کر لیں یا بدل دیں، البتہ وہ خون جو حالت نماز میں معاف ہے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

البتہ مستحب ہے کہ مکہ پہنچنے تک تلبیہ کو سوتے جاگتے بلندی پر چڑھتے اترتے دہراتے رہیں۔

② احرام باندھنے کے لیے وضو یا غسل ضروری نہیں البتہ غسل کرنا سنت ہے۔

③ وقت احرام کوئی نماز پڑھنا بھی ضروری نہیں البتہ رکعت یا ۲ رکعت نماز بجا لانا سنت ہے اور اگر ادا یا نقصان نماز کے بعد احرام باندھیں تو وہ زیادہ بہتر ہے۔ پھر سنت نماز کی بھی ضرورت نہیں

④ احرام کی چادروں کا ہر وقت پہننا ضروری نہیں انہیں اتارا بھی جاسکتا ہے، بدلا بھی جاسکتا ہے۔ نجس ہو جائیں تو پاک بھی کیا جاسکتا ہے۔

⑤ احرام کی حالت میں اگر کسی پر غسل واجب ہو جائے تو احرام پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ صرف غسل کر کے چادریں بدل لیں یا پاک کر کے انہیں کو دوبارہ پہن لیں۔

⑥ احرام کی حالت میں غیر مسلم ممالک سے آنے والی چڑھے کی

④ نیت کرنا

احرام کے کپڑے پہننے کے بعد نیت کریں:

”میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کے لیے احرام باندھتا ہوں۔
قربتہ الی اللہ“

⑤ تلبیہ کہنا:

نیت کے بعد تلبیہ (لیک) کہنا واجب ہے جو یہ ہے:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ - لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ لَبَّيْكَ - اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ - لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

جن جملوں کے نیچے لائن کیلینچی گئی ہے وہ واجب ہے۔ بقیہ

حصہ مستحب ہے مگر بہتر ہے کہ حتیٰ امکان اسے بھی ادا کریں۔

ان الفاظ کو صحیح عربی تلفظ کے ساتھ ادا کریں۔ اگر خود ادا

نہ کر سکیں تو کسی سے مدد لیں جو ان الفاظ کو ادا کر دے۔ اگر یہ بھی

نہ ہو سکے تو جس طرح ممکن ہو ان کلمات کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نوٹ: ① ان کلمات کو صرف ایک دفعہ کہنا واجب ہے

ہو وہاں صرف نیت و تلبیہ پڑھا جائے۔ واضح رہے کہ احرام کی پابندی احرام کی چادریں پہننے سے شروع نہیں ہوتی بلکہ نیت و تلبیہ کے بعد شروع ہوتی ہیں۔

محرمات

احرام پہننے کے بعد چند چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض ویسے ہی حرام ہیں۔ احرام کی وجہ سے ان کی تائید بڑھ جاتی ہے اور ان میں ۲۱ مرد و عورت دونوں پر حرام ہیں۔ چار چیزیں صرف مردوں پر حرام ہیں اور ایک چیز صرف عورت پر حرام ہے۔

وہ ۲۱ چیزیں جو احرام کی حالت میں مرد و عورت دونوں پر حرام ہیں درج ذیل ہیں:

- ① خشکی کے جانور کا شکار کرنا
- ② اسلحہ ساتھ رکھنا
- ③ عورتوں کے ساتھ ہمبستری

ان چیزوں کے استعمال سے یحییٰ جو کہ میں باندھی جاتی ہیں۔

④ کسی دوسرے کا استعمال شدہ احرام خواہ عمرہ میں استعمال ہوا ہو یا حج میں اس کی اجازت سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

⑤ جس مقام سے احرام پہننا ہے ضروری نہیں کہ احرام کی چادریں وہیں پھنسی جائیں بلکہ سہولت و آسانی کی خاطر اس سے پہلے کے کسی مقام سے بھی پھنسی جاسکتی ہیں۔ البتہ نیت و تلبیہ وہیں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ لیس اگر مدینہ سے واپسی میں مسجد شجرہ سے احرام باندھنا ہے تو مدینہ ہی سے احرام کی چادریں باندھ کر چل سکتے ہیں تاکہ مسجد شجرہ میں صرف نیت و تلبیہ کہنے کی ضرورت رہ جائے اور سامان کھول کر کپڑے تبدیل کرنے وغیرہ کی زحمت نہ ہو۔ اسی طرح اگر جہاز میں احرام باندھنا ہے تو سامان وغیرہ کھولنے کی زحمت سے بچنے کی خاطر جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام کی چادریں پھنسی جاسکتی ہیں تاکہ دوران سفر جہان سے احرام باندھنا

⑱ ہبھوٹ ہونا، گالیاں دینا وغیرہ۔

⑲ جدال۔ یعنی وائڈ بانڈ یا اسی طرح کے دوسرے الفاظ سے قسم کھانا۔

⑳ وائٹ اکھاڑنا۔

㉑ حرم سے گھاس وغیرہ اکھاڑنا۔

وہ چار چیزیں جو حالت احرام میں صرف مرد پر حرام ہیں عورت کے لیے جائز ہیں:

- ① سر چھسانا۔
- ② بند چھت والی سواری میں سفر کرنا (البتہ رہبر نے رات کو اجازت دی ہے)۔
- ③ ایسی چیز پہننا جو پاؤں کے اوپر کے حصے کو مکمل چھپا لے مثلاً جراب موزہ وغیرہ۔
- ④ سیلا ہوا کپڑا پہننا۔

اسی طرح ایک چیز ایسی ہے جو حالت احرام میں صرف عورت پر حرام ہے مرد کے لیے جائز ہے۔ یعنی اپنے چہرے کو

② عورتوں کے ساتھ بوس و کنار۔

③ عورت کے جسم کو لذت کے ارادہ سے مس کرنا۔

④ اجنبی عورت پر شہوت سے نگاہ کرنا۔

⑤ استمناء کرنا (یعنی خود کسی طریقے سے منی نکالنا)

⑥ نکاح کرنا یا پڑھنا۔

⑦ خوشبو استعمال کرنا۔

⑧ مسرمد لگانا۔

⑨ آئینہ دیکھنا۔

⑩ تیل ملنا۔

⑪ بدن سے بال اکھاڑنا۔

⑫ ناخن کاٹنا۔

⑬ جسم سے خون نکالنا۔

⑭ کسی چیز کو زینت کے ارادہ سے استعمال کرنا خواہ وہ

گھڑی یا انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔

⑮ جسم پر پائے جانے والے کپڑے یا جوں وغیرہ مارنا۔

کپڑے سے چھپانا۔

نوٹ: ① یہ تمام چیزیں حالت احرام میں حرام ہیں۔ ان میں سے کچھ کے انجام دینے سے گناہ اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں اور کچھ کے انجام دینے سے کفارہ تو واجب نہیں ہوتا ہے البتہ صرف گناہ ہوتا ہے۔ جس کے لیے استغفار واجب ہے۔

② جب کفارہ واجب ہو جائے تو اسے مکہ میں دینا چاہیے۔ مگر چونکہ آج کل وہاں یہ عمل بہت مشکل ہے اس لیے وطن والیں بیچ کر بھی دیا جاسکتا ہے۔

③ کفاروں کی تفصیلات اس مختصر رسالے میں لکھنے کی گنجائش نہیں، اس لئے علمائے دین یا مفصل کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔ البتہ ایک چیز کا ذکر اہم ہونے کی وجہ سے ضروری ہے۔

● وہ بیک مردوں کے لیے احرام باندھنے کے بعد ایسی سواری میں سفر کرنا جائز نہیں جس پر چھپرہ ہو۔ جیسا کہ حرام چیزوں

میں ۲۱ میں ذکر ہوا۔ اگر ایسی گاڑی میں سفر کیا تو اس کا کفارہ دینا ہوگا لیکن اس کی وجہ سے عمرہ یا حج پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ صرف رہنے رات کو بند گاڑی میں سفر کی اجازت دی ہے۔ واضح رہے کہ یہ مسکن صرف مردوں کے لیے ہے۔ عورتیں یا بچے تمام علماء کے نزدیک بند گاڑی میں سفر کر سکتے ہیں خواہ رات ہو یا دن۔

● اگر کبھی ایک احرام کے دوران خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ تمتع کا یا عمرہ مفروہ کا ایک سے زائد مرتبہ بند گاڑی میں سفر کرنا پڑے مثلاً جو لوگ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں انہیں جدہ ایئر پورٹ پر اتر کر مکہ آنے کے لیے پھر بند بس یا ٹیکسی میں سفر کرنا ہوگا تو کفارہ صرف ایک ہی دینا ہوگا۔

● اس مجبوری کا کفارہ ایک دنیا یا بکر ہے جس کا گوشت ایسے مستحقین میں تقسیم کرنا ہوگا جو غریب بھی ہو اور شیعہ بھی۔ ایسے اداروں مثلاً دینی مدارس و یتیم خانوں کو بھی یہ گوشت یا بکرا دیا جاسکتا ہے جس میں سارے مستحقین ہوں۔ واضح

رہے کہ جانور کا گوشت ہی تقسیم کرنا ہوگا۔ رقم تقسیم کرنے سے ذمہ داری پوری نہ ہوگی۔ البتہ کسی ایسے قابل بھروسہ شخص کو روپے دیے جاسکتے ہیں جس پر مکمل یقین ہو کہ وہ اس سے جانور ذبح کرے اور اس کا گوشت مستحقین کو پہنچا دے گا۔

● کفارہ دینے کی کوئی مدت نہیں ہے۔ البتہ جتنا جلد دے دیں بہتر ہے۔

② خانہ کعبہ کا طواف

احرام کے مرحلے سے فارغ ہونے کے بعد اب مکہ اگر باقی اعمال انجام دینا واجب ہے۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد چاہیں تو سب سے پہلے عمرہ مکمل کر لیں اور چاہیں تو پہلے آرام کر لیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے رات کو آرام کر کے کچھ دیر آرام کر لیا جائے۔ اس کے بعد عمرہ کے باقی چھ اعمال انجام دینا ہیں جو دو سے ڈھائی گھنٹہ میں آرام سے مکمل ہو جائیں گے۔ ان میں سب سے پہلے

طواف کو انجام دینا ہے۔ مسجد الحرام کے کسی بھی دروازہ سے داخل ہو کر خانہ کعبہ کے قریب پہنچیں اور طواف (یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا) انجام دیں۔ طواف شروع کرنے سے قبل پانچ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

① نیت

اس کی کیفیت یہ ہے کہ:
”میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کے لیے طواف بجا لاتا ہوں۔ قریبہ الی اللہ“

② وضو یا غسل انجام دے کر طواف کیا جائے۔

③ جسم و لباس کو ہر نجاست سے پاک ہونا چاہیے۔

④ حالت طواف میں مردوں کے لیے شرمگاہ کا چھپا رہنا واجب ہے۔ عورتوں کے لیے اتنا لباس پہننا ضروری ہے جتنا نماز میں پہنا جاتا ہے خصوصاً ہاتھ، تھیلی تک چھپے رہیں۔

⑤ اگر مرد طواف کرے تو واجب ہے کہ اس کا ہاتھ ہو چکا ہو طواف شروع کرنے سے پہلے اوپر ذکر کی گئی باتوں

باتوں کا خیال کر لیں۔ اس کے بعد طواف شروع کریں اور طواف کے دوران آٹھ باتوں پر عمل کرنا واجب ہے۔

① خانہ کعبہ کے گرد سات مکمل چکر لگائیں نہ سات سے کم ہوں نہ زیادہ۔

② پورے سات چکر پے درپے لگائے جائیں یعنی ان چکروں کے درمیان اتنا وقفہ نہ ہو کہ وہ ایک طواف نہ کہلائے

③ ہر چکر حجرِ اسود کے پاس سے اس طرح شروع ہو کہ پورا حجرِ اسود شامل ہو جائے۔

④ ہر چکر حجرِ اسود کے پاس ختم ہو۔ آخری چکر میں حجرِ اسود سے احتیاطاً تھوڑا آگے بڑھ جائیں مگر اس کو طواف کا جزو نہ سمجھیں۔

⑤ پورے طواف کے دوران خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی جانب ہو۔ اگر کسی وقت بھیڑ کی وجہ سے یا ارکان کو بوسہ دینے کی وجہ سے رخ پھر گیا اور خانہ کعبہ سامنے یا پشت یا سیدھے ہاتھ کی جانب ہو گیا تو اتنا حصہ طواف

میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ واجب ہے کہ جہاں سے رخ پھرتا تھا واپس وہاں جا کر پھر اس مقام سے چکر پورا کریں۔ البتہ دائیں بائیں یا پشت کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

⑥ خانہ کعبہ اور مقامِ ابراہیم کے درمیان پُر ۲۶ ہاتھ کا فاصلہ ہے۔ پس حالتِ اختیار میں جب طواف کیا جائے تو خانہ کعبہ سے پُر ۲۶ ہاتھ کے فاصلے کے اندر اندر کیا جائے۔

اس سے زیادہ فاصلے سے طواف نہ کیا جائے اور یہ فاصلہ بھی اس طرف جہاں حجرِ اسماعیل موجود ہے صرف پُر ۶ ہاتھ ہے۔ پس وہاں طواف صرف پُر ۶ ہاتھ کے فاصلے

میں انجام دیا جائے۔ البتہ آگے تھوڑی کے نزدیک حالتِ اختیار میں بھی اس فاصلے سے زیادہ دور ہٹ کر طواف صحیح ہے۔ مگر بہتر ہے کہ اسی فاصلے میں

رہا جائے۔

طواف کرتے وقت جب حجرِ اسماعیل دیکھے ایک چھوٹی

گول دیوار سے ظاہر کیا گیا ہے) کے پاس سے گزریں تو اس کو بھی طواف میں شامل کر لیں یعنی اس کے

اور خانہ کعبہ کے درمیان سے نہ گزریں بلکہ اس طرح طواف کریں کہ حجرِ اسماعیل بھی بائیں جانب رہے اور اس کے گرد بھی طواف ہو جائے۔

⑧ طواف کی حالت میں کعبہ کے اندر جانا یا شازوان کے اوپر چلنا یا کعبہ کی دیوار کی بنیاد پر چلنا جائز نہیں ہے۔ جب ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے کعبہ کے

گرد سات چکر لگائے تو طواف مکمل ہو گیا۔

نوٹ: (۱) طواف کے دوران کچھ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ بالکل خاموشی سے بھی طواف ہو سکتا ہے بلکہ گفتگو بھی کی جا سکتی ہے۔ مگر چڑھت چاہیں تو کوئی بھی دعایا درود پڑھا جا سکتا ہے۔

(بے) ہر چکر کے بعد حجرِ اسود کے قریب آکر دیکھنا اس کی

طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر بسم اللہ واللہ اکبر کا ضروری نہیں

ہے۔ اگر کہنا چاہیں تو خیال رہے کہ بائیں کندھا خانہ کعبہ کی طرف سے ہٹنے نہ پائے ورنہ طواف غلط ہو سکتا ہے۔ یعنی بجائے پورا رخ پھیر کر سیدھے کعبہ کی طرف کرنے کے صرف چہرہ موڑ کر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ دیا جائے۔

③ نمازِ طواف

طواف کے فوراً بعد ۲ رکعت طواف کی نماز پڑھنا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

① یہ نماز بالکل ہماری صبح کی نماز کے طریقے سے پڑھی جائے گی اور صبح ہی کی طرح اس میں دو رکعتیں ہوں گی۔

② اس کی نیت یہ ہوگی: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَجْعَلْ لِّیْ فِیْہِ رَکْعَتَیْ طَوَافِیْ حَرَامِہٖ وَتَقَبَّلْہُمْ لِحَقِّہُمْ وَتَقَبَّلْہُمْ لِحَقِّہُمْ وَتَقَبَّلْہُمْ لِحَقِّہُمْ"۔

③ یہ مقامِ ابراہیم کے بالکل پیچھے پڑھنا واجب ہے اگر وہاں ممکن نہ ہو تو اس کے دائیں بائیں جانب ہاں ممکن نہ ہو تو پیچھے ہٹ کر پڑھی جائے مگر جس حد تک ممکن ہو مقامِ ابراہیم کے ختمے قریب پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔

- ۴) اس نماز سے پہلے اذان اقامت نہیں ہے۔
 ۵) جو پھر مسجد الحرام کے صحن میں لگا ہے اس پر سجدہ صحیح ہے
 اس لیے اس نماز کے دوران سجدہ گاہ یا مہر رکھنے کی ضرورت
 نہیں بلکہ مسجد الحرام کے فرش پر ہی سجدہ کیا جائے۔
 ۶) باقی اس کی وہی تمام شرائط ہیں جو عام واجب نمازوں کی ہیں۔

۳) سعی

طواف کی نماز کے بعد اب عمرہ تمتع میں چوتھا واجب کام
 سعی انجام دینا ہے۔ یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔
 اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال کریں۔

- ① نیت: جو یوں کی جائے گی:
 ”میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کے لیے سعی کرتا ہوں۔
 قرینۃ الی اللہ“
 ۲) صفا سے چکر لگانا شروع کریں اور مروہ پر ختم کریں۔
 ۳) سات چکر لگائیں جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ پہلے صفا

سے مروہ گئے یہ ایک چکر ہو گیا۔ پھر مروہ سے صفا کی جانب واپس
 آئے یہ دوسرا چکر ہو گیا۔ پھر صفا سے مروہ کی جانب چلے یہ تیسرا چکر
 ہو گیا۔ اس طرح جب سات چکر لگائیں گے تو اختتام مروہ پر ہو گا۔
 گویا جانا اور آنا دو چکر شمار ہوں گے۔

- ② چکر لگاتے وقت رخ سامنے کی جانب ہو یعنی جب صفا
 سے مروہ کی جانب چلیں تو رخ مروہ کی جانب ہو اور جب
 مروہ سے صفا کی جانب آئیں تو رخ صفا کی جانب ہو پس
 الٹا چلنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ دائیں یا بائیں یا پیچھے کی طرف
 صرف مڑ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ سبب سامنے کی طرف ہو۔
 نوٹ: • سعی پیدل بھی ہو سکتی ہے سواری میں بھی، وڈر کر
 بھی ہو سکتی ہے اور آہستہ آہستہ چل کر بھی • ہر چکر کے اختتام
 مروہ یا صفا پر تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دوران چکر
 درمیان میں بھی مختصر وقت کے لیے بیٹھا جا سکتا ہے • اس میں
 وضو ہونا یا جسم و لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے البتہ ان امور کا
 خیال رکھنا بہتر ہے پس اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا تب بھی وہ سعی انجام

دے سکتے۔

حلق یا تقصیر

اب عمرہ تمتع کا یا نچوال عمل انجام دینا ہے جب صفا مروہ
 کے درمیان سات چکر لگالیے تو سعی ہو گئی۔ اس وقت انسان
 مروہ پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد تقصیر کروانا ہے یعنی سر یا دارٹھی یا
 مونچھ کے تھوڑے سے بال یا کچھ ناخن کٹوائیں۔ اس کی نیت یہ ہے:
 ”حج اسلام کے عمرہ تمتع کے احرام سے فارغ ہونے
 کے لیے تقصیر کرتا ہوں۔ قرینۃ الی اللہ“

اس میں خیال رہے کہ حلق یا تقصیر یا تو خود انجام دیں یا
 کسی ایسے شخص سے مدد لے جو بغیر احرام کے ہو یا اس کا احرام
 اتر گیا ہو۔ جو خود حالت احرام میں ہو اور اس نے تقصیر نہیں کی
 وہ دوسروں کی تقصیر یا حلق نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر یہ غلطی ہو گئی
 تو حلق یا تقصیر صحیح رہے گی اور احرام اتر جائے گا۔
 تقصیر کے بعد اب احرام اتار دیا جائے اور وہ تمام

چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں پھر حلال ہو جاتی ہیں۔
 البتہ تین باتوں کا خیال کرنا ضروری ہے:

- ① جب تک حج مکمل نہ ہو جائے سر منڈوانا جائز نہیں ہے۔
 ② بغیر ضرورت کے حج کا احرام پہننے تک مکہ سے باہر نہ جائیں
 یہاں تک کہ جہ یا عرفات و منیٰ کی زیارت کے لیے
 بھی نہ جائیں۔
 ③ اب حج مکمل ہونے تک کوئی عمرہ مفردہ نہیں کر سکتے۔

مکہ میں کیا کریں

اس کے ساتھ ہی عمرہ تمتع مکمل ہو گیا یعنی آپ نے حج
 کے پہلے حصہ کو انجام دے دیا اور اب ۸ روزی الحجہ سے حج کا
 دوسرا حصہ شروع ہو گا۔ اسی دوران آپ کو مکہ میں ہی قیام
 کرنا ہو گا۔ کوشش کریں کہ جتنا عرصہ مکہ میں قیام رہے زیادہ
 سے زیادہ وقت مسجد الحرام میں گزارا جائے اور حتی الامکان
 عبادات انجام دی جائیں اور درج ذیل امور کا زیادہ خیال رکھیں:

- ① زیادہ سے زیادہ طواف کریں۔ طواف کا مطلب ہے اپنے عام لباس میں کعبہ کے سات پکر گانا۔ اس کا طریقہ وہی ہوگا جو عمرے کے طواف میں گزارا ہے۔ اس کے بعد سعی اور سر کے بال نہیں کاٹے جاتے۔ یہ طواف عزیز و اقارب، دوست، رشتہ دار زندہ ہوں یا مردہ سب کی طرف سے ہو سکتے ہیں۔ بس جس کی طرف سے طواف ہے، نیت میں اس کا نام یا رشتہ لیں مثلاً میں اپنے والدین کا طواف کرتا ہوں۔ قرینۃ الی اللہ مکہ میں طواف سب سے افضل عبادت ہے۔
- ② ساری ادا نمازیں مسجد الحرام میں پڑھیں۔ قننا بھی۔ جتنی ممکن ہو سکے اسی مسجد میں پڑھیں کیونکہ اس کی ایک نماز کا ثواب اس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔
- ③ جتنا ممکن ہو تلاوت قرآن کریں۔ ایک قرآن ختم کر سکیں تو بہت بہتر ہے۔
- ④ کعبہ کی صرف زیارت کرنا بھی ثواب رکھتا ہے۔ اس لیے

جب تھکن زیادہ ہو اور نماز و طواف کی ہمت نہ ہو تو فرش پر بیٹھ کر خانہ خالی خانہ کعبہ کی زیارت کریں۔

مکہ میں جو مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کریں۔ خصوصاً رسول اکرمؐ کی ولادت گاہ، بیت خدیجہ، غار حرا، غار ثور اور جنت المعلیٰ کا قبرستان۔

جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوطالبؓ، حضرت آمنہؓ، حضرت عبدمنافؓ اور رسول اکرمؐ کے مفسر زند حضرت قائمؑ کی قبریں ہیں۔ اس قبرستان کی زیارت کریں اور اپنے ساتھ زیارت کی کتاب لے جائیں اور زیارت پڑھیں۔ نیز بے شمار مومنین بھی یہاں دفن ہیں۔ ان کی زیارت پڑھیں اور ایصال ثواب کے لیے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کریں۔

حج تمتع

- اب آپ کے واجب حج کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے جو حج تمتع کہلاتا ہے۔ اس میں ۱۳ چیزیں واجب ہیں:
- ① احرام باندھنا۔
 - ② عرفات میں ۹ ذی الحجۃ کو ظہر سے غروب تک ٹھہرنا۔
 - ③ شعر الحرام (مزدلف) میں شب عید ٹھہرنا۔
 - ④ عید کے دن منیٰ آکر بڑے شیطان کو نکریاں مارنا۔
 - ⑤ عید کے دن منیٰ میں قربانی کرنا۔
 - ⑥ اس کے بعد سر منڈوانا یا تقصیر کرانا۔
 - ⑦ حج کا طواف کرنا۔
 - ⑧ طواف کی نماز پڑھنا۔
 - ⑨ سعی۔
 - ⑩ طواف النسا کرنا۔

طواف النسا کی ۲ رکعت نماز

گیارہویں بار ہویں کی رات منیٰ میں ٹھہرنا۔

گیارہویں بار ہویں کے دن تینوں شیطانوں کو

نکریاں مارنا۔

ان چیزوں کو مکمل طور پر انجام دینے کے بعد آپ

کا حج مکمل ہو گیا۔ ان کی تفصیلات علمائے دین سے دریافت

کریں یا بڑی کتابوں کی جانب رجوع کریں۔ البتہ مختصر تذکرہ

درج ذیل ہے۔

① احرام باندھنا:

حج تمتع کے لیے اب جو احرام باندھا جائے گا یہ مکہ معظمہ میں

کسی بھی مقام سے باندھا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے مکان سے

بھی باندھا جاسکتا ہے۔ اس میں بھی وہی تین باتیں ضروری

ہیں جن کا تذکرہ عمرہ کے احکام میں کیا گیا یعنی:

(۱) دو کپڑے ہونا چاہیے (۲) نیت:

حج تمتع کے لیے احرام باندھنا ہوں قریش الی اللہ (۳) تلبیہ:

صبح عربوں میں یہ جملہ کہنا: **لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ**
لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
 اس کے بعد وہی ۲۵ باتیں حرام ہو جائیں گی جن کا تذکرہ
 کیا جا چکا ہے۔ دیکھیے ص ۲۴ ناصلاً یہ احرام ۸ ذی الحجہ کو باندھنا بہتر ہے۔

(۲) عرفات میں ٹھہرنا:
 مکہ سے تقریباً ۱۳۰ میل کے ناصطے پر واقع ایک ڈاڑی
 ہے جو عرفات کہلاتی ہے۔ اگرچہ اس میں ۹ ذی الحجہ کو ظہر
 سے غروب تک ٹھہرنا واجب اور حج کا دوسرا کام ہے لیکن
 عام طور پر حاجی حضرات ۸ ذی الحجہ کو مکہ سے احرام باندھ کر
 اسی تاریخ کو عرفات چلے آتے ہیں اور رات وہیں گزارتے
 ہیں اور ۹ تاریخ کو صبح ہی سے اس میدان میں موجود ہوتے
 ہیں۔ عرفات میں ٹھہرنے کی دو شرائط ہیں:
 (۱) زوال آفتاب کے وقت نیت کریں: میں
 حج تمتع کے لیے ظہر سے غروب تک عرفات میں ٹھہرتا ہوں۔

قربۃ الی اللہ۔ (۲) زوال آفتاب سے غروب
 آفتاب تک میدان عرفات میں ہی رہیں۔

نوٹ: صرف رہنا واجب ہے باقی اور کوئی کام
 واجب نہیں۔ یعنی چاہے اپنے خیمہ میں بیٹھیں یا لیٹیں کہیں
 کھڑے رہیں یا پیدل میدان عرفات ہی میں ہٹلیں۔ پورا وقت
 خاموشی میں گزاریں یا باتیں کریں سب جائز ہے البتہ مستحب
 ہے کہ سارا وقت دعاؤں میں صرف کریں

(۳) مشعر الحرام میں ٹھہرنا:
 عرفات میں ۹ تاریخ کو غروب تک ٹھہرنے کے
 بعد اب وہاں سے مشعر الحرام (مزولفہ) میں پہنچنا ہے یہاں
 اصل میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے
 لیکن احتیاط یہ ہے کہ عرفات سے مشعر پہنچنے کے بعد پوری
 رات (جو عید کی رات ہوگی) وہیں گزار دیں یہاں ٹھہرنے
 میں بھی دو شرائط ہیں:
 (۱) صبح صادق سے پہلے نیت کریں: "میں

حج تمتع کے لیے مشعر الحرام میں صبح صادق سے طلوع آفتاب
 تک ٹھہرتا ہوں۔ قربۃ الی اللہ"

(۲) صبح صادق سے سورج نکلنے تک مزولفہ
 کے میدان میں رہیں۔

نوٹ: (۱) سورج نکلنے سے پہلے یہاں
 سے نکلنا حرام ہے البتہ عرفات کی طرح آپ کی مرضی ہے
 کہ مشعر الحرام میں یہ وقت جس طرح بھی گزاریں۔

(۲) یہاں قیام کے دوران رمی الجمرات
 (شیطانوں پر کنکریاں مارنا) کے لیے اسی میدان سے کنکر
 چننا مستحب ہے۔

(۳) عورتیں بوڑھے اور بیمار اگر ان کے لیے
 ٹھہرنے میں سختی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے بھی مشعر الحرام
 سے نکل سکتے ہیں۔

مخفی کی طرف روانگی: مشعر الحرام میں طلوع
 آفتاب تک ٹھہرنے کے بعد سورج نکلنے ہی اب منی کے

میدان کی جانب روانہ ہو جائیں جہاں جا کر اسی دن (جو عید
 قربان کا دن ہوگا) تین واجبات انجام دینا ہیں۔

(۲) کنکریاں مارنا:
 عید کی صبح منی پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (بڑے
 شیطان) کو سات کنکریاں مارنا ہیں۔ اس میں درج ذیل
 باتوں کا خیال رکھیں:

(۱) نیت: "حج تمتع کے لیے جمرہ عقبہ کو سات
 کنکریاں مارتا ہوں قربۃ الی اللہ"

(۲) یہ کنکریاں حرم سے اٹھالی گئی ہوں لیکن
 بہتر ہے کہ مشعر الحرام سے لی گئی ہوں جو حرم ہی کا ایک حصہ ہے۔

(۳) ہر کنکری نئی ہو یعنی اس سے پہلے کسی نے
 اس کو کنکریاں مارنے میں استعمال نہ کیا ہو۔

(۴) غصبی نہ ہو یعنی کسی دوسرے کی کنکری بے
 اس کی اجازت کے استعمال نہیں کی جاسکتی۔

(۵) ۱۰ تاریخ کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب

نک کسی بھی وقت مار سکتے ہیں۔

(۶) کنکریاں ماری جائیں پس اگر کسی نے بجا کر شیطان پر رکھ دیں تو کافی نہیں۔

(۷) کنکری شیطان تک پہنچ جائے اگر ماری اور نہیں پہنچی تو وہ گنتی میں نہ آئے گی۔

(۸) سات کنکریاں ماری جائیں اس سے کم نہ ہوں۔

(۹) کنکریاں ایک ایک کر کے ماری جائیں ایک ساتھ کئی کنکریاں نہ پھینکی جائیں۔

(۱۰) ماری ہوئی کنکری جمرہ (شیطان) تک پہنچ جائے اور بغیر کسی چیز سے ٹکرائے پہنچے۔
نوٹ :-

(۱) جس کے لیے کسی مجبوری سے کنکریاں پھینکنا ناممکن یا بہت مشکل ہو وہ اپنی جگہ کسی دوسرے کو اپنا نائب بنا کر اس سے اپنی جانب سے کنکریاں پھینکاوا سکتا ہے۔

(۲) تاریخ کو صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا ہیں دوسرے دو شیطانوں کو نہیں۔

(۳) عورتوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا

چاہیے کہ وہ اپنے کنکر خود ماریں۔ ارذی الحجۃ کو بھی اور

۱۱ ذی الحجۃ کو بھی۔ شوہر، بیٹے، بھائی یا کسی دوسرے کو نائب

بنا کر بھیج دینا غلط ہے۔ البتہ اگر نجوم کی وجہ سے دن کو کنکر

مارنا ممکن نہ ہو تو رات کو ماریں لیکن حتی الامکان یہ فریضہ

خود ادا کرنا ہے۔

(۴) خول کے نزدیک احتیاط واجب ہے

کہ کنکر اوپر کے حصے سے نہ مارے جائیں۔ حینی اجازت دیتے ہیں

منیٰ میں عید کے دن کنکریاں مارنے کے بعد اب

دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ قربانی کریں۔ جس جانور کی قربانی

کریں اس میں درج ذیل شرائط ہوں۔

(۱) قربانی اونٹ، گائے یا بھیڑ بکری میں

سے کسی کی بھی کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ دوسرے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے البتہ زرد ماوہ دونوں کی قربانی جائز۔

(۲) اونٹ ہے تو چھٹے سال میں داخل ہو

چکا ہو۔ گائے و بکری دو سال مکمل کر کے تیسرے میں داخل

ہو چکی ہو۔ بھیڑ ہے تو سات ماہ مکمل کر کے آٹھویں میں

داخل ہو چکی ہو مگر احتیاط یہ ہے کہ ایک سال مکمل کر کے

دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

(۳) بہت بوڑھا نہ ہو۔

(۴) صبح و سالم ہو پس بیمار، خسی، کانا،

لنگڑا یا ایسا نہ ہو جس میں کوئی اور نقص ہو۔

قربانی کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال

رکھیں :-

(۱) شیطان کو کنکر مارنے کے بعد قربانی ل جائے

(۲) نیت: " حج تمتع کے لیے قربانی کرتا ہوں

تربۃ الی اللہ۔ "

(۳) ہر شخص کی طرف سے الگ الگ ہونا

چاہیے یعنی یہ جائز نہیں کہ ایک قربانی میں کئی آدمی شریک ہو

نوٹ :- (۱) ضروری نہیں کہ قربانی اپنے

ہاتھوں سے ذبح کریں بلکہ کسی اور سے بھی کرائی جاسکتی ہے

اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ خود بھی نیت کرے اور

جس کو نائب بنایا ہے وہ بھی نیت کرے۔

(۲) آقائے حینی کے نزدیک اگر کسی اور سے

قربانی کروائیں تو اس کا بارہ امامی شیعہ ہونا ضروری ہے

قربان گاہ میں موجود قصاب کو اجرت دے کر جو قربانی

کروائی جاتی ہے اگر وہ غیر شیعہ ہے تو پس غلط ہے اور دوبارہ

کرنا پڑے گی۔ البتہ دوسرے مجتہدوں کے نزدیک قربانی

صحیح ہے۔ صرف مسلمان ہونا کافی ہے۔

(۳) آقائے الحنفی کے نزدیک احتیاط واجب

ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں۔ ایک اپنے لیے جو خود

کھائیں دوسرا مومنوں کے لیے تیسرا غرابار کے لیے لیکن وہ ہر

کے نزدیک یہ تقسیم ضروری نہیں۔ احتیاط واجب کی وجہ سے خوئی کا مفقود اس مسئلہ میں خمینی کی طرف رجوع کر سکتا ہے اور بغیر تقسیم کے سارا گوشت وہیں چھوڑ کے آسکتا ہے۔

۴) قربانی حتی الامکان منیٰ میں ہو حکومت نے نئی قربان گاہ منیٰ سے باہر بنوائی ہے۔ اگر منیٰ کی حدود میں کوئی قربان گاہ مل جائے یا کسی اور طریقے سے منیٰ میں قربانی کر سکیں تو اسی میں قربانی واجب ہے اور باہر والی قربان گاہ میں غلط ہے۔ اگر منیٰ میں قربانی ممکن نہ ہو تو باہر والی قربان گاہ میں قربانی صحیح ہے یا اگر کوئی معتبر شخص گواہی دے کہ موجودہ قربان گاہ منیٰ میں ہے تو اسی میں قربانی صحیح ہے۔

۵) بنک کے ذریعہ قربانی غلط ہے

۶) سرمنڈوانا یا تقصیر:

اب منیٰ میں بقیعہ کے دن موجود حاجی کا تقصیر فیضہ یہ ہے کہ قربانی کے بعد سرمنڈوانا یا تقصیر کروائیں (یعنی سر یا داڑھی یا مونچھ کے چند بال یا کچھ ناخن کٹوائیں) اس میں ہر حاجی کو اختیار ہے۔ البتہ دو گروہوں کو یہ اختیار نہیں ہے۔

عورتیں: ان کے لیے سرمنڈوانا جائز نہیں ہے بلکہ یہ تقصیر ہی کروائیں گی۔

جو پہلی دفعہ حج کر رہا ہے اس کے لیے احتیاط کے قریب یہی ہے کہ سرمنڈوانے۔ اگرچہ خوئی اس کو بھی اختیار دیتے ہیں۔ بہر حال چاہے سرمنڈوانے یا تقصیر کروائیں اس میں نیت ضروری ہے جو یہ ہے: جو سرمنڈوانے: حج تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے حلق بجالانا ہوں، قربتہ الی اللہ۔

جو تقصیر کروائے: حج تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر بجالانا ہوں، قربتہ الی اللہ۔

نوٹ: یہاں ایک بڑی غلطی کی جاتی ہے۔ تفصیل آخر میں دیکھیں۔ حلق (سرمنڈوانا) یا تقصیر کے بعد اب منیٰ کے جو تین واجبات ہیں ختم ہو گئے اور اب حاجی احرام سے فارغ ہو گئے یعنی واپس خیمہ میں آکر احرام اتار دیں اور وہ تمام پابندیاں جو احرام کی وجہ سے نہیں ختم ہو گئیں اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام نہیں دوبارہ حلال ہو گئیں سوائے تین کے یعنی خوشبو، میوے اور شکر کے۔ یہ تینوں ابھی حرام ہی رہیں گی۔

اعمال مکہ مکرمہ

اب جو پانچ اعمال بیان کیے جا رہے ہیں یعنی:

۷۔ طواف کعبہ ۸۔ نماز طواف ۹۔ سعی

۱۰۔ طواف النصار ۱۱۔ نماز طواف النصار

یہ پانچوں اعمال ۱۰ تاریخ کو منیٰ کے تینوں واجبات کے بعد انجام دیے جائیں گے۔ چاہے تو اسی دن مکہ آپس جا کر (کیونکہ یہ پانچوں اعمال مکہ ہی میں انجام دیے جاسکتے ہیں) ان کو انجام دے دیں۔ مگر شام کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ واپس پہنچنا ہے۔ کیونکہ گیارہویں شب اور بارہویں شب کو غروب آفتاب سے منیٰ میں رہ کر رات گزارنا واجب ہے۔ پس اگر منیٰ کے تینوں واجبات کے بعد اتنا وقت ہو کہ مکہ جا کر ان پانچوں اعمال کو انجام دے کر غروب آفتاب تک منیٰ پہنچ جائیں تو بہتر ہے کہ واپس مکہ جا کر انہیں انجام دیں اور اگر اتنا وقت نہ ہو یا انسان نہ چاہے تو یہ واجبات گیارہ تاریخ کو منیٰ سے جا کر بھی انجام دے سکتا ہے مگر پھر یہ شرط ہے

کہ غروب سے پہلے آجائے اور اگر نہ چاہے تو بارہ تاریخ کو بھی جا کر انجام دیے جاسکتے ہیں بلکہ ذی الحجہ کے پورے مہینے میں ان پانچوں اعمال کو انجام دیا جاسکتا ہے۔

۷) طواف کعبہ:

اور پورے نوٹ کی روشنی میں انسان جب چاہے مکہ آکر طواف انجام دے۔ اس کی نیت یہ ہوگی۔

”میں حج تمتع کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہوں۔

قربتہ الی اللہ۔ اس کی تمام شرائط (نیت کو چھوڑ کر) وہی ہوں گی جو عمرہ تمتع کی گفتگو میں بیان کی گئیں اور بالکل وہی طریقہ ہوگا۔

۸) نماز طواف صحیح:

طواف کے بعد مقام ابراہیم پر اس کی دو رکعت نماز

انجام دینا ہوگی اس کی شرائط و طریقہ بھی بالکل وہی ہے جو

عمرہ تمتع کے تذکرہ میں بیان کیا گیا۔ صرف نیت یہ ہوگی:

”میں حج تمتع کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھتا ہوں

قربتہ الی اللہ“

۹ سحی :

نماز طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی (سات چکر لگانا) انجام دیں۔ اس کا طریقہ و شرائط بالکل وہی ہیں جو عمرہ تمتع کے ذکر میں بیان کیا گیا۔ صرت نیت یہ ہوگی :
” میں حج تمتع کے لیے سعی کرتا ہوں قرینۃ الی اللہ“

۱۰ طواف النساء :

سعی کے بعد پھر خانہ کعبہ کی جانب آئیں اور اب پھر ایک مرتبہ طواف (یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر) بالکل اسی طریقے و شرائط سے انجام دیں جن طرح عمرہ تمتع میں گزرا۔ اس دوسرے طواف کا نام طواف النساء ہے اس کے اور اس کی نماز کے بعد مرد کے لیے عورت اور عورت کے لیے مرد (جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے) پھر حلال ہو جاتا ہے اس کا طریقہ بالکل وہی ہے جو دوسرے طوافوں کا تھا فرق صرف نیت کا ہے جو یہ ہوگی :
” میں حج تمتع کے لیے طواف النساء انجام دیتا ہوں قرینۃ الی اللہ“

۱۱ نماز طواف النساء :

طواف النساء کے بعد اب تمام ابراہیم پر ۲ رکعت نماز پڑھیں اس کا طریقہ و شرائط وہی ہیں جو اس سے پہلے کی طواف کی نمازوں کا ہے۔ فرق صرف نیت میں ہے۔ اس کی نیت یہ ہوگی :
” میں حج تمتع کے طواف النساء کی دو رکعت نماز پڑھتا ہوں قرینۃ الی اللہ“

نوٹ : منی میں سرمنڈوانے یا تقصیر کے بعد بھی تین چیزیں حرام رہ گئی تھیں اس میں سے خوشبو جو حج کے طواف نماز طواف اور سعی کے بعد حلال ہو جاتی ہے اور بیوی طواف النساء اور اس کی نماز کے بعد حلال ہو جاتی ہے۔ شکار بہر حال حرام کی حدود میں حرام رہے گا۔

۱۲ منی میں رات گزارنا :

منی میں گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی شب کو غروب آفتاب آدھی رات تک رہنا واجب ہے۔ البتہ خونی کے نزدیک خواہ رات کا پہلا آدھا حصہ گزراں یا دوسرا آدھا حصہ یعنی نصف شب

سے صبح تک اس میں نیت ضروری ہے جو یہ ہے :

” میں حج تمتع کے لیے منی میں گیارہویں شب / بارہویں شب گزارتا ہوں قرینۃ الی اللہ“

۱۳ رمی الجمرات :

منی میں گیارہویں اور بارہویں کے دن واجب ہے کہ تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں ماری جائیں چھوٹے شیطان کو اولیٰ و درمیان کو وسطیٰ اور بڑے کو عقبہ کہا جاتا ہے اس میں مندرجہ ذیل شرائط ہیں :

(۱) نیت : ” میں حج تمتع کے لیے گیارہویں

تاریخ کو / بارہویں تاریخ کو جمرہ اولیٰ کو (پھر جمرہ وسطیٰ کو / پھر جمرہ عقبہ کو) کنکریاں مارتا ہوں قرینۃ الی اللہ“

(۲) ترتیب : پہلے اولیٰ کو پھر وسطیٰ کو اور پھر عقبہ کو کنکریاں ماری جائیں۔

(۳) وقت : طلوع آفتاب سے غروب آفتاب اور باقی وہی تمام شرائط بہر شیطان کو کنکریاں مارنے کے سلسلے

میں ہیں جو صفحہ نمبر ۵۹ پر بتائی گئی ہیں۔

نوٹ : اگر کسی کو کوئی مجبوری ہو مثلاً بیماری تو وہ رات کو بھی کنکریاں مار سکتا ہے۔

منی سے واپسی

بارہویں تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد ظہر کے وقت تک منی میں ٹھہرنا ہے۔ ظہر کے بعد غروب سے پہلے مکہ واپس آ جانا ہے اگر غروب سے پہلے واپس نہ آئے تو پھر اب وہ رات بھی (جو تیرہویں رات ہوگی) منی میں گزارنا پڑے گی اور پھر تیرہویں کی صبح کو پھر تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہوں گی۔ البتہ اس کے بعد جس وقت چاہیں منی سے چل کر مکہ آسکتے ہیں۔

بہر حال بارہویں کو ظہر کے بعد آپ مکہ کی جانب آجائیں یا تیرہویں کو کسی بھی وقت چلے آئیں۔ اب آپ مکہ پہنچ چکے ہیں اگر آپ اس دوران وہ پانچوں اعمال بجا لے چکے ہیں

جن کا تذکرہ ۶۶ء تا ۶۹ء میں کیا گیا تو اب آپ کا حج مکمل ہو گیا ہے اور آپ حاجی بن چکے ہیں اور اگر وہ اعمال انجام نہیں دیے تو واپس مکہ آ کر انھیں انجام دیں اور پھر آپ کا حج مکمل ہو جائے گا اور خدا (جو ہر مومن کی غلوں سے انعام دی گئی عبادت کو قبول کرتا ہے) نے آپ کو ہر گناہ سے پاک کر دیا اور معصوم کے ارشاد کے مطابق آپ اس طرح واپس آئیں گے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا شدہ معصوم بچہ۔ کوشش کیجیے کہ حکم خدا کی اطاعت، گناہوں سے دوری اور نفس پر کنٹرول کا جو مظاہرہ آپ نے حج میں کیا وطن آ کر بھی آپ اسی کی پابندی کرتے رہیں اور جس طرح گناہ بخشوا کے آئے ہیں اب مزید گناہ نہ ہونے پائیں۔

آپ کو حج مبارک!
خدا آپ کے حج کو قبول کرے!!

چند قابل توجہ امور

- ① حج کے ساتھ مدینہ منورہ کی زیارت کی بہت تاکید ہے۔ البتہ اختیار ہے چاہے حج سے پہلے جائیں یا بعد میں
- ② مدینہ میں چالیس نمازیں ادا کرنا یا کم از کم آٹھ دن رہنا ضروری نہیں ہے۔
- ③ عمرہ تمتع کے بعد حج مکمل ہونے تک مکہ سے نکلنا صحیح نہیں ہے۔ پس اس دوران جدہ جانا یا عرفات منیٰ کی زیارت صحیح نہیں ہے۔
- ④ مسجد الحرام و مسجد النبی کے پتھر پر سجدہ صحیح ہے اگر کبھی تالین بچھا ہو تو تنکوں کی چٹائی، پکھایا یا کاغذ رکھ کر سجدہ کریں۔ ہاتھ یا ناخن پر سجدہ غلط ہے۔
- ⑤ موجودہ مراجع کے نزدیک شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجۃ میں بھی عمرہ مفردہ ہو سکتا ہے۔ البتہ عمرہ تمتع اور حج تمتع

- ⑥ کے درمیان عمرہ مفردہ نہیں ہو سکتا۔
- ⑦ جس نے جان بوجھ کر یا مسئلہ معلوم ہونے کی وجہ سے طواف النسا چھوڑ دیا اسے خود جاکر کرنا ہو گا۔ بھولے سے چھوڑ دیا تو ناسب بنایا جاسکتا ہے۔
- ⑧ مسافر کے لیے حکم شریعت ہے کہ دوران سفر چار رکعتیں نماز قصر یعنی دو رکعت نماز پڑھیں لیکن چار مقامات ایسے ہیں جہاں مسافر کو اختیار ہے چاہے پوری نماز پڑھیں یا قصر پڑھے۔ ان میں مکہ و مدینہ بھی شامل ہیں۔ آقائی الخونی کا فتویٰ ہے کہ یہ حکم مکہ و مدینہ کے پورے شہر کے لیے ہے۔ اس لیے خواہ مسجد میں نماز پڑھیں یا گھر میں اختیار ہے۔ رہبر کا فتویٰ ہے کہ یہ حکم صرف مسجد الحرام و مسجد النبی کی حدود کا ہے باقی شہر میں نماز قصر ہی پڑھنا ہوگی۔ البتہ واضح رہے کہ مسافر سے کتنے ہیں جو دس دن سے کم کسی ایک جگہ قیام کرے۔ پس اگر کسی کو مکہ یا مدینہ میں سے کسی ایک جگہ دس یا دس دن سے زائد رہنا ہو تو وہاں نماز پوری پڑھنا ہوگی۔

- ⑨ برادران اہل سنت کے ساتھ جماعت نماز میں شرکت کا ثواب ہے۔ اس لیے جماعت کی نیت کر کے مسجد الحرام اور مسجد النبی میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اس صورت میں حمد سورہ بھی خود پڑھیں گے اور پوری نماز آہستہ آواز میں پڑھی جائیگی خواہ وہ مغرب عشر یا صبح کی نماز کیوں نہ ہو۔

عمرہ مفردہ

اگرچہ ہمارا موضوع واجب حج ہے مگر صغیر عمرہ مفردہ (وہ عام عمرہ جس کا حج سے کوئی تعلق نہیں ہے) کا طریقہ بھی بتانا مناسب ہے۔ خصوصاً اس لیے کہ بعض حضرات جو پہلے مکہ آ کر حج سے پہلے ہی مدینہ جانا چاہتے ہیں انھیں چونکہ پہلے یہ والا عمرہ کرنا پڑے گا اس لیے اس کا طریقہ معلوم کرنا ضروری ہے۔

اب تک جو پانچ کام بتائے گئے عمرہ مفردہ میں بھی پہلے ہی پانچ کام کرنا ہے۔ البتہ ان کی نیت وہ نہ ہوگی بلکہ

درج ذیل ہوگی:

- ① احرام باندھنے وقت : عمرہ مفردہ کا احرام باندھنا ہوں
قربتہ الی اللہ۔
 - ② طواف کے وقت : عمرہ مفردہ کا طواف کرتا ہوں
قربتہ الی اللہ
 - ③ نماز طواف کے وقت : عمرہ مفردہ کے طواف کی نماز
پڑھتا ہوں۔ قربتہ الی اللہ
 - ④ سعی کرتے وقت : عمرہ مفردہ کے لیے سعی کرتا ہوں
قربتہ الی اللہ
 - ⑤ تقصیر کے وقت : عمرہ مفردہ کے احرام سے فارغ
ہونے کے لیے تقصیر کرتا ہوں
قربتہ الی اللہ
- اس کے بعد درج ذیل اور کرنا ہیں جو عمرہ تمتع میں ہیں
- ① _____ طواف النصار
 - ② _____ نماز طواف النصار

طواف النصار کا مطلب ہے کہ جب تقصیر کر لیں تو پھر
کعبہ کی طرف واپس آکر پہلے والے طریقے سے سات چکر لگا کر
نیت یہ ہوگی :

"عمرہ مفردہ کے لیے طواف النصار کرتا ہوں قربتہ الی اللہ"
اس کے بعد بالکل پہلے طریقے سے مقام ابراہیم پر ۲ رکعت
نماز پڑھیں جس کی نیت یہ ہوگی :-

"عمرہ مفردہ کے طواف النصار کی نماز پڑھتا ہوں قربتہ
الی اللہ"

واضح رہے کہ طواف النصار اور اس کی نماز عورت و بچہ
کے لیے بھی ضروری ہے خواہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ
اور عمرہ مفردہ مکمل ہو گیا۔

دوسرے عمرے

● اگر کوئی شخص حج کے بعد بالکل شروع میں عمرہ تمتع سے
بھی پہلے دوسرے عمرے انجام دینا چاہتا ہے تو اکثر علماء نے

اس کے لیے مدت کی قید لگائی ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ایک
ماہ میں صرف ایک عمرہ ہو سکتا ہے۔ بعض کے نزدیک دو عمروں
کے درمیان کم از کم دس دن کا فاصلہ لازم ہے۔ مکے کی آسانی
کی خاطر صرف موجودہ دو مراجع کا فتویٰ بیان کیا جاتا ہے۔ آقائی
خونی کے نزدیک اگر دونوں عمرے اپنے لیے کریں تو ایک ماہ کا
فاصلہ لازم ہے لیکن ماہ سے مراد ۲۹ یا ۳۰ دن نہیں بلکہ ہجرت
کی تبدیلی مراد ہے اور اگر یہ عمرے الگ الگ اشخاص کے لیے
ہوں تو کسی بھی فاصلے کی ضرورت نہیں۔ ایک عمرہ صبح اور ایک ہی
شام کو بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک عمرہ اپنے لیے دوسرا والدین
کے لیے، تیسرا مرنویں کے لیے، چوتھا اولاد کے لیے تو بغیر کسی
فاصلے کے روزانہ بھی انجام دیے جاسکتے ہیں۔ جبکہ رہنے
ہر صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر دو عمروں کے درمیان
دس دن کے فاصلے کی شرط لگائی ہے۔ مگر جیسا کہ کتابچہ کے
شروع میں گزرا احتیاط واجب کی بنا پر ان کے مقلد بھی چاہیں
تو اس مسئلہ میں آقا خونی کی طرف رجوع کر کے بغیر دس دن کی

قید کے۔ دوسروں کے لیے روزانہ عمرے کر سکتے ہیں۔

● عمرہ زندہ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے، عمرہ کی طرف سے
بھی۔ ایک عمرہ ایک شخص کے لیے بھی ہو سکتا ہے، ایک سے زائد
کے لیے بھی اور یہ بھی ممکن ہے کہ عمرہ ایک ایسے گروہ کی طرف
سے کیا جائے جو کچھ زندہ اور کچھ مردہ ہوں۔

● مکہ میں قیام کے دوران اگر کوئی عمرہ کرنا چاہے تو اس
کے احرام باندھنے کے لیے مکہ سے قریب ہی ایک مقام ہے
جس کا نام تنعیم ہے۔ اس کو مسجد عمرہ یا مسجد عائشہ بھی کہتے
ہیں۔ حرم کے سامنے سے بسیں بھی وہاں جاتی ہیں اور کسی بھی
مل جاتی ہے۔ یہ مقام تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ البتہ وہی
میں مردوں کو پھر نیندلسوں کا مسئلہ درپیش آئے گا۔ رہنے اجازت
دی ہے کہ اس مسجد عمرہ سے بند گاڑی میں آسکتے ہیں اور کوئی
کفارہ نہیں ہے، خواہ دن کو آپس یا رات کو۔ آقائے خونی نے
احتیاط واجب لگا کر مردوں کے لیے منع کیا ہے۔ مگر احتیاط
واجب کی بنا پر ان کا مقلد اس مسئلہ میں رہبر کے فتویٰ

پر عمل کر سکتا ہے۔

● اس مسجد میں پہنچنے کے بعد پھر اس طریقہ سے احرام باندھیں جو گزرتا چکا ہے۔ جس کے لیے یہ بھی اجازت ہے کہ ہوٹل یا مسافر خانہ سے احرام کی چادریں پہن کر اس مسجد تک جائیں اور وہاں صرف نیت اور تلبیہ انجام دیں۔ احرام باندھ کر واپس خانہ کعبہ آکر اسی طریقہ سے پورا عمرہ انجام دیں جس کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے طریقہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف نیت میں ان افراد کا نام شامل کرنا ہوگا جن کی طرف سے عمرہ انجام دے رہے ہیں۔ اس میں بھی سہولت ہے خواہ ان کا نام لیں یا رشتہ مثلاً والدین کے عمرہ کی نیت یہ ہوگی:

میں اپنے والدین کے عمرہ مفردہ کا احرام باندھتا ہوں۔ قرینۃ الی اللہ۔
اسی طرح باقی تمام اعمال کی نیت بھی ہوگی۔

عورتوں سے متعلقہ چند مسئلے:

حج کے دوران عورتوں کو خاص طور پر حیض (ماہواری) کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں چند باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ عورتیں ایسی گولیاں یا دوائیاں استعمال کر سکتی ہیں جن سے ان کا خون حیض بند ہو جائے۔ البتہ اگر اس میں نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے تو جائز نہیں۔ دوسری بات یہ کہ حج کے دو حصے ہیں پہلا حصہ عمرہ تمتع اور دوسرا حصہ حج تمتع کہلاتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ حالت حیض میں عورت کے لیے صرف مسجد الحرام میں داخل ہونا یا ٹھہرنا حرام ہے پس ضرورہ کام جو مسجد الحرام میں انجام دیا جاتا ہے حیض کی حالت میں نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسی لیے عورت حیض کی حالت میں زطوات کر سکتی ہے اور نہ

طوات کی نماز پڑھ سکتی ہے بلکہ اگر طوات کر رہی ہو یا طوات کی نماز پڑھ رہی ہو اور حیض آجائے تو فوراً طوات یا نماز کو چھوڑ کر مسجد الحرام سے نکل آئے لیکن یہ واضح رہے کہ حیض کی حالت میں احرام باندھا جاسکتا ہے۔ اب ہم اس مسئلے کی کچھ وضاحت کرتے ہیں۔

① اگر پہلے حصہ عمرہ تمتع میں حیض آجائے:

جب عورت حج کے پہلے حصے عمرہ تمتع کو انجام دے رہی ہو اور حیض آجائے تو اگر وہ کعبہ کے طوات اور اس کی نماز سے فارغ ہو چکی ہے تو اپنی حالت پر بالکل توجہ نہ دے اور باقی اعمال عمرہ تمتع (سعی و تقصیر) انجام دے کر عمرہ تمتع سے فارغ ہو جائے۔ اور اگر اس نے ابھی کعبہ کا طوات نہیں کیا تھا اور حیض آگیا تو اسی احرام کو پہننے ہوئے مکہ آجائے اور اس وقت تک انتظار کرے جب تک حیض سے پاک ہو کر غسل نہ کرے۔ غسل کے بعد خانہ کعبہ میں جا کر طوات کر کے عمرہ تمتع کے باقی اعمال انجام دے کر عمرہ

تمتع مکمل کرے۔

لیکن بعض اوقات اگر اپنے شہر سے تاخیر سے چلے تو ایسے وقت میں مکہ پہنچتی ہے کہ اگر حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے تو حج شروع ہو جائے گا (مثلاً ۴ ذی الحجہ کو مکہ پہنچی اور اس وقت حیض کی حالت میں تھی۔ اب اگر وہ ۴ تاریخ سے حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے تو دس گیارہ تاریخ آجائے گی جبکہ ۹ تاریخ سے حج شروع ہو جائے گا تو اتنا وقت نہ رہا کہ حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے) اس صورت میں وہ پاک ہونے کا انتظار نہ کرے اور حج کا پہلا حصہ عمرہ تمتع شروع کر دے جس کے لیے احرام تو پہننے ہوگے طوات اور نماز چھوڑ دے باقی دونوں کام سعی و تقصیر کر لے پھر اس کا عمرہ تمتع مکمل ہو گیا۔ اب دوسرے حصے حج تمتع کے لیے عرفات چلی جائے جب نبی سے فارغ ہو کر حج تمتع کے طوات کے لیے واپس مکہ آئے اگر اس وقت تک حیض سے پاک ہو چکی ہے تو پہلے جو طوات عمرہ تمتع کا حیض کی وجہ سے چھوڑا تھا اس کو انجام دے پھر حج تمتع کا طوات کر کے حج کے باقی ارکان پورے کرے

اگر پاک نہیں ہوئی تو پاک ہونے کا انتظار کرے پھر پاک ہو کر پہلے عمرہ تمتع کا طواف کرے پھر حج تمتع کا طواف کر کے حج مکمل کرے۔

② اگر حج کے دوسرے حصے حج تمتع میں حیض آجائے :
جب کوئی عورت حج کے دوسرے حصے حج تمتع کو شروع کرے اور اسے حیض آجائے تو پہلی بات تو یہ یاد رکھنے کہ حج تمتع کے مندرجہ ذیل اعمال اسی حالت میں انجام دیے جاسکتے ہیں چنانچہ اسی حالت میں انھیں انجام دے۔

(۱) احرام باندھنا (۲) عرفات میں ٹھہرنا
(۳) مشعر الحرام میں ٹھہرنا (۴) منیٰ میں بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا (۵) قربانی کرنا (۶) تقصیر (کچھ بال کٹوانا) (۷) گیارہویں بارہویں رات منیٰ میں رہنا (۸) گیارہویں بارہویں تاریخ کے دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا اور مندرجہ ذیل پانچ چیزیں اس حالت میں انجام نہیں دی جاسکتی ہیں ان کو چھوڑ دے اور پاک ہونے کا انتظار کرے پھر غسل کر کے یہ پانچ کام انجام دے۔

(۱) حج کا طواف (۲) طواف کی نماز
(۳) صفاد مردہ کے درمیان سعی (۴) طواف النصار
(۵) طواف النصار کی نماز۔

البتہ اگر مکہ سے وطن کی جانب فوراً واپس ہے اور اتنا وقت نہیں ہے کہ یہ پانچ چیزیں چھوڑ کر پاک ہونے کا انتظار کرے۔ مثلاً ۸ تاریخ کو حین آگیا اور اسی تاریخ کو احرام پہننا ہے۔ پس احرام پہن کر ۱۲ تاریخ تک پہلے آٹھ کام کر لیے۔ اب اگر عادت کے مطابق عورت کو ۵ تاریخ کو پاک ہونا ہے اور اس کو ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو واپس آنا ہے تو اب ۱۵ تاریخ تک انتظار نہیں کر سکتی ہے تو وہ یہ کرے کہ طواف حج اور نماز کے لیے کسی کو نائب بنائے اور جب نائب اس کی جانب سے طواف کرے اور نماز پڑھے تو خود عورت جا کر سعی کرے اور پھر آخر میں طواف النصار اور اس کی نماز کے لیے نائب مقرر کرے۔ اس کا حج مکمل ہو جائے گا۔

مدینہ منورہ میں کیا کریں

مدینہ خواہ حج سے پہلے جائیں یا بعد میں اس کے قیام کو غنیمت سمجھیں اور جتنا ہو سکے عبادات انجام دیں۔ خصوصاً درج ذیل امور پر توجہ دیں۔

- زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریں۔ ادا و قضا جتنی نماز میں پڑھ سکتے ہیں پڑھیں کیونکہ یہاں کی ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ثواب رکھتی ہے۔ البتہ ضروری نہیں کہ کوئی مخصوص تعداد مثلاً ۴۰ نمازیں ہی ادا کی جائیں۔
- جنت البقیع کی زیارت کریں۔
- مدینہ و اطراف مدینہ میں جو مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کریں خصوصاً مسجد قبا و میدان احد وغیرہ۔

مسجد نبوی کے اعمال

وہیے تو مسجد نبوی میں جو عمل جائیں انجام دے سکتے ہیں مگر

بہتر یہ ہے کہ درج ذیل امور ضرور انجام دیے جائیں:

- مسجد میں باب جبرئیل سے داخل ہوں۔ واضح رہے کہ یہ واجب نہیں ہے؛ البتہ بہت زیادہ تاکید ہے۔
- داخلہ سے پہلے اذان و تحویل پڑھیں۔
- داخل ہو کر ۲ رکعت نماز صبح کی طرح تحیتہ المسجد کی پڑھیں۔
- بعد نماز ۱ مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔
- رسول خدا و حجرہ فاطمہ کی تشریح کا طواف کریں اور اگر ممکن ہو سکے تو مکمل طواف کرے۔
- پیغمبر اسلام کی زیارت پڑھیں اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں
- جناب سیدہ کی زیارت پڑھیں اور پھر نماز زیارت پڑھیں۔
- جنت کے ٹکڑے میں زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھیں۔
- آخری دن رخصت ہوتے وقت زیارت و داغ پڑھیں۔

جنت البقیع کے اعمال

چونکہ فی الحال مردوں کو صبح و شام داخل ہونے کی اجازت ہے اس لیے وہ اذن دخول پڑھ کر داخل ہوں تو بہتر ہے جو تین کو چونکہ داخلہ کی اجازت نہیں ہے اس لیے وہ یہ سارے اعمال باہر ہی سے انجام دیں

● زیارت جناب سیدہ پڑھیں۔

● چار اماموں امام حسن، امام سجاد، امام باقر، امام صادق کی زیارت پڑھیں اگر ممکن ہو تو جنت البقیع کے باہر درہ مسجد نبوی میں جا کر زیارات کی نماز پڑھ لی جائے۔

مندرجہ ذیل زیارات پڑھیں :

● جناب فاطمہ بنت اسد، فرزند رسول خدا حضرت ابراہیم، مادر عباس علمدار جناب ام البنین، فرزند امام صادق جناب عقیل، جناب حلیمہ سعدیہ، یغیر کی بیوی، صفیہ و عائکہ، امیر المؤمنین کے بھائی جناب عقیل، جناب زینب کے شوہر عبداللہ ابن جعفر طیار و زینبی شہدائے اُحد

میدان احد کے اعمال

○ جناب حمزہ کی زیارت پڑھنا۔

○ شہدائے احد کی زیارت پڑھنا۔

○ مسجد امام سجاد و امام صادق میں نماز پڑھنا

مسجد قبا

اس مسجد کی زیارت کی بہت تفصیلت ہے۔ اس میں ۲۰ رکعت نماز کی بہت تاکید ہے۔ اپنے قیام کے دوران کوشش کریں کہ کم از کم ایک مرتبہ یہاں نماز پڑھنے کا موقع مل جائے۔

میدان خندق

اس میدان میں چھ مساجد واقع ہیں۔ کوشش کریں کہ یہاں کی زیارت اور ادائیگی نماز کا موقع مل جائے۔

میدان بدر

مکہ مدینہ کے درمیان نیارا سستہ بن جانے سے اب اس زیارت سے اکثر لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ مکہ مدینہ کے قریب راستے پر بدر کا میدان اور قبرستان واقع ہے۔ جہاں ایک احاطہ میں شہدائے بدر کی قبور ہیں۔ اگر موقع مل سکے تو زیارت کریں۔

خیبر

فی الحال عمرہ و حج کے ویزے پر جانے والوں کے لیے خیبر جانے کی اجازت نہیں ہے

چند بڑی غلطیاں و غلط فہمیاں

۱۔ خود پر حج واجب ہونے کے باوجود حج پر نہ جانا اور والدین کو حج پر بھیج دینا۔

۲۔ حج واجب ہونے کے باوجود اسے نظر انداز کر کے عمرہ و زیارت

انجام دینا۔

۳۔ غیر شادی شدہ بیٹیوں کی وجہ سے حج کو معاف سمجھنا۔

۴۔ عورت پر حج واجب ہونے کے باوجود حج پر یہ سوچ کر نہ جانا کہ بغیر شوہر یا محرم کے حج نہیں ہو سکتا۔

۵۔ جس مرنے والے پر حج واجب ہو اس کا حج کر دینے بغیر میراث تقسیم کر لینا۔

۶۔ حج بدل پر ایسے مرد یا عورت کو بھیج دینا جو شرعاً حج بدل نہیں کر سکتے۔

۷۔ جدہ سے احرام باندھنا یا یہ خیال کرنا کہ نذر کر کے احرام باندھا جا سکتا ہے۔

۸۔ احرام سے پہلے غسل و نماز کو ضروری سمجھنا۔

۹۔ طواف میں دعا پڑھنے کو ضروری سمجھنا۔

۱۰۔ طواف کے دوران عورت کا لباس صحیح نہ ہونا مثلاً بال یا کلائی نظر آنا۔

۱۱۔ طواف کے دوران بائیں کندھے کو کعبہ سے ہٹا کر سینہ کو

- کعبہ کی طرف کر لینا۔
- ۱۲۔ سعی میں صفا و مروہ کے درمیان آنے جانے کو ایک چکر سمجھنا۔
- ۱۳۔ ایسے شخص سے تقصیر کروانا جس نے خود اپنی تقصیر نہیں کی ہو جبکہ وہ احرام بھی پہنے ہو۔
- ۱۴۔ تقصیر کے دوران نامحرم کے سامنے عورتوں کا بال کھول کر ان کو کاٹنا
- ۱۵۔ صفا و مروہ کے درمیان سبز روشنی کے درمیان دوڑنے کو لازم سمجھنا۔
- ۱۶۔ عمرہ تمتع کے بعد دوست یا رشتہ داروں کے ساتھ اطراف مکہ (عرفات - منیٰ) یا حیدرہ چلے جانا۔
- ۱۷۔ عمرہ تمتع و حج تمتع کے درمیان عمرہ مفروضہ کرنا۔
- ۱۸۔ دسویں ذی الحجہ کی شب نماز مغربین کو عرفات میں ممنوع سمجھنا۔
- ۱۹۔ یہ خیال کرنا کہ عورتوں کو بھی مردوں کی طرح مزدلفہ میں سورج نکلنے تک رہنا ہے۔

- ۲۰۔ ارتدیح کو نیتوں شیطانوں کو کنکر مارنا۔
- ۲۱۔ عورتوں کا خود جانے کے بجائے کسی دوسرے کو اپنی طرف سے کنکر مارنے کے لیے بھیج دینا۔
- ۲۲۔ رہبر کے مقلدوں کا غیر شیعہ سے قربانی کروانا۔
- ۲۳۔ سعودی بینک کے ذریعہ قربانی کروانا۔
- ۲۴۔ قربان گاہ کے باہر ہی سرمنڈوانا کیونکہ قربان گاہ کا منیٰ میں ہونا مشاؤک ہے جبکہ سرمنڈوانے کا عمل منیٰ ہی میں ہونا چاہیے۔ اس لیے قربانی کے بعد واپس اتنا جائیں کر یقین ہو جائے کہ منیٰ میں داخل ہو گئے۔ پھر سرمنڈوانا چاہیے۔
- ۲۵۔ طواف وداع کو واجب سمجھنا جبکہ یہ مستحب ہے۔
- ۲۶۔ مدینہ میں چالیس نمازوں کو لازم سمجھنا۔
- ۲۷۔ شوال یا ذیقعدہ میں عمرہ مفروضہ کو ممنوع سمجھنا۔
- ۲۸۔ مسجد الحرام و مسجد نبوی میں سجدہ گاہ کا رکھنا ضروری سمجھنا جبکہ وہاں کے پتھر پر بغیر سجدہ گاہ کے سجدہ صحیح ہے بلکہ رہبر تو وہاں کے تالین پر بھی سجدہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

- ۲۹۔ ناخنوں پر سجدہ کرنا بلکہ یہ کسی بھی صورت حتیٰ کہ حالت مجبوری میں بھی یہ عمل صحیح نہیں۔
- اگرچہ ان کے علاوہ بھی غلطیاں و غلط فہمیاں ہوتی ہیں مگر مذکورہ بالا بہت ہی زیادہ پیش آنے والے مسائل ہیں۔ اس کی تفصیل صحیح سے اسی کتاب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

حاجی کون؟

صحیح حاجی وہ ہے جو وقت احرام کپڑے اتارتے وقت گناہوں کا لباس بھی (توبہ کر کے اور برے اعمال ترک کر کے) اتار دے اور احرام پہنتے وقت خوفِ خدا اور اطاعتِ الہی کا لباس بھی پہن لے۔

(مفہوم روایت امام سجادؑ)

قبولیت حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وطن واپس آکر انسان اپنے گناہوں میں کمی اور پرانی عادتوں میں تبدیلی محسوس کرے۔

مناسک حج

واحکامِ عمرہ

زیر نظر
ڈاکٹر محمد حسن رضوی

۲

تصدیق نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی مسائل حج و عمرہ ترتیب شدہ عمدۃ اللجباب محترم حاج سید تقی عباس نقوی کا
میں نے حرف بہ حرف سن لیا ہے اور صحیح و درست پایا ہے۔ خداوند عالم ان کی توفیقات میں
امنافر کر کے ثواب دارین عنایت کرے۔ نیز مومنین وقتِ عمل مقاماتِ مقدسہ میں توجہ
اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط

خادم حجارج

علی مدنی نجفی

سراچی ماہِ شوال ۱۴۱۵ھ
معاہدہ ۲۰ مارچ ۱۹۹۵ء

۱

برائے ایصالِ ثواب

- ۱۔ افتخار حسین خان ابن وقار حسین خان مرحوم
- ۲۔ ماجدہ بیگم بنت سید خادم حسین مرحوم
- ۳۔ سید فردغ نبی جعفری ابن آل مصطفیٰ جعفری مرحوم
- ۴۔ ضمیر حسین ابن نذیر حسین مرحوم
- ۵۔ جملہ مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات

دعا کا طالب

پروفیسر اشعر حسین خان

۳۱۶ گارڈن ایسٹ کراچی

فون نمبر: ۷۲۱۰۱۳۶



مستحبات اور نیکو اعمال سے جو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اپنے لئے ہیں ان کو مستحبات کہتے ہیں۔ یہ مستحبات اور نیکو اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے اور اپنے لئے ہیں۔

- ۱۔ مستحبات حج و عمرہ و زکوٰۃ و صدقہ
- ۲۔ مستحبات روزہ و نماز و صوم
- ۳۔ مستحبات حج و عمرہ و زکوٰۃ و صدقہ
- ۴۔ مستحبات حج و عمرہ و زکوٰۃ و صدقہ
- ۵۔ مستحبات حج و عمرہ و زکوٰۃ و صدقہ

اس لئے کہ یہ مستحبات ہیں ان کو مستحبات کہتے ہیں۔ یہ مستحبات اور نیکو اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے اور اپنے لئے ہیں۔

مستحبات اور نیکو اعمال سے جو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اپنے لئے ہیں ان کو مستحبات کہتے ہیں۔ یہ مستحبات اور نیکو اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے اور اپنے لئے ہیں۔

مستحبات اور نیکو اعمال سے جو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اپنے لئے ہیں ان کو مستحبات کہتے ہیں۔ یہ مستحبات اور نیکو اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے اور اپنے لئے ہیں۔

فقط

مستحبات اور نیکو اعمال

۲۰۱۵ء
بیتنا

عام ہدایات :

- ۱۔ حاجی یا عمرہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ احرام میقات سے باندھے پاکستان سے جانے والے کیلئے میقات جحفہ یا اگر پہلے مدینہ جائے تو مسجد شجرہ ہے۔
- ۲۔ اگر میقات تک پہنچنا ممکن نہیں ہے تو نذر کر کے احرام اپنے گھر یا پاکستان ایئرپورٹ سے باندھے۔
- ۳۔ چونکہ احرام کے بعد عموماً سفر بند سواری میں ہوتا ہے لہذا ایک بکراندیہ کرنا ہوگا۔
- ۴۔ عام حالات میں پہلا عمرہ عمرہ مفردہ ہوگا۔ سوائے اس صورت میں کہ جب حج کے بعد انسان مدینہ کی زیارت کیلئے جائے۔
- ۵۔ حج و عمرہ میں خشوع و خضوع لازمی ہے اور تمام ارکان اطمینان اور سکون سے بجالانے چاہئیں۔
- ۶۔ مدینہ اور مکہ کے قیام کے دوران میں انسان کو شش یہ کرے کہ زیادہ سے زیادہ وقت حرم میں گزارے اور نماز حرم میں ادا کرے۔

۷۔ بڑھنے اور مکہ میں قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ دعائیں، اعمال، زیارتیں، طواف اپنی طرف سے اپنے اہل و عیال مومنین و مومنات کی طرف سے بجلائے۔

۸۔ حج و عمرہ نیابت میں تمام اعمال نیابت کی قربت سے بجلائے اور ہمیشہ نیابت کا وہیان رکھے۔

۹۔ آقائے طہنی کے مقلدین اگر حالت احرام میں صرف رات میں سفر کریں تو کفارہ نہیں ہوگا۔

۱۰۔ حالت اختیار میں طواف مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان میں ہوگا۔

۱۱۔ شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے مغرب تک ہے لہذا رش سے بچنے کیلئے ایسے وقت جایا جائے جب دوسرے لوگ فداغ ہو چکے ہوں۔

۱۲۔ ایک مہینے میں ایک عمرہ اپنے لئے کر سکتے ہیں اگر اس دوران میں دوسرا عمرہ کرے تو نیت کسی دوسرے شخص کے عمرے کی ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اول

شرائط و وجوب

حج

۱۔ بالغ ہونا، ۲۔ عاقل ہونا، ۳۔ آزاد ہونا، ۴۔ صاحب استطاعت ہونا (اس میں استطاعت مال، جسم یعنی صحت و طاقت، راستہ کا کھلا ہونا، راستہ کا آزاد یعنی محفوظ ہونا اور وقت میں وسعت ہونا شامل ہے۔)

باب دوم

اقسام حج

حج کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ حج تمتع، ۲۔ حج قرآن، ۳۔ حج افراد۔ عموماً مکہ سے باہر رہنے والوں پر حج تمتع واجب ہوتا ہے لہذا اسی کے بنیادی مسائل بیان کئے جائیں گے۔

باب سوم

اجزائے حج تمتع

۱۔ عمرہ تمتع، ۲۔ حج تمتع

باب چہارم

واجبات عمرہ تمتع و عمرہ مفردہ

۱۔ احرام باندھنا۔

۲۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

۳۔ مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز طواف بجالانا۔

۴۔ صفا اور مرہ کے درمیان سعی کرنا۔

۵۔ تقصیر کرنا یعنی کچھ ناخن یا بال کٹوانا۔

۶۔ طواف النساء اور نماز طواف النساء (صرف عمرہ مفردہ کے بعد)

۱۔ واجبات احرام

الف۔ نیت یعنی قصد کرے کہ میں عمرہ تمتع حجۃ الاسلام کا احرام باندھتا/باندھتی ہوں (اطاعت خداوندی کیلئے واجب قرۃ الی اللہ ب۔ چار تکبیر کا کنا۔ (نیت کے فوراً بعد)

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ”

لَكَ لَبَّيْكَ“

(میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تمہارا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔)

اس کے بعد مستحب یہ ہے کہ اس تکبیر میں یہ اضافہ کرے

”إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا

شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ“

یقیناً تمام حمد اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک تیرے لئے ہے تمہارا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔

- (7) سرمہ لگانا
 (8) آئینہ دیکھنا
 (9) موزہ، جوتا اور ہر وہ چیز جو پاؤں کی پشت کو ڈھانپ لے۔
 (10) حالت فسق میں ہونا یعنی جھوٹ بولنا، گالی دینا اور دوسروں پر اپنی فضیلت و فخر کا اظہار کرنا۔
 (11) قسم کھانا
 (12) سر اور جسم کے جانوروں کا مارنا مثلاً جوں وغیرہ
 (13) بغرض زینت انگوٹھی پہننا نیز ہندی لگانا اگر انگوٹھی مقصد سنت سے بنے تو کوئی حرج نہیں۔
 (14) زیور پہننا۔
 (15) بدن پر تیل ملنا۔
 (16) بدن سے اپنے یا دوسروں کے بالوں کا جدا کرنا۔
 (17) مرد کا اپنے سر کو ڈھانپنا۔
 (18) سواری کے سایہ میں سفر کرنا (صرف مردوں کیلئے)
 (19) عورتوں کا اپنی ناک کو ڈھانپنا۔
 (20) اپنے بدن سے خون کا نکالنا حتیٰ کہ مسواک سے پرہیز کریں اگر خون نکلنے کا اندیشہ ہے۔

ج۔ احرام کے دو کپڑوں کا پہننا۔

عورتوں کا عام لباس ہی احرام ہے اور ریشمی لباس سے پرہیز کریں۔

0-1-1 حالت احرام میں حرام چیزیں

- (1) جانوروں کا شکار اور شکار کا گوشت کھانا۔
 (2) عورتوں کا جماع، بوسہ لینا یا خوش طبعی کرنا یا نگاہ شہوت سے دیکھنا یا کسی بھی قسم کی لذت حاصل کرنا۔
 (3) نکاح کرنا، پڑھنا، گواہ بننا۔
 (4) جان بوجھ کر منی کا باہر نکلنا۔
 (5) خوشبو کا استعمال، سوکھنا، ملنا یا کھانا یا ایسا لباس پہننا جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو۔ بہتر یہ ہے کہ خوشبو والے پھولوں کو بھی نہ سوتکھے۔
 (6) سٹے ہونے یا سٹے ہوئے کپڑے سے مشابہ لباس پہننا۔
 (یہ حکم صرف مردوں کیلئے ہے)

- (21) ناخن کاٹنا۔
 (22) دانتوں کا اکھاڑنا یا نکالنا۔
 (23) حدود حرم میں گھاس اور درخت کو کاٹنا یا اکھاڑنا۔
 (24) جان بوجھ کر بغیر عذر شرعی کے اسلحہ لیکر چلنا۔
 (25) بدلو پاک ناک کو بند کرنا۔
- مستحبات احرام
- (1) احرام سے پہلے بدن کو پاک و صاف کرنا۔ مونچھ اور ناخن کاٹنا نیز زیر ناف اور بغل کے بالوں کو صاف کرنا۔
 (2) حج کا ارادہ رکھنے والے شخص کیلئے زینت کی پہلی اور عمرہ مفردہ کا ارادہ کرنے والے کیلئے ایک ماہ قبل سے سر اور ڈاڑھی کے بال نہ کاٹنا۔
 (3) میقات میں احرام باندھنے سے پہلے غسل احرام کرنا۔
 (4) احرام کے دونوں کپڑوں کا سوتی ہونا۔
 (5) احرام کو نماز ظہر کے بعد درنہ کسی واجب نماز کے بعد درنہ ۶ رکعت نافلہ یا کم از کم ۲ رکعت نماز نافلہ کے بعد باندھنا،
- جس میں پہلی رکعت میں حمد کے بعد توحید اور دوسری میں حمد کے بعد سورہ کافرون پڑھئے۔
- (6) احرام کے دونوں کپڑے پہنتے وقت وارد دعائیں پڑھنا۔
 (7) حالت احرام میں لبیک کی تکرار کرتے رہنا خصوصاً
- ۱۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد۔
 ۲۔ ہر واجب اور مستحب نماز کے بعد۔
 ۳۔ کسی سواری کے نزدیک پہنچ کر۔
 ۴۔ چڑھائی چڑھتے اور اترتے وقت۔
 ۵۔ سحر کے وقت۔
 ۶۔ مکہ کے مکانات نظر آنے تک (عمرہ کرنے والوں کیلئے)
 ۷۔ حج کے لبیک کو عرفہ کے روز ظہر تک کہے اور اس کے بعد موقوف کر دے۔
- مکروہات احرام
- (1) سیاہ کپڑوں میں احرام باندھنا، سفید کپڑوں میں احرام باندھنا افضل ہے۔

- (2) محرم شخص کا زرد رنگ کے بستر اور نکیہ پر سونا۔
 (3) میلے کپڑوں میں احرام باندھنا۔
 (4) دھاری دار کپڑے میں احرام باندھنا (یعنی لکیر وار کپڑے)
 (5) احرام سے پہلے مندی لگانا جبکہ اس کا اثر احرام کے بعد تک باقی رہے۔
 (6) نمانا یا بدن کو کسی چیز سے رگڑنا۔
 (7) کسی شخص کے پکارنے پر محرم کا لبیک کہنا۔
- (5) شرمگاہ کا چھپانا۔
 (6) طواف حجرہ اسود سے شروع کرنا۔
 (7) ہر چکر کا حجرہ اسود پر ختم کرنا لیکن ٹھہرنا نہیں چاہئے۔
 (8) چکر لگاتے وقت خانہ کعبہ کا بائیں ہاتھ پر ہونا۔
 (9) طواف میں حجرہ اسماعیل کو داخل کرنا۔
 (10) خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان میں جتنا فاصلہ ہے تمام اطراف اسی فاصلے کے انداز طواف کرنا۔
 (11) طواف کرنے والے کا خانہ کعبہ اور ان جگہوں سے باہر ہونا جو خانہ کعبہ کا جزو شمار کی جاتی ہیں۔
 (12) طواف میں سات چکر لگانا نہ کم نہ زیادہ۔

2- واجبات طواف

3- نماز طواف

- (1) نیت
 (2) حدث اکبر سے پاک یعنی جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں نہ ہونا اور حدث اصغر سے پاک ہونا یعنی با وضو ہونا۔
 (3) جسم اور لباس کا پاک ہونا۔
 (4) مرد کا ختنہ شدہ ہونا۔
- طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھنی واجب ہے اور بہتر ہے کہ فوراً بجالائے اور مقام ابراہیم کے قریب پڑھے۔ روایت میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نماز کے بعد سجدے میں جا کر دعا مانگتے تھے اور امام علیہ السلام کا روئے مبارک گزرنے کی وجہ سے ایسا ہو جاتا تھا جیسے پانی میں ڈبو دیا گیا ہو۔

- 4- صفا اور مروہ کے درمیان سعی۔
 (1) نماز طواف کے بعد سعی کرنا واجب ہے۔
 (2) سعی کو صفا سے شروع کرنا واجب ہے۔
 (3) سعی میں سات شوٹ (چکر) لگانے واجب ہیں اور ایک شوٹ صفا سے مروہ جانا اور دوسرا شوٹ صفا پر واپسی ہے۔
 (4) لہذا ابتداء صفا پر ہے اور انتہا مروہ پر۔
 (4) جانے کے وقت رخ کا مروہ کی طرف اور آتے وقت صفا کی طرف ہونا واجب ہے۔
 مستحبات سعی

- (3) محمد و آل محمد پر درود بھیجنا۔
 (4) اپنے اہل و عیال، مال، دین اور نفس کو اللہ کے سپرد کرنا اور اپنے گناہوں کی کعبہ کی طرف رخ کر کے معافی مانگنا۔
 (5) مروہ پر جا کر اوپر بیان کی ہوئی مستحبات پر عمل کرے۔
 (6) اپنے کو گریہ کیلئے آمادہ کرنا اور رونا اور حالت سعی میں دعائیں کرنا۔

5- تقصیر

- (1) نیت کرنا: میں تقصیر کرتا / کرتی ہوں واسطے محل ہونے عمرہ تمتع کے واجب قرۃ الی اللہ
 5-2 تقصیر میں کچھ ناخن، کچھ مونچھ یا داڑھی کے بال یا سر کے بال یا بردوں کے بال کاٹنا ہے۔ عمرہ تمتع میں سر منڈوانا حرام ہے۔

- (1) سعی سے پہلے اور نماز طواف کے بعد زم زم پر جا کر پانی لینا، پینا، سر، شکم اور پشت پر ڈالنا۔
 (2) اس کے بعد حجرہ اسود کے پاس آنا اور حجرہ اسود کے مقابل والے دروازے سے کوہ صفا کی طرف رخ کرنا اور اطمینان کیساتھ کوہ صفا پر جا کر حجرہ اسود کو دیکھنا اور اس کی طرف منہ کر کے اللہ کی حمد و ثناء کرنا اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کر کے از کار پڑھنا۔

واجبات حج تمتع

احرام باندھنا:- یہ احرام مکہ ہی سے باندھا جائے گا۔

۲- نویں تاریخ کو مقام عرفات میں پہنچنا اور وہاں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا۔

۳- مشعر الحرام میں وقوف طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کرنا۔

۴- عید کے دن طلوع آفتاب کے بعد منیٰ پہنچنا اور بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔

۵- منیٰ میں قربانی کرنا۔

۶- منیٰ میں سرمنڈوانا۔

۷- منیٰ سے مکہ واپس آنا اور طواف حج بجالانا۔

۸- دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر بجالانا۔

۹- صفا اور مرہ کے درمیان سعی کرنا۔

۱۰- طواف النساء بجالانا۔

۱۱- دو رکعت نماز طواف النساء بجالانا۔

۱۲- گیارہویں اور بارہویں رات کو منیٰ میں قیام کرنا۔

۱۳- گیارہویں اور بارہویں کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

(نوٹ) بعض صورتوں میں منیٰ میں تیرہویں تاریخ کو قیام بھی ہو سکتا ہے۔ لہذا اس دن بھی تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماری جائیں گی۔

۱- احرام حج

اس سلسلے میں تمام وہ اصول جو بیان کئے جا چکے ہیں رو بہ عمل لائے جائیں گے۔

۲- وقوف عرفات

(1) عرفات میں وقوف کا وقت زوال آفتاب سے لیکر غروب شرعی تک کا ہے۔

(2) انسان یہ نیت کرے کہ میں عرفات میں آج ظہر کے وقت سے غروب شرعی تک جنتہ الاسلام کے حج تمتع کیلئے خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کیلئے ٹھہرا ہوں۔

(9) اس دن خیرات و صدقات دینے میں کوتاہی نہ کرنا۔

(10) محمد و آل محمد پر بہت زیادہ درود پڑھنا اللہ کو پکارنا، اپنی مغفرت کی دعا کرنا۔ نیز سال آئندہ اور ہمیشہ حج کی توفیق طلب کرنا۔

(11) وقوف عرفات میں دعائے امام حسین پڑھنا۔

۳- وقوف مشعر الحرام

(1) طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک مشعر الحرام میں رکتا واجب ہے۔

(2) یہ نیت کرے کہ میں مشعر الحرام میں طلوع آفتاب تک جنتہ الاسلام کے حج تمتع کیلئے رہوں گا واجب قربتہ الی اللہ۔

مشعر الحرام میں قیام کے مستحبات

(1) عرفات سے سکون و اطمینان کے ساتھ مشعر الحرام کی طرف جانا۔

(2) راستہ میں استغفار کرنا۔

مستحبات وقوف عرفات

(1) حالت وقوف میں باطہارت رہنا۔

(2) غسل کرنا۔ ظہر کے قریب غسل کرنا بہتر ہے۔

(3) پراگندگی حواس (یعنی دنیاوی خیالات) سے دور رہنا تاکہ ساری توجہ بارگاہ الہی کی طرف رہے۔

(4) وقوف اس جگہ میں ہو جو مکہ سے آنے والے قافلہ کے اعتبار سے پہاڑ کے بائیں طرف ہو۔

(5) پہاڑ کے دامن اور ہموار زمین پر وقوف کرنا پہاڑ کے اوپر جانا مکروہ ہے۔

(6) ظہر کی نماز کو اول وقت میں ایک اذان اور دو اقامت سے بجالانا۔

(7) حضور قلب کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تملیل و تقدیس الہی اور اس کی حمد و ثناء کرنا۔

(8) اعمال عرفات بجالانا اور معصومین سے روایت کردہ دعاؤں کو پڑھنا۔

- (3) نماز مغرب و عشاء کو مزدلفہ میں جا کر پڑھنا۔
 (4) مشعر الحرام میں پیادہ پا ہونا اور رات کو عبادت و اذکار الہی میں بسر کرنا۔
 (5) نماز صبح کے بعد طہارت کی حالت میں اللہ کی حمد و ثناء کرنا۔
 محمد و آل محمدؑ پر درود پڑھنا اور نعمتوں کو یاد کرنا۔
 (6) منیٰ میں شیطان کو مارنے کیلئے مزدلفہ سے 70 کنکریاں پھینا۔
 (7) وادی محسّر سے تیزی سے گذرنا۔

4 اعمال منیٰ

واجبات منیٰ

- (1) بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا اور اس کے واجبات نیت کرے کہ میں سات (7) کنکریاں حج تمتع حجۃ الاسلام میں جمرہ عقبہ پر مارتا / مارتی ہوں واجب تر ہے الی اللہ۔

- (2) کنکریاں پھینک کر مارنا۔
 (3) کنکریوں کا جمرہ عقبہ کو لگانا۔
 (4) کنکریوں کی تعداد کا کم از کم سات ہونا۔
 (5) کنکریوں کو الگ الگ مارنا۔

رمی جمرات کی مستحبات

- (1) کنکریاں مارتے وقت باطہارت ہونا۔
 (2) ہر کنکری پھینکتے وقت اللہ اکبر کہے۔
 (3) جب کنکریاں مارنے لگے تو دعا پڑھے۔
 (4) ہر کنکری مارتے وقت دعا پڑھے۔
 (5) بڑے شیطان کو مارتے وقت 10 یا 15 ہاتھ کا فاصلہ ہو اور چھوٹے اور درمیانے شیطان کو قریب سے مارے۔
 (6) بڑے شیطان کو مارتے وقت پشت قبلہ کی طرف ہو اور باقی کو مارتے وقت رو بہ قبلہ ہو۔
 (7) بوڑھے، بیمار اور خواتین رات بھی کنکریاں مار سکتے ہیں۔

- (8) کنکری انگوٹھے پر رکھ کر کلمہ کی انگلی کے ناخن سے پھینکے۔
 (9) منیٰ میں اپنی جگہ واپس آکر دعا مانگے۔

5- قربانی کرنا

- (1) منیٰ میں ایک قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے۔
 (2) واجب ہے کہ جانور اونٹ، یا گائے یا گوسفند ہو۔
 (3) اونٹ 5 سال، گائے دو سال، بھیڑ ایک سال اور بکری دو سال پورے کر چکی ہو۔
 (4) قربانی کا جانور صحیح الاعضاء اور سالم ہو یعنی اندھا نکترا بہت بوڑھا مریض کان کٹا دبا سینک ٹوٹا یا خنص نہ ہو۔

6- تقصیر

- (1) نیت کرے کہ میں سرمٹا ہوں، بال کترواتا ہوں یا ناخن ترشواتا / ترشواتی ہوں حج تمتع میں واجب قربتہ الی اللہ۔
 (2) جس مرد کا پہلا حج ہو بہتر ہے کہ وہ سرمٹا دے۔
 (3) تقصیر کے بالوں اور ناخن کا منیٰ میں دفن کرنا مستحب ہے۔

- (4) گیارہویں اور بارہویں شب کو منیٰ میں قیام واجب ہے اور ہر دن میں پہلے چھوٹے پھر درمیان اور پھر بڑے شیطان کو سات سات کنکریاں حسب سابق ماریں۔
 7 تا 11 اعمال اسی طرح سے بجالائے جیسے عمرہ کیلئے بجا لائے گئے لیکن نیت حج تمتع کی ہوگی۔

احرام کی نماز کے بعد یہ دعائیں پڑھے۔

نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثناء بجالائے
اور بغیر اسلام اور ان کی آل پاک پر درود بھیجے اور
اس کے بعد یہ کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مُعْتَبِرًا
مِمَّا وَدَّعَيْتَ لَكَ وَأَمِنًا بِوَعْدِكَ وَأَنْ
تَسْتَجِبَ لِي فِي عِبَادَتِكَ وَتَقْبَلْ مِنِّي
لَا أُرِيءُ إِلَّا مَا وَقَيْتَ وَلَا أَخْذُ إِلَّا مَا
أَعْطَيْتَ وَتَدُدْ ذِكْرَتَ الْحَجِّ فَاسْأَلُكَ
أَنْ تَعَزِّمَ لِي عَلَيْهِ عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتَقْوِيَنِي

حَقِّدْ دُعَاؤَكَ
مُسْتَجِبٌ دُعَائِي

لَمْ تَكُنْ حَجَّةً فَعِمْرَةً أَحْرَمَ لَكَ
شَعْرِي وَبَشْرِي وَلَحْيِي وَدَمِي وَعِظَامِي
وَمَنْعِي وَعَصْمِي مِنَ النِّسَاءِ وَالنِّيَابِ وَ
الطَّيِّبِ أَبْتَنِي بِذَلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ
الْآخِرَةَ ۝

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں
میں سے قرار دے جنہوں نے تیری دعوت پر لبیک کہی تیرے وعدے
پر ایمان لائے۔ اور تیرے امر کی پیروی کی کیونکہ میں تیرا بندہ ہوں
تیرے قبضے میں ہوں میں تیرے بن بیج نہیں سکتا اور تیرے عطا کئے
بغیر کچھ پانہیں سکتا اور تو نے حج کا ذکر فرمایا ہے پس میں تجھ سے سوال
کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب اور نبی کی سنت کے مطابق میرے ارادہ کو
اس پر پختہ فرما اور جس کام سے میں کمزور ہوں اس پر مجھے قوت بخش

عَلَى مَا ضَعُفْتُ وَتُسَلِّمَ لِي مَنَائِكِي فِي
يُسْرِيكَ وَعَافِيَةِ وَاجْعَلْنِي مِنْ
وَدِّكَ الَّذِي رَضِيْتَ وَارْتَضَيْتَ وَ
سَمَّيْتَ وَكَتَبْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ
شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَأَنْفَقْتُ مَالِي ابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِكَ اللَّهُمَّ فَتَمِّمْ لِي حَجَّتِي وَ
عُمْرَتِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ
إِلَى الْحَجِّ عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ
صَلَّوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَإِنْ عَرَضَ لِي
عَارِضٌ يَحْبِسُنِي فَخَلِّتَنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي
بِقُدْرِكَ الَّذِي قَدَّرْتَ عَلَى اللَّهِ إِنْ

اور میرے لئے میرے اعمال کو اپنی جانب سے آسودگی اور عافیت میں قبول فرما اور مجھے اپنے ان مہمانوں سے بنا دے جن سے تو راضی اور خوش ہے جن کو تو نے نام بنام لکھ دیا ہے۔ خدایا میں دور دراز کی راہ سے آیا ہوں اور تیری رضا کے لئے اپنا مال خرچ کیا ہے۔ پس اے اللہ میرے عمرہ اور حج کو پورا فرما۔ میں تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت پر حج تمتع کا عمرہ کرنا چاہتا ہوں مجھے اگر کوئی رکاوٹ پیش آجائے تو جیسے مجھے روکا میرے لئے مقدر اپنی قدر سے مجھ سے بندش ہٹا دے۔ اے اللہ! اگر (کامل) حج نہ ہو سکے تو عمرہ تو ہو، میں تیری خاطر اپنے بال جلد گوشت، خون، ہڈیوں، دماغ اور اعصاب کو عورتوں، کپڑوں اور خوشبو سے بچاؤں گا اور اس عمل سے میں دار آخرت اور تیری رضا کا طالب ہوں۔

— احرام کے دنوں کپڑے پہننے وقت یہ کہنا :
 "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا أُوْرِي بِهِ
 عَوْرَتِي وَأُوْدِي فِيهِ فَرَضِي وَأَعْبُدُ
 فِيهِ رَبِّي وَأَنْتَهِي فِيهِ إِلَى مَا أَمَرَنِي ،
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَصَدَّقْتُ بِلِقَائِي
 وَأَرَدْتُهُ فَأَعَانَنِي وَتَبَلَّغَنِي وَلَمْ يَقْطَعْ
 لِي وَرَجْهَهُ أَرَدْتُ فَسَلَّسَنِي نَهْوً
 حِصْنِي وَكَهْنِي وَجِرْزِي وَظَهْرِي وَمَلَايَ
 وَرَجَائِي وَمَنْجَائِي وَذُخْرِي وَعَدَّتِي بِفِ
 شِدَّتِي وَرَحْمَتِي"

ترجمہ : تمام حمد اللہ کیلئے جس نے مجھے لباس دیا جس سے میں سترپوش کرتا ہوں اس میں اپنا فرض ادا اور اپنے رب کی عبادت کرتا

ہوں اور وہاں پہنچتا ہوں جہاں کا مجھے حکم دیا ہے۔ تمام حمد اللہ کے لئے جس کا میں نے تصد کیا، تو اس نے پہنچایا اس کا ارادہ کیا تو میری مدد کی اور قریب فرمایا اور میری امید کو نہ توڑا میں نے اس کی رضا کا تصد کیا تو اس نے خالص فرمایا پس وہ میرا قلہ، پناہ گاہ بچاؤ پشت پناہ، جائے پناہ، آرزو سامان نجات ذخیرہ اور میری سخت نزمی میں ہمہ وقت موجود سرمایہ ہے۔

بَعِيدَةٍ وَنَجَّ عَمِيَّتِي سَامِعًا لِنِدَائِكَ
 وَمُسْتَجِيبًا لَكَ مَطِيعًا لِأَمْرِكَ
 وَكُلُّ ذَلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ
 إِلَيَّ فَذَلِكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ مَا رَفَعْتَنِي لَهُ
 أَبْتَنِي بِذَلِكَ الزَّلْفَةَ عِنْدَكَ
 وَالْقُرْبَةَ إِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَ
 الْمَغْنَمَةَ لِذُنُوبِي وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ
 مِنْهَا بِمَنِّكَ ،
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 وَحَرِّمْ بَدَنِي عَلَى النَّارِ وَأَمِّي مِنْ
 عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

— حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے :

اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ لِي كِتَابَكَ وَقَوْلَكَ
 الْحَقُّ : وَأَذِنَ لِي النَّاسُ بِالْحَجِّ يَا تَوَكَّلْ
 رَجَالًا وَعَلَى كُلِّ صَانِعٍ رِيَاتِينَ مِنْ كُلِّ
 نَجِّ عَمِيَّتِي .
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ مَنْ أَجَابَ
 دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شِقْمَةٍ

حرم میں داخل ہوتے وقت تھوڑی سی گھاس (اذخر) لے کر جائے۔

ترجمہ: اے اللہ تو نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق ہے کہ (اے ابراہیم) لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔ وہ تیرے پاس پیدل اور ہر دور دراز کی راہ سے آنے والی دہلی پتلی سواریوں پر آئیں گے۔ اے اللہ! مجھے امید ہے کہ میں تیری دعوت پر لبیک کہنے والوں میں ہوں گا میں تیری آواز کو سن کر تیرے لئے لبیک کہتے ہوئے اور تیرے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے دور دراز کی راہوں سے تیرے پاس آیا ہوں اور یہ سب کچھ تیرے ہی فضل اور احسان سے ہے میں اس پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے مجھے توفیق بخشی، میں اس سے تیری قربت، نزدیکی، تیرے ہاں قدر و منزلت، تیرے احسان و منت کے سبب اپنے گناہوں کی بخشش اور ان سے توبہ کی قبولیت کا خواہاں ہوں۔ اے اللہ! محمد و آل محمد پر رحمت بھیج اور اپنی رحمت سے میرے بدن کو جہنم کی آگ سے حرام قرار دے اور مجھے اپنے عذاب اور عقاب سے بچائے رکھ، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے مستحبات

مکلف کے لیے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے لیے بھی غسل کرنا مستحب ہے۔ نیز مستحب ہے کہ انجھاری اور فروتنی کے ساتھ مکہ میں داخل ہو اور مکہ کے راستے سے مکہ آنے والا شخص مکہ کے بالان حصہ سے داخل ہو اور جاس وقت مکہ کے لیشی حصہ سے خارج ہو۔

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آداب

مکلف کے لیے مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے اور اسی طرح مسجد الحرام میں ننگے پیر سکون والہینان اور وقار کے ساتھ داخل اور باب بنی شیبہ سے مسجد کے اندر آنا مستحب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ باب بنی شیبہ اس وقت باب السلام کے مقابل ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ باب السلام سے داخل ہو کر اتنی دور سیڑھا چلتا رہے کہ ستونوں سے گزر جائے نیز مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ کہنا مستحب ہے:

”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ . بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمَسَاءَ اللَّهُ“

السَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ .
السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

ترجمہ: اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ اللہ کے نام اس کی ذات اور اس کی مشیت کے ساتھ شروع کرتا ہوں اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو۔ ابراہیم خلیل اللہ پر سلام اور تمام حمد جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہے۔

ایک دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مسجد کے دروازہ کے پاس یہ دعا پڑھے:

”بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ رَأَى اللَّهُ وَمَسَاءَ
اللَّهُ دَخَلَ صَلَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِإِبْرَاهِيمَ وَخَيْرِ الْأَسْمَاءِ بِنْتِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ“

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ،

السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ،
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ ،

السَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ ،
السَّلَامُ عَلَى خَلِيلِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ ،
السَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ .

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ .
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ

وَتَرَحَّمْتَ عَلَيَّ اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
 اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَعَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَ
 رَسُوْلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَسَلَامٌ عَلٰى
 الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
 اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعِيْلِيْ
 فِيْ طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَاَحْفَظِيْ بِحِفْظِ
 الْاِيْمَانِ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتِيْ جَلَّ شَأْنُ
 وَجْهِكَ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِنْ وَفْدِهِ
 وَرُوَّارِهِ وَجَعَلَنِيْ مِنْ يَّعْمُرِ مَسَاجِدِهِ
 وَجَعَلَنِيْ مِنْ يُّنَاجِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
 عَبْدُكَ وَرَاثِرُكَ فِيْ بَيْتِكَ وَعَلَى كُلِّ
 مَا اَتَى حَقَّ لِمَنْ اَتَاهُ وَرَاةُ دَانَتْ خَيْرُ
 مَا اَتَى وَاكْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمَنُ
 بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ
 لَا شَرِيْكَ لَكَ بِاَنَّكَ وَاَحَدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ
 يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ
 كُفُوًا اَحَدٌ، وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ يَا جَوَادُ
 يَا كَرِيْمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيْمُ اَسْأَلُكَ

اَنْ تَجْعَلَ تَحْفَنَتَكَ اِيَّايْ بِزِيَارَتِيْ اِيَّتِكَ اَوَّلَ
 شَيْءٍ تُعْطِيْنِيْ فَكَانَكَ رَقِيْبَتِيْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اللہ کے نام اور اس

کی ذات سے ابتداء ہے اللہ کی جانب سے اللہ کی طرف اور اس کی
 مشیت کے مطابق اور اللہ کے رسول کی ملت پر، بہترین نام اللہ کے
 ہیں اور تمام حمد اللہ کے لئے ہے، رسول اللہ پر سلام، محمد ابن عبد اللہ
 پر سلام، اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت اس کی برکات اور سلام ہو،
 اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو، ابراہیم خلیل الرحمن پر سلام
 ہو تمام مرسلین پر سلام ہو اور تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام
 جہانوں کا پروردگار ہے۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔
 اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت بھیج۔ محمد و آل محمد پر برکت
 نازل فرما، محمد و آل محمد پر رحم فرما، جس طرح تو نے ابراہیم اور آل
 ابراہیم پر رحمت، برکت اور رحم فرمایا ہے۔ تحقیق تو محمد والا اور بزرگی
 والا ہے۔ اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد مصطفیٰ پر رحمت
 بھیج۔ اے اللہ! اپنے خلیل ابراہیم اور اپنے نبیوں اور رسولوں پر

رحمت بھیج، ان پر اور تمام مرسلین پر سلام ہو، تمام جہانوں کے
 پروردگار اللہ کے لئے تمام حمد ہے۔ اے اللہ! ہمارے لئے رحمت
 کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی رضا اور اطاعت میں لگا دے اور
 جب تک مجھے باقی رکھے ہمیشہ مجھے میرے ایمان کے ساتھ محفوظ رکھ۔
 تیری تعریف بہت جلیل ہے تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے
 اپنے پاس آنے والوں اور زائرین سے بنایا اور مجھے ان لوگوں میں
 سے قرار دیا جو اس کی مساجد کو آباد کرتے ہیں اور مجھے ان سے بنایا جو
 اس سے مناجات کرتے ہیں۔ اے اللہ! میں تیرا بندہ اور تیرے گھر
 میں تیرا ملاقاتی ہوں اور میزان پر مسمان اور ملاقاتی کا حق ہوتا ہے تو
 ان سب سے بہترین ہے جن کے پاس آیا جاتا اور جن کی ملاقات کی
 جاتی ہے اور ان سب سے زیادہ کریم ہے۔ اے اللہ! اے رحمن!
 میں تجھ سے باایں طور دعا مانگتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو
 تمنا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور تو واحد، احد، بے نیاز ہے، نہ کسی کو
 تو نے جہاں نہ کسی سے تو پیدا ہوا۔ تیرا کوئی ہمسر نہیں اور محمد مصطفیٰ
 تیرے بندے اور رسول ہیں ان پر اور ان کی اہل بیت پر اللہ کی
 رحمت ہو، اے عطا کرنے والے، اے سخی اے بزرگی والے! اے

زبردست اے کریم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی ملاقات کا جو تحفہ عطا کرے اس میں سب سے پہلے جو شے مجھے دے دو میرا جہنم سے چھٹکارا ہو۔

پھر تین مرتبہ کہے:

”اللَّهُمَّ فُكِّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ“

ترجمہ: اے اللہ مجھے نار جہنم سے آزاد فرما۔

پھر تین مرتبہ کہے:

”وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ
وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ شَيَاطِينِ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَشَرَّ
نَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ“

ترجمہ: اور میرے اوپر اپنے پاکیزہ حلال رزق کو بکثاؤہ فرما اور مجھ سے جن و انس کے شیطانوں کی بدی اور عرب و عجم کے ناستوں کے شر کو دفع فرما۔

اس کے بعد مسجد الحرام میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي مَتَابَعِي هَذَا رِنِّي أَدَلِّ
مَنَابِعِي أَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِي وَأَنْ تَتَجَادَزَ عَنِّي
خَطِيئَتِي وَأَنْ تَضَعَ عَنِّي وَزْرِي، الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي بَلَّغَنِي بَيْتَهُ الْحَرَامَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا بَيْتُكَ الْحَرَامَ الَّذِي
جَعَلْتَهُ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا مَبَارَكًا وَ
هُدًى لِلْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَالْبَدَلُ
بِلَدِّكَ وَالنَّبِيْتُ بِبَيْتِكَ حَيْثُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ
وَأَدْرَأُ طَاعَتَكَ مَطِيعًا لِامْرِكِ رَاضِيًا بِتَدْرِكِ
أَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْغَيْبِ إِلَيْكَ الْخَائِبِ
لِعُقُوبَتِكَ اللَّهُمَّ انْفُتِحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

كَرَمَكَ وَجَعَلْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا مَبَارَكًا
وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ“

ترجمہ: اللہ کی حمد کرتا ہوں جس نے تجھے عظمت و بزرگی بخش
تجھے عزت والا بنایا اور تجھے لوگوں کیلئے جائے پناہ، امن، برکت والا
اور عالمین کے ہدایت کرنے والا قرار دیا۔

اور حجیر اسود کے مقابل پہنچ کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمِنْتُ
بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالْحَبِيبِ وَالطَّاعُونَ وَاللَّاتِ
وَالْعُزَّى وَبِعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَبِعِبَادَةِ كُلِّ
بَدِيدٍ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ“

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی اللہ نہیں ہے، سوا اللہ کی
ذات کے جو صرف ایک ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں، اور حقیقتاً محمد

وَأَسْتَعِينُ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ“

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے اس قیام اور اولین عمل میں تجھ سے
دعا کرتا ہوں کہ میری توبہ کو قبول فرما۔ میرے گناہوں سے درگزر کر
اور میرا بوجھ مجھ سے اتار دے میں حمد کرتا ہوں اللہ کے لئے جس
نے مجھے اپنے حرمت والے گھر میں پہنچایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ
تیرا حرمت والا گھر ہے جسے تو نے لوگوں کیلئے جائے پناہ، امن،
برکت اور عالمین کے لئے ہدایت (کرنے والا) قرار دیا ہے۔ اے
اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر اور یہ گھر تیرا گھر ہے۔
تیری فرمانبرداری کرتے ہوئے اور تیری قدر پر راضی ہوتے ہوئے
تیرے پاس تیری رحمت و اطاعت کا طالب ہو کر آیا ہوں، میں تجھ
سے تیرے محتاج اور تیری سزا سے ڈرنے والے کا سوال کرتا ہوں۔
میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور مجھے اپنی
اطاعت اور رضا میں لگا دے۔

پھر کعبہ سے مخاطب ہو کر کہے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَظَّمَكَ وَشَرَّفَكَ وَ”

وَيَسِّرْ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَأَفْضَلِ مَا
صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
وَسَلَامٌ عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنِّي
أُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَأُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَأَتَّبِعُ
كِتَابَكَ

ترجمہ: حمد کرتا ہوں اللہ کی جس نے ہمیں اس دین کی ہدایت
فرمائی اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاسکتے۔ اللہ پاک

سے مس کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کر کے یہ دعا پڑھو:
اللَّهُمَّ أَمَانَتِي أَدَيْتَهَا وَمِيثَاقِي
تَعَاهَدْتَهُ لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُؤَاخَاةِ
اللَّهُمَّ تَصَدِّيقًا بِكِتَابِكَ وَعَلَى سُنَّةِ
نَبِيِّكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَنْتُ بِاللَّهِ
وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى
وَعِبَادَةَ الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةَ كُلِّ بَدِيدٍ عَمِي
مِنْ دُونِ اللَّهِ

ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی امانت کو ادا کر دیا اور اپنا عہد پورا
کر ڈالا تاکہ تو اس ایفاء کا میرے لئے شاہد ہو، اے اللہ تیری کتاب

اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کو دل سے مانتا ہوں اور ہر
دشمن خدا اور خدائی کے وعبیدار شیطان، جابر حکمران اور لات و عزا
یعنی ہر قسم کے چھوٹے بڑے خداؤں کا انکار کرتا ہوں اور ہر اس شخص
کی عبادت سے انکار کرتا ہوں جو اللہ کے سوا خدائی کا وعبیدار ہے۔

اور جب حجر اسود پر نظر پڑے تو اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہے:
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِنَّا
أَخْشَى وَأَحْذَرُ،

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

ہے اور سب حمد اسی کی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب
سے بڑا ہے۔ اللہ اپنی مخلوق سے بڑا ہے اور اس سے بڑا ہے جس سے
میں ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے
اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اور حمد اسی کے لئے ہے وہ جلاتا ہے اور
مارتا ہے وہ زندہ ہے جو مرتا نہیں۔ ہر طرح کی اچھائی اس کے ہاتھ
میں ہے۔ اور ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود
بھیج، محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جو اس سے بہتر ہو جو تو نے
ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر رحمت برکت اور رحم فرمایا ہے۔ تو لاحق حمد
اور بزرگ ہے۔ تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو اور تمام حمد عالمین
کے پروردگار اللہ کے لئے ہے۔ اے اللہ میں تیرے وعدے پر ایمان
رکھتا اور تیرے رسولوں کو سچا سمجھتا ہوں اور تیری کتاب کی اتباع کرتا
ہوں۔

اور ایک معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حجر اسود کے پاس پہنچو تو
اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثناء کرو اور پیغمبر پر صلوات بھیجو اور خداوند عالم سے
اپنا بیعت قبول ہونے کی دعا کرو۔ اس کے بعد حجر اسود کو بوسہ دو اور ہاتھوں سے
مس کرو اور اگر بوسہ دینا ناممکن ہو تو شربت ہاتھوں سے مس کرو اور اگر ہاتھوں

کی تصدیق کے لئے اور تیرے نبی کی ملت پر قائم رہ کر میں گواہی دتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تمہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ تیرے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور بتوں، معبودان باطل لات اور عزری شیطان کی عبادت اور اللہ کے سوا پوجے جانے والے ہر شریک کی عبادت سے انکار کرتا ہوں۔

اور اگر پوری دعا پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس کا کچھ حصہ پڑھو اور کہو:

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِي وَبَيْمَاعِنْدَكَ
عَظُمْتُ رَغْبَتِي نَأْتِبِلْ سُبْحَتِي وَأَغْفِرْ لِي
وَارْحَمْنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری جانب ہاتھ پھیلا دیا اور تیری نعمتوں کی طرف۔ میری چاہت بہت بڑھ گئی ہے پس اے اللہ میری کوشش کو قبول فرما مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اے اللہ میں کفر،

دنیا داری اور دنیا و آخرت میں رسوائی کے مقاتل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

طواف کے آداب و مستحبات

طواف کرتے وقت یہ پڑھنا مستحب ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي
يُمِشِي بِهِ عَلَى ظِلِّ السَّمَاءِ كَمَا يُمِشِي
بِهِ عَلَى جُدِّ الْأَرْضِ.

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يَهْتَرُّهُ
عَرْشُكَ.

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تَهْتَرُّهُ أَتْدَامُ
مَلَائِكَتِكَ.

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ مُوسَى
مِنْ جَانِبِ الطُّورِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَالْقَيْتُ

تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے محمد مصطفیٰ (کی امت) کے گزشتہ و آئندہ گناہوں سے چشم پوشی فرمائی اور ان پر اپنی نعمت کو پورا فرمایا کہ تو میرے حق میں اس طرح سلوک فرما۔

طواف کرتے وقت یہ کہنا بھی مستحب ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ فَتِيرٌ وَإِنِّي خَائِفٌ

مُسْتَجِيرٌ فَلَا تَغْيِرْ جِسْمِي وَلَا تَبْدِلْ إِسْمِي

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا محتاج تیرے (عذاب) سے ڈرنے اور تیری پناہ پکڑنے والا ہوں۔ پس میرے جسم کو تغیر نہ دنا اور میرے نام کو تبدیل نہ فرما۔

نیز محمد و آل محمد پر درود بھیجے خصوصاً اس وقت جب نماز کعبہ کے دروازہ پر پہنچے اور یہ دعا پڑھے:

سَأَلْتُكَ فَتِيرٌ وَسُكِينٌ بِبَابِكَ،

فَتَصَدَّقْ عَلَيَّ بِالْحَبَّةِ،

اللَّهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ

عَلَيْهِ مَحَبَّةٌ مِنْكَ.

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ

لِمُحَمَّدٍ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا

تَأَخَّرَ وَأَتَسَمَّتْ عَلَيْهِ بِنِعْمَتِكَ أَنْ

تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا

کذا وکذا ل بگراہی حاجت طلب کرے۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں، جس کے ساتھ جیسے زمین پر چلا جاتا ہے ویسے تارک پانی پر چلا جاتا ہے اور میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تیرا عرش جھومتا ہے اور تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں، جس کے لئے مقرب فرشتوں کے قدم حرکت میں آتے ہیں میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تجھے موسیٰ نے طور کے پہلو سے پکارا تو تو نے اس کی دعا قبول کی اور اس پر اپنی محبت کا القاء فرمایا۔ اور میں

وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِدِيكَ
الْمُسْتَجِيرِيكَ مِنَ النَّارِ فَأَعْتِنِي وَوَالِدِي
وَأَهْلِي وَوُلْدِي وَإِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ مِنْ
النَّارِ يَا جَوَادَ يَا كَرِيمًا

ترجمہ: تیرا سائل تیرا محتاج اور تیرا مسکین تیرے دروازے پر
کھڑا ہے پس اس پر جنت تصدق فرما۔ اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور
یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ جہنم سے تیری پناہ
اور حمایت کے طالب کی تیرے سامنے پیش ہے۔ پس میرے
مومن بھائیوں، میرے بچوں، میرے گھر والوں، میرے ماں باپ
اور مجھے جہنم سے آزاد فرما۔ اے جو در کرم والے۔

اور جب حجر اسماعیل پر پہنچے تو پیرو کو میزاب (پر نالہ) کی طرت کرے اور
سر بلند کر کے یہ کہے:

اللَّهُمَّ ادْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاجْزِنِي مِنَ النَّارِ
بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِي مِنَ الشَّقِيمِ وَادْوِسْ

عَلَى مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَأَعَنِي شَرَّ
نَسَقَةِ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَشَرَّ نَسَقَةِ
العَرَبِ وَالْعَجَمِ

ترجمہ: اے اللہ مجھے جنت میں داخل فرما اور اپنی رحمت کے
ساتھ جہنم سے پناہ دے، مجھے خرابی سے محفوظ رکھ حلال رزق میرے
لئے کشادہ فرما اور مجھ سے جن وانس کے نفاق کے شر اور عرب و عجم
کے ناسقوں کی بدی کو دور فرما۔

اور جب حجر اسماعیل سے گزر کر پشت کعبہ پر پہنچے تو یہ کہے:

يَا ذَا الْمِنَّةِ وَالطَّلْوَلِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ إِنَّ
هَبْلِي مُنْعِيْفٌ فَصَاعِفُهُ لِي وَتَقَبَّلُهُ
بَيْتِي إِنَّكَ أَنْتَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ

ترجمہ: اے احسان و انعام والے اے جو در کرم والے میرا عمل
کنزور ہے اے دو چنر فرما اور میری جانب سے قبول کر بے شک تو سننے
والا جاننے والا ہے۔

اور جب رکن یمانی پر پہنچے تو اتھا اٹھا کر یہ کہے:

يَا اللَّهُ يَا دَبِيَّ الْعَافِيَّةِ وَخَالِقِ الْعَافِيَّةِ
وَرَازِقِ الْعَافِيَّةِ وَالسُّنْعِمُ بِالْعَافِيَّةِ
وَالسَّمَانُ بِالْعَافِيَّةِ وَالْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِيَّةِ
عَلَى وَعَلَى جَبِيحِ خَلْقِكَ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَأَلِّ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِيَّةَ وَتَسَامَرِ
الْعَافِيَّةِ وَشُكْرِ الْعَافِيَّةِ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ: اے اللہ اے عافیت کے مالک رازق اور خالق اور عافیت
کے ساتھ انعام اور تفضل فرمانے والے مجھ پر اور اپنی تمام مخلوق پر۔ اے
دنیا و آخرت کے مہربان اور رحم فرمانے والے محمد و آل محمد پر درود
بھیج اور ہمیں عافیت اور دنیا و آخرت میں عافیت پر شکر ادا کرنا نصیب
فرما، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

پھر کعبہ کی طرت سر بلند کر کے یہ کہے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَّفَكَ وَعَظَمَكَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا
رَجَعَلَ عَلِيًّا إِمَامًا اللَّهُمَّ اهْدِلْهُ خِيَارَ
خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شَرَّ رَخَلِقِكَ“

ترجمہ: تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے شرف و عظمت
بخشی تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے (سرکار دو عالم) محمد مصطفیٰ کو
نبی بنا کر بھیجا اور علی مرتضیٰ کو امام بنایا۔ اے اللہ ان کے واسطے اپنی
بہترین مخلوق قرار دے اور ان کو اپنی بدترین مخلوق سے بچا۔

اور جب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پہنچے تو یہ کہے:

”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَتَنَا عَذَابَ النَّارِ“

ترجمہ: اے ہمارے پالنے والے ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی
عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا۔

اور ساتویں دور میں جب "مستحار" تک پہنچے تو مستحب ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کعبہ کی دیوار پر پھیل کر چہرہ اور پیٹ کو دیوار سے چٹاکر یہ کہے:

"اللَّهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَ
هَذَا مَكَانُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ"

ترجمہ: اے اللہ یہ گھر تیرا ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ نار جنم سے تیری پناہ پکڑنے والے کی پیشی ہے۔

پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے خداوند عالم سے ان کی مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ استجاب ہوگی۔ پھر اس کے بعد یہ کہے:

اللَّهُمَّ مِنْ قَبْلِكَ السَّرْوُحُ وَالْفَرْجُ وَ
الْعَائِيَةُ اللَّهُمَّ إِنَّ عَسَلِي ضَعِيفٌ
فَمَضَاعِفُهُ لِي وَاعْتِزُّ لِي مَا اطَّلَمْتُ عَلَيْهِ
مِثِّي وَخَفِي عَنِّي خَلْقِكَ أَسْتَجِيرُ
بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ

لئے مستحار: کعبہ کی پشت پر رکن یمانی کے پاس در کعبہ کے مقابلہ میں واقع ہے۔

ترجمہ: اے اللہ عافیت کشائش اور راحت تیری جانب ہی سے ہے اے اللہ میرا عمل کمزور ہے پس اسے دوجہد فرما اور میرے ان گناہوں کو بخش جو تجھ پر تو آشکارا ہیں اور تیری مخلوق سے پوشیدہ ہیں۔ میں نار جنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

پھر جو پناہ دعا مانگے پھر رکن یمانی کو استلام کرے اور حجر اسود کے قریب اپنے طواف کو ختم کر کے یہ کہے:

"اللَّهُمَّ تَنَعَّنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي
فِيمَا آتَيْتَنِي"

ترجمہ: اے اللہ تو نے مجھے جو رزق دیا اس پر قانع رکھ اور جو مجھے عطا فرمایا اس میں برکت دے۔

طواف کرنے والے کے لیے ہر دور میں کعبہ کے ارکان اور حجر اسود کو استلام کرنا اور حجر اسود کو استلام کرتے وقت یہ کہنا مستحب ہے:

"أَمَانَتِي أَدَيْتُهَا وَمِيثَاقِي تَعَاهَدْتُهُ
لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُؤَافَاةِ"

تَقَبَّلْ مِثِّي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَزَكِّ عَمَلِي"

ترجمہ: اے اللہ میرا (یہ عمل) مجھ سے قبول فرما اور اسے میری جانب سے آخری ملاقات نہ قرار دے۔ اللہ کے لئے حمد ہے اس کے تمام محامد کے ساتھ اس کی تمام نعمتوں پر انتہا تک اللہ کی حمد جہاں تک وہ پسند کرے اور راضی ہو۔ اے اللہ! محمد و آل محمد پر رحمت بھیج۔ اور میری طرف سے (یہ عمل) قبول فرما میرے دل کو ظاہر کر اور میرے عمل کو پاک فرما۔

دوسری روایت کے مطابق بھی پڑھیں:

"اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِطَاعَتِي إِيَّاكَ وَطَاعَةِ
رَسُولِكَ

اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي أَنْ أَتَعَدَّى حُدُودَكَ
وَاجْعَلْنِي مَسْنَنٌ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُولَكَ
وَمَلَائِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِينَ"

ترجمہ: میں نے اپنی امانت ادا کر دی اور جو عہد اللہ سے بنا تھا اس کو پورا کر دیا۔ اے حجر اسود اس بات کی تو گواہی دینا کہ میں نے اپنا عہد پورا کیا (یعنی صرف ایک خدا کی عبادت کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا)

نماز طواف کے مستحبات

نماز طواف کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ حمد کا پڑھنا، نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا اور اللہ سے قبول کرنے کی دعا کرنا۔ نیز اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے:

"اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِثِّي وَلَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ
مِثِّي. الْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا
عَلَى تَعَابُثِهِ كُلِّهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ
إِلَى مَا يَحِبُّ وَيَرْضَى.
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ

ترجمہ: اے اللہ! مجھ پر اپنی اور اپنے رسول کی فرمانبرداری کے طفیل رحم فرما، اور مجھے ان لوگوں سے قرار دے جو تجھ سے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیرے فرشتوں سے اور تیرے صالح بندوں (آئمہ طیبین) سے محبت رکھتے ہیں۔

اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نمازِ طہران کے بعد سجدہ میں جا کر یہ پڑھتے تھے۔

سَجَدَ لَكَ رَجُلِي تَعَبًا وَرِقًا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ حَقًّا حَقًّا الْأَزَلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَذَا أَنْذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَأْصِيْبِي بِيَدِكَ نَأْغُفِرُ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ نَأْغُفِرُ لِي نَبَاتِي مَقْرَبٌ بِنُورِي عَلَى نَفْسِي وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ ۝

سجدہ کے بعد امام علیہ السلام کا روئے مبارک گریہ کی وجہ سے ایسا ہوا تھا جیسے پانی میں ڈبو گیا ہو۔

ترجمہ: اے اللہ! میرا چہرہ تیری غلامی اور بندگی میں جھکا ہے۔ حق ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ہی ہر شے سے اول ہے اور ہر شے کے آخر ہے یہ میں تیرے سامنے ہوں۔ میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے، پس مجھے بخش دے کیونکہ گناہِ عظیم کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ پس مجھے بخش دے کہ میں اپنے نفس کے اوپر اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں اور بڑے گناہ کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا، سو مجھے بخش دے۔

سعی کے مستحبات

سعی سے پہلے اور نمازِ طہران کے بعد جاؤ زمزم کے پاس جا کر ایک یا دو ڈول پانی نکالنا، اس کو پینا، سڑکوں اور پشت پر ڈالنا اور یہ پڑھنا مستحب ہے:

“اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا
وَمِشَاءً مِنْ كُلِّ دَابَّ وَسُقِيمٍ”

ترجمہ: اے اللہ! اسے فائدہ بخش علم، کھلا رزق اور ہر بیماری اور خرابی سے شفا قرار دے۔

اس کے بعد حجرِ اسود کے پاس آنا اور حجرِ اسود کے مقابل والے دروازے سے کوہِ صفا کی طرف رخ کرنا اور سکون کے ساتھ کوہِ صفا پر جا کر نمازِ کعبہ کو دیکھنا اور جس رکن میں حجرِ اسود ہے اس کی طرف منہ کر کے اللہ کی حمد و ثنا

کرنا اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کر کے ان اذکار کا پڑھنا مستحب ہے

“اللَّهُ أَكْبَرُ” سات مرتبہ۔

“الْحَمْدُ لِلَّهِ” سات مرتبہ۔

“لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ” سات مرتبہ۔

“لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ” تین مرتبہ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اس کا ہے حمد اس کے لئے ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے، مارتا اور جلاتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آتی اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

اس کے بعد محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجیے اور تین مرتبہ یہ کہیے:

“اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى

مَا آتَانَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ وَالْحَمْدُ

لِلَّهِ الْحَيِّ الدَّائِمِ”

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت فرمائی، اللہ کی حمد ہے اس پر کہ اس نے ہم پر انعام فرمایا اور اللہ کے لئے حمد ہے جو حی و قیوم ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے جو حی ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔

پھر تین مرتبہ یہ کہیے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ

أَنْ مَحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ لَأَنْبَدُ
إِلَّا آيَاتَهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ ۝

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ہم
کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر اللہ کی اسی کے لئے عبادت کو خالص
رکھتے ہوئے اگرچہ مشرکین کو ناگوار گذرے۔

پھر تین مرتبہ یہ کہے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
وَالْيَقِينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۝"

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں درگزر، عافیت
اور یقین کا سوال کرتا ہوں۔

پھر تین مرتبہ یہ کہے:
"اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝"

ترجمہ: اے اللہ ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی عطا فرما اور عذاب
جہنم سے بچا۔

پھر سو مرتبہ "اللَّهُ أَكْبَرُ ۝"

سو مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

سو مرتبہ "الْحَمْدُ لِلَّهِ"

اور سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللَّهِ" کہے۔

اس کے بعد یہ پڑھے:

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ
وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ
وَحْدَهُ - فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ"

نیرپے اہل ایمان، مال، دین و نفس کو اللہ کے سپرد کرنے کی زیادہ تکرار
کریں پھر یہ کہے:

أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ الَّذِي
لَا تَضِيْعُ رِزْقُهُ دِيْنِي وَنَفْسِي وَأَهْلِي
اللَّهُمَّ اسْتَعْمِلْنِي عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ
نَبِيِّكَ وَتَوَقَّئِي عَلَى مِلَّتِهِمْ وَأَعِذْنِي
مِنَ الْفِتْنَةِ ۝

ترجمہ: میں اپنا دین، مال، جان اور اولاد اللہ کے سپرد کرتا ہوں
جو رحمن و رحیم ہے، اپنی امانتیں ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اے اللہ مجھے
اپنی کتاب اور اپنے رسول کی سنت پر عامل رکھ اور مجھے اپنے رسول کی
ملت پر (اس دنیا سے) اٹھا اور مجھے فتنہ سے پناہ دے۔

پھر تین مرتبہ "اللَّهُ أَكْبَرُ" کہہ کر پہلی والی دعا کی دو مرتبہ
تکرار کرے اس کے بعد ایک مرتبہ "اللَّهُ أَكْبَرُ" کہہ کر پھر دعا کو دہرائے۔ اور
اگر ان تمام اعمال کو انجام نہ دے سکے تو جتنا ممکن ہو پڑھے۔

وَحْدَهُ،
اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي الْمَوْتِ وَفِي مَا بَعْدَ
الْمَوْتِ،
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ
وَرَحْسَتِهِ . اللَّهُمَّ أَظْلِمْنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ
يَوْمَ لَا يُظِلُّ إِلَّا ظِلُّكَ ۝

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔ اس نے اپنا
وعدہ پورا فرمایا۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور (کفار کے) گردہوں پر
تنہا غالب ہوا۔ پس ملک اسی کا ہے اور حمد تنہا اسی کے لئے ہے اے
اللہ میرے لئے موت اور اس کے بعد احوال میں برکت فرما۔ اے
اللہ میں قبر کی تاریکی اور تھمائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ
جس دن تیری رحمت کے سائے کے ساتھ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اپنے
عرش کے سائے میں جگہ دینا۔

اور کعبہ کی طرت رُخ کر کے اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ قَطَّ
فَإِن عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْغَفِيرَةِ يَا نَبِيَّكَ
أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ .

اللَّهُمَّ انْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ فَإِنَّكَ
إِنْ تَفَعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ تَرْحَمْنِي وَإِنْ
تُعَذِّبْنِي فَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنِّي عَنْ عَذَابِي وَ
أَنَا مُحْتَاجٌ إِلَى رَحْمَتِكَ .

يَا مَنْ أَنَا مُحْتَاجٌ إِلَى رَحْمَتِهِ ارْحَمْنِي
اللَّهُمَّ لَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ فَإِنَّكَ إِنْ
تَفَعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ تَعَذِّبْنِي وَلَمْ
تُظْلِمْنِي أَصْبَحْتَ أَتَقِيَّ عَذَابَكَ وَلَا
أَخَانُ جُورَكَ يَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا

يَجُورُ ارْحَمْنِي :

ترجمہ: اے اللہ میرے ہر گناہ کو جب بھی کیا ہو بخش دے پھر
اگر دوبارہ کروں تو بھی دوبارہ بخش فرما۔ کیونکہ تو بخشنے والا رحم فرمانے
والا ہے۔ اے اللہ میرے ساتھ وہی کر جس کا تو اہل ہے کیونکہ تو اگر
میرے ساتھ ایسا کرے گا تو مجھ پر رحم ہی کرے گا اگر تو مجھے عذاب
دے تو مجھے عذاب دینے سے تو بے نیاز ہے اور میں تیری رحمت کا
محتاج ہوں۔ پس اے وہ کہ میں اس کی رحمت کا محتاج ہوں مجھ پر
رحم فرما اور میرے ساتھ وہ نہ کر جس کا میں ہتھیار ہوں کیونکہ اگر
تو نے ایسا کیا تو تو مجھے عذاب دے گا اور آنحضرتؐ مجھ پر ظلم نہیں
کر رہا ہوگا۔ میں تیرے عدل سے ڈرتا ہوں، مجھے تیری طرف سے ظلم
کا خوف نہیں۔ پس اے وہ کہ جو عدل محض ہے کہ ظلم نہیں کرتا مجھ
پر رحم کر۔

اس کے بعد یہ کہے:

« يَا مَنْ لَا يَحْزِبُ سَائِلَهُ وَلَا يَنْفُدُ

سَائِلُهُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَاجِرْتَنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ :

ترجمہ: اے وہ کہ جو اپنے سائل کو ناراد نہیں لوٹاتا اور جس کے
نام ختم نہیں ہوتے۔ محمدؐ و آل محمدؑ پر رحمت بھیج اور اپنی رحمت
کے ساتھ مجھے نار جہنم سے پناہ دے۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص مال میں زیادتی کا خواہاں ہو وہ صفا پر
بیک کھڑا رہے اور جب صفا سے اترنے لگے تو چوتھی سیڑھی پر کھڑا ہو
سے اور غائب کعبہ کی طرت رُخ کر کے یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَابِ
وَفِتْنَتِهِ وَعُرْبَتِهِ وَرَحْشَتِهِ
وَزُلْمَتِهِ وَضَيْقِهِ وَصَنْكِهِ ،
اللَّهُمَّ أَظْلِمْنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ
إِلَّا ظِلُّكَ :

ترجمہ: اے اللہ میں قبر کے عذاب اس کی آزمائش، تنہائی،
مسافت، تاریکی، تنگی اور سختی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ جس
دن تیری رحمت کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا مجھے اپنے عرش
کے سایہ میں رکھ۔

پھر چوتھی سیڑھی سے نیچے آجائے اور احرام کو کر کے ہٹا کر یہ کہے:

« يَا رَبِّ الْعَفْوِ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْعَفْوِ
يَا مَنْ هُوَ أَوْلَى بِالْعَفْوِ ،
يَا مَنْ يُشِيبُ عَلَى الْعَفْوِ ،
الْعَفْوُ الْعَفْوُ الْعَفْوُ يَا جَوَادُ
يَا كَرِيمُ يَا قَرِيبُ يَا بَعِيدُ ،
أُرْءِدُ عَلَى نِعْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي
بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ :

ترجمہ: اے پروردگار مجھے معاف فرما، معاف فرما، معاف فرما
اے جواد اے کریم اے قریب اے بعید مجھ پر اپنی نعمت کو لوٹا دے اور

مجھے اپنی اطاعت اور رضامیں لگا دے۔

اور مستحب یہ ہے کہ سعی پسند کرے، صفا سے "منارۃ میاز" تک درمیانی رفتار سے جائے اور وہاں سے "بازار عطاران" تک اونٹ کی طرح تیر چلے۔ اور اگر سواری پر ہو تو اپنی سواری کو نسبتاً تیز کر دے اور وہاں سے مروہ تک پھر درمیانی رفتار سے جائے۔ پلٹنے کے وقت بھی اسی ترتیب کا لحاظ رکھے۔ عورتوں کے لیے ہر دل نہیں ہے۔ منارۃ میاز پر پہنچ کر یہ کبنا مستحب ہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ ،
اللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ ،
وَاَمْدِي بِلَيْتِي هِيَ اَقْوَمُ اللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِي
ضَعِيْفٌ . فَضَاعِفْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي ."

اللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِي ، وَبِكَ حَوْلِي وَتَوْتِي تَقَبَّلْ
مِنِّي عَمَلِي يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِيْنَ

ترجمہ: اللہ اور اس کے نام کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اس کی رحمت ہو محمد مصطفیٰ اور ان کے اہل بیت پر، اے اللہ مجھے بخش، رحم فرما اور گناہوں سے درگزر فرما جو کہ تجھے معلوم ہیں بے شک تو ہی سب سے زیادہ غالب اور عزت والا ہے۔ اور مجھے سیدھے راہ کی رہنمائی فرماتا رہ۔ اے اللہ میرا عمل ضعیف ہے اسے میرے لئے دوچند فرما اور میری طرف سے قبول کر، اے اللہ میری سعی تیرے لئے ہے اور میری قوت و طاقت تیرے ساتھ ہے میری جانب سے میرا عمل قبول کر اسے پرہیزگاروں کے عمل کو قبول کرنے والے۔

"بازار عطاران" سے گزرتے ہی یہ کہے:

"يَا ذَا الْمِنَّةِ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنِّعْمَاءِ
الْجُودِ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ

الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ "

ترجمہ: اے احسان، فضل، کرم، جود اور نعمتوں والے میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔

جب مروہ پر پہنچے تو مروہ کے اوپر چلا جائے اور جو کچھ صفا کے ذیل میں ذکر ہوا ہے اس کو بجلا لائے اور اس جگہ کی تمام دعاؤں کو جس ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے اسی ترتیب سے پڑھے اس کے بعد یہ کہے:

اللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْرِ يَا مَنْ يَحِبُّ
الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ يَعْفُو
عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْرِ ، الْعَفْرِ الْعَفْرِ الْعَفْوِ

ترجمہ: اے اللہ وہ کہ جس نے درگزر کرنے کا حکم دیا اے وہ کہ جو عفو کو پسند فرماتا ہے اے وہ کہ جو درگزر کرنے پر عطا کرتا ہے اے وہ کہ جو درگزر کرنے پر درگزر فرماتا ہے۔ اے میرے پروردگار درگزر فرما، درگزر فرما، درگزر فرما، درگزر فرما۔

اور رونے کی کوشش کرنا اپنے کو گریہ کے لیے آمادہ کرنا، حالت سنی میں بہت دعائیں کرنا اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے:

"اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ حُسْنَ الْقَلْبِ بِكَ عَلَى كُلِّ
حَالٍ وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ "

ترجمہ: اے اللہ میں ہر حال میں تیرے ساتھ حسن ظن رکھنے اور تجھ پر توکل کرنے میں نیت کی سچائی کا سوال کرتا ہوں۔

عرفات میں وقوت تک احرام حج کے مستحبا

احرام عمرہ کی مستحب چیزیں احرام حج میں بھی مستحب ہیں اور جب حاجی احرام باندھ کر مکہ سے باہر آئے تو جوں ہی اوپر سے وادی البطح دکھائی دینے لگے باواز بلند لیکر کہے اور جب منیٰ جانے لگے تو یہ کہے:

"اللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْ وَاِيَّاكَ اَدْعُوْ
فَبَلِّغْنِي اَمَلِيْ وَاَصْلِحْ لِي عَمَلِيْ "

ترجمہ: اے اللہ میں تجھی سے امید رکھتا اور تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں پس مجھے میری آرزو تک پہنچا اور میرے عمل میں میرے لئے اصلاح فرما۔

اور سکون و اطمینان کے ساتھ تسبیح و ذکر خدا کرتے ہوئے جائے اور جب منی پہنچے تو یہ کہے:

"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آتَدَّ مَعِيهَا صَالِحًا
فِي عَائِنِي وَبَلَّغَنِي هَذَا الْمَكَانَ"

ترجمہ: اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے ٹھیک ٹھاک عافیت میں رکھ کر منی میں داخل کیا اور اس مقام تک پہنچایا۔

اس کے بعد یہ کہے:

"اللَّهُمَّ هَذِهِ مِنِّي رَهِي بِمَا مَنَنْتَ بِهِ عَلَيْنَا
مِنَ الْمَنَاسِكِ . فَاسْأَلُكَ أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ
بِمَا مَنَنْتَ عَلَيَّ أَنْبِيَائِكَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُكَ"

رَبِّي تَبَتُّنَبِكَ !

ترجمہ: اے اللہ یہ منی ہے اور یہ ان منامک سے ہے جو تو نے ہم پر انعام فرمائے ہیں، پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر وہ انعام فرما جو تو نے اپنے انبیاء پر فرمایا ہے کیونکہ میں سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا بندہ اور تیرے قبضے میں ہوں۔

اور عرفہ کی رات منی میں گزارنا اور اطاعت الہی میں مشغول رہنا مستحب ہے۔ ساری عبادتیں خصوصاً نمازوں کا مسجد خیف میں سجالانا بہتر ہے اور نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھ کر عرفات کے لیے روانہ ہو اور طلوع فجر کے بعد جانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن سنت یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے وادی محسرت نہ گزرے نیز صبح سے پہلے روانہ ہونا مکروہ ہے اور جب عرفات کا رخ کرے تو یہ دعا پڑھے:

"اللَّهُمَّ إِلَيْكَ صَعَدْتُ وَإِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ

وَوَجْهَكَ أَرَدْتُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَبَارِكَ لِي فِي
رِحْلَتِي وَأَنْ تَقْضِيَ لِي حَاجَتِي وَأَنْ تُجْعَلَنِي
مِمَّنْ تَبَاهِي بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ مِنِّي"

مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّي
شَرَّ فَسَقَةِ الْجَنَّةِ وَالْإِنْسِ ،
اللَّهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِي وَلَا تَخْذَعْنِي دَا
لَا تَسْتَدْرِجْنِي يَا أَسْمَعَ السَّمَاعِينَ
وَيَا أَبْصَرَ النَّاطِقِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ
وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَسْأَلُكَ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا"

ترجمہ: اے تمام مشاعر (مقامات منامک) کے رب مجھے نارہم سے آزاد فرما۔ اور حلال رزق کو مجھ پر کشادہ فرما اور جن و انس کے فاسقوں کے شر کو مجھ سے دور فرما۔ اے اللہ! مجھے مکافات مکر و فریب میں پھنسا اور مجھے زینہ بزمین اپنے عتاب کی طرف نہ کھینچ۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری قوت، جود، کرم، احسان اور فضل کے

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرا ہی قصد کیا۔ تجھ ہی پر بھروسہ کیا۔ تیری خوشنودی کا ارادہ کیا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے میرے کوچ کرنے کو بابرکت فرما۔ میری حاجت پوری کر اور مجھے ان لوگوں سے قرار دے جن کے ساتھ تو مجھ سے افضل لوگوں پر آج کے دن مہابت کرتا ہے۔

عرفات میں وقوف کے مستحبات

حضور قلب کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تکبیل و تقدیس الہی اور اس کی حمد و ثنا کرنا۔ اس کے بعد سو مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور سو مرتبہ سورۃ توحید پڑھنا اور جو چاہے دعا کرنا۔ پھر اللہ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگنا اور یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے:

"اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا نَفْسِي
رَقَبَتِي مِنَ الشَّارِّ وَأَوْسِعْ عَلَيَّ"

واسطے سوال کرتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ سننے والے اے سب سے بڑھ کر دیکھنے والے اے سب سے تیز حساب والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت فرما اور میری اس حاجت کو پورا فرما۔

أَنْ تَنْعَلَنِي كَذَا وَكَذَا كِجْدَ أَجْبَتِي بِيَانِ كَرِيهِ
ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ کہے :

اللَّهُمَّ حَاجَتِي إِلَيْكَ الَّتِي إِنْ
أَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي
وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا
أَعْطَيْتَنِي،

أَسْأَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ
اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَمِلْكُ نَاصِيَتِي

بِيَدِكَ وَأَجَلِي بِعِلْمِكَ،
أَسْأَلُكَ أَنْ تُؤَفِّقَنِي لِمَا يَرْضِيكَ
عَبْتِي وَأَنْ تُسَلِّمَ مِنِّي مَنْاسِكِي الَّتِي
أَرَيْتَهَا خَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَوَدَلَّتْ عَلَيْهَا نَبِيَّتَكَ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ-
اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيَتْ
عَمَلَهُ وَأَطَلَّتْ عُمُرَهُ وَأَحْيَيْتَهُ
بَعْدَ الْمَوْتِ؟

ترجمہ: اے اللہ میری ایک تجھ سے حاجت ہے کہ اگر تو اسے پورا کر دے تو جو جو حاجتیں پوری نہ کرے ان کا مجھے کوئی نقصان نہ ہو اور اگر تو اسے پورا نہ کرے تو جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے بے

فائدہ رہ جائے (اے اللہ) میں تجھ سے اپنے لئے نارجم سے چھٹکارا چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرا مملوک ہوں میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے اور میری اجل تیرے علم میں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس پر موقوف فرما جو تجھے مجھ سے راضی کر دے اور میری جانب سے میرے اعمال کو قبول فرما جو تو نے اپنے خلیلؑ حضرت ابراہیمؑ صلوات اللہ علیہا کو دکھائے اور جن پر تو نے اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی فرمائی۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں سے قرار دے جن کے عمل سے تو راضی ہو ان کی عمر دراز کی اور انہیں موت کے بعد پاکیزہ زندگی کے ساتھ رکھا۔
اس دعا کا پڑھنا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ

الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيدٌ.
اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ
وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ
الْقَائِلُونَ،
اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي وَلَكَ تُرَاتِي
وَبِكَ حَوْلِي وَمِنْكَ تَوَاتِي،
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُقْرَةِ
وَسَاوِسِ الْمَسْتَدِيرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْأَمْرِ
وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَ

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيءُ بِرِيحِ الرِّيحِ
وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي
وَبَصَرِي نُورًا وَفِي لَحْيِي وَدُمِّي وَعِظَامِي
وَعُرْوَتِي وَمَتَعِدِي وَمَقَارِي وَمَدْخَلِي
وَمَخْرَجِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا يَا رَبِّ
يَوْمَ الْقَالِكِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اس دن خیرات اور صدقات دینے میں کوتاہی نہ کرے۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے، حمد اسی کے لئے ہے۔ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے اس کے قبضے میں ہر طرح کی بہتری ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اے اللہ تیرے لئے ہی حمد ہے جس طرح تو فرماتا ہے اور تو بہتر ہی کتا ہے اور تمام کہنے

والوں کے قول سے بڑھ کر، اے اللہ میری نماز، میری عبادت، میری زندگی، میری موت تیرے ہی لئے ہے میرا ترکہ تیرے لئے ہے میری طاقت تیرے ساتھ اور میری قوت تجھی سے ہے۔ اے اللہ میں ناداری، دل کے دوسوں امر کی پراگندگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ہواؤں کی خوبی کا طالب ہوں اور اس شر سے جو ہواؤں میں میرے پاس لاتی ہیں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے رات اور دن کی خوبی کا سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے دل، کان، آنکھ، گوشت، خون میں میری ہڈیوں اور رگوں میں میرے انھنے اور بیٹھنے میں میرے داخل ہونے اور خارج ہونے میں نور قرار دے اور میرے رب جب میں تجھ سے ملاقات کروں تو میرے نور کو باعظمت کرونا، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

کعبہ کی طرف رخ کر کے ان اذکار کا پڑھنا:

”سُبْحَانَ اللَّهِ“ سو مرتبہ

”اللَّهُ أَكْبَرُ“ سو مرتبہ

اس کے بعد سورہ بقرہ کی ابتدائی دس آیتوں کا پڑھنا پھر تین مرتبہ سورہ توحید اور پوری آیتہ الکرسی پڑھ کر ان آیات کا پڑھنا:

”إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُهُ حَيْثُ شَاءَ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
وَالنُّجُومُ مَسْحُورَاتٌ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○
أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○ وَلَا تُفْسِدُوا فِي
الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا
وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ

”مَا شَاءَ اللَّهُ لَا نُؤْتَا إِلَّا بِاللَّهِ“ سو مرتبہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو چاہے (اس پر راضی ہوں) کوئی طاقت میں مگر اللہ کیساتھ۔

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَلْقُ
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ
حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ سو مرتبہ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے وہ جلاتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے ہر طرح کی اچھائی اس کے قبضے میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

ترجمہ: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔ پھر عرش پر حکم چلایا کہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے جو اس کے (پیچھے پیچھے) تیزی سے اس کا طالب ہوتا ہے اور سورج، چاند اور ستاروں کو غلق فرمایا کہ اس کے حکم کے تابع ہیں آگاہ رہو کہ پیدا کرنا امر کرنا اسی کیلئے ہے جہانوں کا پروردگار اللہ برکت والا ہے۔

پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چھپ کر آہستہ سے حقیقت یہ ہے کہ اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ زمین پر فساد اور خرابیاں نہ پھیلاؤ۔ اس کے بعد کہ زمین کی اصلاح ہو چکی ہے، اور اللہ کو پکارو اور اس سے ڈرتے ہوئے اور اس کے فضل و کرم کی طمع کرتے ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت اچھے کام کرنے والوں سے بت قریب ہے۔

پھر سورہ فلنق اور سورہ ناس کو پڑھ کر اللہ کی جتنی نعمتیں یاد ہوں ایک ایک کا تذکرہ کر کے اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ اسی طرح اہل

عیال، مال و ثروت اور دوسری تمام چیزیں جو اللہ نے عطا کی ہیں ان کے سلسلے میں حمد کرنا اور یہ کہنا:

”اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى نِعْمَاتِكَ“

”الَّتِي لَا تَحْصِي بِعَدَدٍ وَلَا تُكْفَى بِعِبَادٍ“

ترجمہ: اے اللہ تمہارے ہی لئے حمد ہے تمہاری نعمتوں پر جو کتنی میں نہیں آسکتیں اور جن کا کسی کام سے بدلہ نہیں دیا جاسکتا۔

پھر قرآن کی وہ آیتیں پڑھ کر حمد خدا بجالانا جن میں باری اقدس کی حمد کی گئی ہے۔ جن آیات میں اس کی تسبیح کی گئی ہے، ان آیات سے اس کی تسبیح کرنا اور جن آیات میں اس کی بڑائی بیان کی گئی ہے ان سے اس کی بزرگی اور بڑائی بیان کرنا۔ تہلیل والی آیتوں سے اس کی تہلیل کرنا۔ نیز محمد و آل محمد علیہم السلام پر زیادہ درود بھیجنا اور جو اسمائے خدا مسترآن میں موجود ہیں ان سے خدا کو پکارنا اور اللہ کے جتنے نام یاد ہوں ان کے ذریعہ خدا کو یاد کرنا اور سورہ حشر کے آخر میں جو اسمائے خدا مذکور ہیں وہ نام لے کر اللہ کو پکارنا مستحب

”أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِكُلِّ اسْمٍ“

هُوَ لَكَ وَأَسْأَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ

وَعِزَّتِكَ وَبِجَمِيعِ مَا أَحَاطَ بِهِ

عِلْمُكَ وَبِجَمِيعِكَ رَبِّارُكَ نِكَ كُلِّهَا

وَبِحَقِّ رِسْوَكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَ

أَلِهِ وَبِأَسْمِكَ الْأَكْبَرِ الْأَكْبَرِ

وَبِأَسْمِكَ الْعَظِيمِ الَّذِي مَنْ دَعَاكَ

بِهِ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ أَنْ لَا تُخَيِّبَهُ

وَبِأَسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الَّذِي

مَنْ دَعَاكَ بِهِ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ

أَنْ لَا تُثَرِّدَهُ وَأَنْ تُعْطِيَهُ مَا سَأَلَ

أَنْ تُغْفِرَ لِي جَمِيعَ ذُنُوبِي فِي جَمِيعِ

”اللَّهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ“

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ

السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُنُ الْعَزِيزُ

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

الْمُصَوِّرُ“

ترجمہ: اللہ ہر چھپی ہوئی اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے اور وہ سب کو فیض اور نافرمانی پہنچانے والا اور بے حد مسلسل رحم کرنے والا ہے۔ وہی حقیقی بادشاہ ہے۔ پاک اور پاکیزہ ہے۔ امن و سلامتی کا دینے والا ہے۔ ہم سب پر نگران ہے۔ بہت طاقت والا، عزت والا اور غلبے والا، ہر ایک پر چھا جانے والا، ہر بڑائی کا مالک، ہر چیز کا خالق، ہر چیز کو پہلی پہلی وجود بخشنے والا یعنی وجود کی ابتداء کرنے والا ہے اور ہر چیز کو شکل دینے والا ہے۔

پھر اس دعا کو پڑھنا:

ترجمہ: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! اے وہ جو سب کو فیض اور فائدے پہنچانے والا ہے۔ میں تجھے ہر اس نام سے پکارتا ہوں جو تو نے اپنے لئے پسند فرمایا ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری قوت کا واسطہ دے کر اور تیری قدرت کا واسطہ دے کر اور تیری عزت اور غلبے کا واسطہ دیکر اور تیری ان تمام صفات کا واسطہ دے کر جنہیں تو ہی جانتا ہے اور تیرے تمام کمالات اور ارکان کا واسطہ دیکر اور تیرے رسول اور ان کی اولاد کے حق کا واسطہ دیکر اور سوال کرتا ہوں، تیرے سب سے بڑے سے بڑے نام کا واسطہ دیکر اور سوال کرتا ہوں تیرے اسم اعظم کا واسطہ دے کر کہ جس اسم سے جو بھی دعا کرتا ہے تو اس کا تجھ پر حق ہو جاتا ہے کہ تو اسے مایوس اور ذلیل نہیں کریگا۔ اور میں تیرے اس اسم اعظم کا واسطہ دیکر دعا کرتا ہوں کہ جس نے بھی اس اسم اعظم کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کیا تو اس کا تجھ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ تو اسے ناراد نہیں لوٹاتا اور اسے وہ کچھ دے دیتا ہے کہ تو میرے تمام گناہ جو تیرے علم میں ہیں معاف کر دے اور میری تمام حاجتیں پوری کر دے۔

پھر اپنی تمام حاجتیں طلب کرنا۔ نیز اللہ سے سال آئندہ اور ہر سال کے لیے حج کی توفیق طلب کرنا اور ستر مرتبہ یہ کہنا:

”أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ“

ترجمہ: میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔

نیز ستر مرتبہ ”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي ذَاتُ الْوَبِّ

الْيَدِ“ کہنا مستحب ہے۔

ترجمہ میں اپنے رب سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں
پھر اس دعا کو پڑھے:

اللَّهُمَّ فَكَّنِي مِنَ الشَّارِ وَأَوْسِعْ عَلَيَّ
مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَأَدْرَأْ
عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَ

أَمْسِي ذُلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِزِّكَ وَأَمْسِي
وَجْهِي الْفَنَائِي الْبَائِي مُسْتَجِيرًا
بِوَجْهِكَ الْبَاقِي يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ
وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطِيَ جَبَلْتِي
بِرَحْمَتِكَ رَأْسِي عَافِيَتِكَ
وَأَصْرَفُ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ
خَلْقِكَ“

ترجمہ: اے اللہ میں ناداری، امر کی پراگندگی، رات دن کے حادثات کی بدی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میرا ظلم تیرے عفو کے ساتھ اور میرا خوف تیرے وجہ باقی کے ساتھ پناہ پکڑے ہوئے ہے اے سب سے بہترین مسؤل اے سب عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی اے ان سب سے زیادہ رحم کرنے والا جن سے رحم کی استدعا کی گئی ہو، مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، مجھے اپنی عافیت میں لے لے اور مجھ سے اپنی تمام مخلوق کے شر کو پھیر دے۔

شَرَّ نَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ“

ترجمہ: اے اللہ مجھے نار جنم سے آزاد فرما اور مجھ پر اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما۔ مجھے جن وانس کے فاسقوں کے شر سے دور رکھ اور عرب اور عجم کے بد معاشوں کے فاسقوں کے شر سے دور رکھ۔

— غروب آفتاب کے وقت یہ دعا پڑھنا:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ
وَمِنْ تَشْتُّتِ الْأُمُورِ وَمِنْ شَرِّ
مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَمْسِي
ظِلْمِي مُسْتَجِيرًا بِعَفْوِكَ وَأَمْسِي
خَوْفِي مُسْتَجِيرًا بِأَمَانِكَ وَأَمْسِي
ذُلُّوْبِي مُسْتَجِيرًا بِمَغْفِرَتِكَ وَ

اس مقدس دن کے سلسلے میں بہت زیادہ دعائیں وارد ہوئی ہیں جتنا ممکن ہو پڑھنا مناسب ہے اور اس دن دعائے حضرت سید الشہداء اور صحیفہ کاملہ میں موجود دعائے حضرت زین العابدین کا پڑھنا بہت بہتر ہے۔ پھر عروب کے بعد یہ پڑھے:

”اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هَذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيهِ مِنْ قَابِلٍ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَأَقْلِبِنِي الْيَوْمَ مَفْلِحًا مُنْجِمًا مُسْتَجَابًا لِي مَرْحُومًا مَغْفُورًا لِي بِأَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ أَحَدٌ مِنْ وَدُوكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ أَكْرَمِ وَدُوكَ عَلَيْكَ وَ

أَعْطِنِي أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّمْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِ أَوْ مَالٍ أَوْ تَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ“

ترجمہ: اے اللہ! اسے (میرے لئے) اس موقف کی آخری زیارت نہ قرار دے اور جب تک مجھے باقی رکھے ہمیشہ اس کی طرف بار بار آنا نصیب فرما اور مجھے آج کے دن فلاح پانے والا، کامیاب مستجاب الدعوات، مہربان اور بخشا ہوا بنا کر اس شے سے افضل چیز کے ساتھ لوٹا کہ جس کے ساتھ تیرے پاس آنے والوں اور تیرے مقدس گھر کے حاجیوں میں سے کوئی لوٹ کر جائے اور آج کے دن مجھے تو اپنے پاس آنے والوں سے عزت والا بنا اور ان میں سے

ایک سے زیادہ مجھے خیر و برکت دے۔ رحمت و رضوان اور مغفرت عطا فرما اور میں جہاں پلیٹ کر جا رہا ہوں میرے خاندان اور مال میں لکھل ہو یا کثیر برکت فرما اور ان کے لئے مجھے بارکت بنا۔

اور کثرت کے ساتھ یہ کہے:

”اللَّهُمَّ أَعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ“

ترجمہ: اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

مشعر الحرام میں وقوف کے مستجاب

عرفات سے سکون و اطمینان کے ساتھ مشعر الحرام کی طرف جانا، مستجاب کرنا اور حیب و این طرف سے ”سرخ تیلے“ پر بیٹھ کر یہاں مستجب ہے:

”اللَّهُمَّ ارْحَمِ تَوْفِيقِي رِزْدَةً لِي عَسِيلًا وَ

مَسْلَمًا لِي دِينِي وَتَقَبَّلْ مَنَاسِكِي“

ترجمہ: اے اللہ مجھ پر رحم فرما۔ میرے دین کو میرے لئے محفوظ اور میری عبادت کو مجھ سے قبول فرما۔

نیز راستہ چلنے میں میانہ روی اختیار کرے۔ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور مستجب ہے کہ نماز مغرب و عشاء کو مزدلفہ پہنچ کر پڑھے چلے رات کا ایک تہائی حصہ گزر جائے۔ نیز دروز نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھے۔ نوافل مغرب کو نماز عشاء کے بعد پچھلائے اور اگر نصف شب سے پہلے مزدلفہ پہنچنے سے کوئی چیز مانع ہو جائے تو نماز مغرب میں پانچ سیر نہ کرنا چاہیے بلکہ راستہ میں پڑھ لینا چاہیے اور وادی کے وسط میں راستہ کے واہنی طرف سے داخل ہونا مستحب ہے۔ اور اگر پہلا حج ہو تو مشعر الحرام میں پیادہ پا ہونا مستحب ہے۔ نیز اس رات حتی الامکان عبادت و اطاعت الہی میں بسر کرنا اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

”اللَّهُمَّ هِدْيَةً جَمِيعَةً اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

أَنْ تَجْعَلَ لِي فِيهَا حَيَاةً مِمَّا خَيْرٌ،

اللَّهُمَّ لَا تُؤَيِّسْنِي مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي سَأَلْتُكَ

أَنْ تَجْعَلَهُ لِي فِي قَلْبِي وَأَطْلُبُ إِلَيْكَ أَنْ

تُعَرِّفَنِي بِمَا عَرَّفْتِ أَوْلِيَاءَكَ لِي مَنَزِلِي

هَذَا وَإِنْ تَقَبَّلْتِ جَوَامِعَ الشَّرِّ“

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس میں میرے لئے خوبی کو اکٹھا کرنے والی چیزیں جمع کر دے۔ اے اللہ مجھے اس خوبی سے مایوس نہ فرما جس کے لئے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے دل میں جمع فرما۔ پھر میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اس جگہ اترنے میں مجھے اس کی معرفت نصیب کر جس کی معرفت تو نے اپنے اولیاء کو دی ہے اور یہ کہ مجھے بدی کے جمع کرنے والی چیزوں سے بچا۔

نماز صبح کے بعد طہارت کی حالت میں اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ جتنا ہو سکے اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل و کرم کو یاد کرنا، محمد و آل محمد پر درود بھیجنا، اور اس کے بعد دعا کرنا اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے،

”اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فَكُنْ رَقَبَتِي
مِنَ النَّارِ وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ
الْحَلَالِ وَأَدْرَأْ عَنِّي شَرَّ نَسَقَةِ الْجِنَّةِ
وَالْإِنْسِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبٍ إِلَيْهِ

وَحَيْرٌ مَدْعُوٍ وَخَيْرٌ مَسْئُولٍ وَلِيَكُنَّ
وَإِنْدَ حَبَائِزَةٍ فَجَاعِلٌ حَبَائِزِي فِي مَوْطِئِي
هَذَا أَنْ تُقِيلَنِي عَثْرَتِي وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِي
وَأَنْ تُجَاوِزَ عَن حَظِيئَتِي شَمَّ اجْعَلِ التَّوْبَى
مِنَ السَّنِيَا زَادِي“

ترجمہ: اے اللہ اے مشر الحرام کے رب۔ مجھے نار جنم سے آزاد فرما اور مجھ سے اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما۔ مجھ سے جن دانس کے فاسقوں کے شر کو دفع کر اے اللہ تو بہترین مطلوب ہے اور ان سب سے بہتر ہے جن کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو بہترین مسئول ہے ہر قاصد کے لئے ایک انعام ہوتا ہے پس میرا انعام اس جگہ یہ قرار دے کہ میری لغزش معاف فرما۔ میری معذرت قبول فرما پھر دنیا سے میرا زاد تقویٰ قرار دے اور مجھے (یہاں سے) فلاح یافتہ کامیاب، مستجاب الدعویٰ بنا کر اس چیز سے بہتر شے کے ساتھ لوٹا جس کے ساتھ تو نے اپنے پاس آنے والوں اور اپنے مقدس گھر کے زائرین میں سے کسی کو بھی لوٹا یا ہو۔

منیٰ میں تینوں شیطانوں کو مارنے کے لیے مرد لطف سے کنکریاں چننا مستحب ہے جن کی تعداد ستر ہے اور جب مرد لطف سے منیٰ کے لیے روانہ ہو اور وادی محرمین پہنچے تو سو قدم بھر اونٹ کی طرح تیز چلنا اور اگر سوار ہو تو سواری کو تیز چلانا اور یہ کہنا مستحب ہے:

”اللَّهُمَّ سَلِّمْ لِي عَهْدِي وَأَنْتَبِلْ تَوْبَتِي
وَاجِبْ دَعْوَتِي وَأَخْلِفْنِي فِيْمَنْ تَرَكْتُ
بَعْدِي“

ترجمہ: اے اللہ میرے عہد کو محفوظ رکھ، میری توجہ قبول فرما۔ میری دعائیں میرے پیچھے والوں میں میرا عوض ہو جا۔

رمی حمرات کے مستحبات

شیطان کو کنکریاں مارنے میں چند چیزیں مستحب ہیں:

- ① کنکریاں مارنے وقت باطہارت ہونا۔
- ② جب کنکریاں ہاتھ میں لے کر مارنے کے لیے آمادہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ هَذِهِ حَصِيَّاتِي فَأَحْصِهِنَّ لِي
وَأَرْضَنْهِنَّ لِي عَمَلِي“

ترجمہ: اے اللہ! بے شک یہ میری کنکریاں ہیں ان کو شمار میں رکھ اور میرے عمل میں ان کو بلند فرما۔

- ③ ہر کنکری مارنے وقت ”اللہ اکبر“ کہے۔
- ④ ہر کنکری مارنے وقت یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ اذْخِرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ
اللَّهُمَّ تَصَدِّيقًا بِكِتَابِكَ وَعَلَى سُنَّةِ
نَبِيِّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِي حَجَّامًا مَبْرُورًا
وَعَمَلًا مَقْبُولًا وَسَعِيًّا مَشْكُورًا
وَذَنْبًا مَغْفُورًا“

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ مجھ سے شیطان کو دفع کر۔ میں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور تیری نبی محمد مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر قائم ہوں اے اللہ! اے میرے لئے مقبول حج، مقبول عمل اور قابل جزائے خیر کوشش بنا دے اور بخشا ہوا گناہ قرار دے۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے تجھ ہی پر اعتماد اور توکل ہے۔ تو بت اچھا رب ہے۔ بت اچھا آقا ہے۔ بت اچھا مددگار ہے!

قربانی کے مستحبات

قربانی میں چند چیزیں مستحب ہیں:

- ① — امکان کی صورت میں اونٹ کی قربانی کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو گائے یا بیل اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو بھیڑ یا بکری کی قربانی کرے۔
- ② — اونٹ یا جانور خوب موٹا ہو۔
- ③ — اونٹ، اونٹنی یا گائے بیل میں اونٹنی یا گائے کی قربانی کرنا اور اگر بھیڑ بکری کی جنس سے قربانی کرنا چاہے تو زناور کا انتخاب کرنا۔
- ④ — جس اونٹ کو خر کرنا ہو۔ اسے کھڑا کر کے اس کے اگلے پیروں

کو گھٹنوں تک باندھیں اور ایک آدمی اس کے واہنی سمت کھڑا ہو اور چھری، نیزہ یا خنجر اس کی گردن اور سینہ کی درمیان گہرائی میں گھونپ دے اور خر یا ذبح کرتے وقت

- ⑤ — بڑے شیطان کو کنکری مارتے وقت اس کے اور شیطان کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا نام لے کر اور چھوٹے شیطان اور مینھے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت ان کے قریب کھڑا ہو۔
- ⑥ — بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے والے کا رخ شیطان کی طرف اور پشت قبل کی طرف ہو اور چھوٹے شیطان اور مینھے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت رو بہ قبل کھڑا ہو۔
- ④ — کنکری انگوٹھے پر رکھ کر کلمہ کی انگلی کے ناخن سے پھینکے۔
- ⑧ — منی میں اپنی جگہ واپس آ کر یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
فَنِعْمَ الرَّبُّ دَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَ
نِعْمَ النَّصِيرُ“

ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ (اے) مجھ سے قبول فرما۔

- ⑤ — قربانی کا جانور خود ذبح کرے اور اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے۔

حلق کے مستحبات

سر منڈانے کے سلسلے میں چند چیزیں مستحب ہیں:

- ① — اگلے حصے کی واہنی سمت سے سر منڈانا شروع کرے اور یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ اعْطِنِي بِسُكْنٍ شِعْرًا لِنَوْمِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“

ترجمہ اے اللہ! مجھے ہر بال کے نیچے نورد قیامت کو نور عطا فرما۔

- ② — سر کے بالوں کو منی میں اپنے خیمے میں دفن کرنے اور سبز زیتون کے پتوں سے منڈانے کے بعد واہنی اور موٹھ بھی بھرتی کر دینا اور ناخن منی میں کاٹنے۔

یہ دعا پڑھے:

”وَجِبَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ
الشُّرِكِينَ إِن صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ“

اللَّهُمَّ مِنْكَ ذَلِكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي“

ترجمہ: میں نے اپنا رخ اس کی طرف کیا ہے جس نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا، ہر طرف سے رخ پھیر کر اور مسلمان ہو کر اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، نے شک میری نماز، قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار

طواف حج نماز طواف اور سعی کے مستحبات

عمرہ کے طواف، نماز طواف اور سعی کے سارے مستحبات یہاں بھی مستحب ہیں۔ اور طواف حج کرنے کی غرض سے آنے والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ وہ عید الاضحیٰ کے دن مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى نُسُكِكَ وَسَلِّمْ لِي
لَهُ وَسَلِّمْهُ لِي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ
الْعَلِيلِ الدَّلِيلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهِ
أَنْ يَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَأَنْ تُرْجِعَنِي
بِحَاجَتِي - اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ
بِلَدِّكَ وَالْبَيْتُ بِبَيْتِكَ جِئْتُ أَطْلُبُ
رَحْمَتَكَ وَأَذْمُ طَاعَتَكَ مُتَبِعًا
لِأَمْرِكَ رَاضِيًا بِقُدْرِكَ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ
الْمُضْطَرِّ إِلَيْكَ الْمَطِيبِ لِأَمْرِكَ الشَّقِيقِ

مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِ لِعُقُوبَتِكَ أَنْ
تُبَلِّغَنِي عَفْوَكَ وَتُجَيِّرَنِي مِنَ النَّارِ
بِرَحْمَتِكَ“

ترجمہ: اے اللہ میری اپنی عبادت پر مدد فرما، مجھے اس کے لئے اور اے میرے لئے محفوظ فرما، میں تجھ سے علیل، ذلیل اور اپنے گناہ کے معترف کی طرح سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش دے اور میری حاجت کو پورا فرما۔ اے اللہ میں تمہارا بندہ ہوں اور یہ شہر تمہارا شہر ہے اور یہ گھر تمہارا گھر ہے میں تمہاری رحمت کا طالب ہو کر آیا ہوں اور تمہاری فرمانبرداری کا قصد رکھتا ہوں۔ میں تجھ سے تمہاری طرف مضطر، تیرے امر کے مطیع، تیرے عذاب سے خوف کھانے والے اور تمہاری عفویت سے ڈرنے والے کی طرح سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے عفو تک پہنچا دے۔

اس کے بعد حجر اسود کے نزدیک آئے۔ اسے ہاتھ سے مس کرے اور بوسہ دے اور اگر حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو اپنا ہاتھ حجر اسود پر پھیر کر ہاتھ سے بوسہ دے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجر اسود کے مقابل کھڑے ہو کر تکبیر کہے اور اس کے بعد طواف و عمرہ میں جو اعمال کیے تھے وہی اعمال بحال رہیں۔

منیٰ کے مستحبات

حاجی کے لیے مستحب ہے کہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے دن منیٰ میں رہے اور مستحب طواف کے لیے بھی منیٰ سے باہر نہ جائے۔ نیز منیٰ میں پسندہ نمازوں کے بعد اور منیٰ کے علاوہ دوسری جگہ دس نمازوں کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے۔ جس کی ابتدا عید کے دن نماز ظہر سے ہوگی اور بعض علماء نے اسے واجب قرار دیا ہے۔ اور تکبیر کہنے کی بہتر صورت یہ ہے:

”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَبِلِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا
هَدَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ
بِهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى
مَا أَبْلَانَا“

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

(کیونکہ) اللہ سب سے بڑا ہے۔ (اس کی بڑائی کا ایک ثبوت یہ ہے کہ)۔ کہ اس نے ہمیں اپنی ہدایتوں سے نوازا (اس لئے) اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اس نے ہمیں مختلف چوپائے عطا فرمائے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ہمارا امتحان لیا (تاکہ ہم بلند مرتبے حاصل کر سکیں)

اسی طرح جب تک منیٰ میں رہے واجب اور مستحب نمازیں مسجد خیف میں پڑھنا مستحب ہے۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مسجد خیف میں ستور کعت نماز پڑھنے کا ثواب ستر سال کی عبادت کے برابر ہے اور وہاں سومرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور سومرتبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنے کا ثواب ایک زندگی بنانے کے برابر ہے اور سومرتبہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہنے کا ثواب ”عزائین“ کا خراج راہِ خدا میں صدقہ کرنے کے برابر ہے۔

مکہ مکرمہ کے دوسرے مستحبات

مکہ مکرمہ کے دوسرے آداب و مستحبات مندرجہ ذیل ہیں:

② — شکران ختم کرنا۔

③ — آب زم زم پینا اور پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَ
رِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ
دَاءٍ وَسُقْمٍ“

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں وہ علم دے جو ہمیں فائدہ پہنچائے اور
وسیع رزق عطا فرما اور ہمیں ہر بیماری اور خرابی سے شفا عطا فرما۔

اور یہ بھی کہنا:

”بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَالشُّكْرِ لِلَّهِ“

ترجمہ: اور میں مدد مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام سے اور اللہ ہی کے
واسطے سے اور شکر یہ ادا کرتا ہوں اللہ کا۔

④ — کعبہ کو دیکھنا اور اس عمل کی زیادہ سے زیادہ تکرار کرنا۔

⑤ — دن رات میں اس ترتیب سے دس مرتبہ طواف کرنا۔

① — تین مرتبہ اول شب میں، تین مرتبہ آخر شب میں، دو
مرتبہ صبح ہونے پر اور دو مرتبہ ظہر کے بعد۔
مکہ میں قیام کے دوران سال کے دنوں کے برابر یعنی تین

② — سو ساتھ مرتبہ طواف کرنا۔ اور اگر اتنا ممکن نہ ہو تو باون
مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو جتنی مرتبہ بھی ممکن ہو طواف
کرنا مستحب ہے۔

③ — خانہ کعبہ کے اندر جانا خصوصاً اس شخص کے لیے جو پہلی
بار آیا ہو اور خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا
اور داخل ہوتے وقت یہ کہنا مستحب ہے:

”اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ

كَانَ آمِنًا فَأَمِيتِي مِنْ عَذَابِ النَّارِ“

ترجمہ: اے اللہ! تو نے فرمایا اور جو شخص اس میں داخل ہو گیا
اس میں ہے۔ اے اللہ! پس مجھے اپنے عذاب جہنم کے عذاب سے
امن نصیب فرما۔

لَا يَخِيبُ عَلَيْهِ سَائِلٌ وَلَا يَنْتَقِمُهُ
سَائِلٌ نَارِي لَمْ آتِكَ الْيَوْمَ بِعَمَلٍ
صَالِحٍ قَدَّمْتَهُ وَلَا شَفَاعَةَ مَخْلُوقٍ
رَجَوْتَهُ وَلَكِنِّي أَتَيْتُكَ مَقْرًا
بِالظُّلْمِ وَالْإِسَاءَةِ عَلَى نَفْسِي فَإِنَّهُ
لَا حُجَّةَ لِي وَلَا عَذْرَ فَاَسْأَلُكَ يَا
مَنْ هُوَ كَذَلِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتُعْطِيَنِي مَسْأَلَتِي
وَتَقْلِبَنِي بِرِعْبَتِي وَلَا تَرُدَّنِي
مَجْبُوهًا مَمْنُوعًا وَلَا خَائِبًا يَا
عَظِيمُ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ ارْجُوكِ
لِلْعَظِيمِ،

اس کے بعد دو وزن ستونوں کے درمیان لال پتھر پر
دو رکعت نماز پڑھے اور پہلی رکعت میں سورہ حمد
کے بعد سورہ ”خم سجدہ“ اور دوسری رکعت میں
سورہ ”حمد“ کے بعد شکران میں کسی بھی جگہ سے پچپن
آیتیں پڑھے۔

خانہ کعبہ کے چاروں گوشوں میں دو دو رکعت نماز پڑھنا
اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا:

”اللَّهُمَّ مَنْ تَهَيَّأَ أَوْ تَعَبَّ أَوْ أَعَدَّ
أَوْ اسْتَعَدَّ لِيَوْمَادَةٍ إِلَى مَخْلُوقٍ
رَجَاءَ رِفْدِهِ وَجَائِزَتِهِ وَتَوَائِلِهِ
وَفَوَاضِلِهِ فَالِيكَ يَا سَيِّدِي تَهَيَّئْ لِي
رَتْعِيَّتِي وَارْعُدْ لِي رَأْسِي وَارْعُدْ لِي
رَجَاءَ رِفْدِكَ وَتَوَائِلِكَ وَجَائِزَتِكَ
فَلَا تُخَيِّبِ الْيَوْمَ رَجَائِي يَا مَنْ“

أَسْأَلُكَ يَا عَظِيمُ أَنْ تَغْفِرَ لِي الذَّنْبَ
الْعَظِيمَ لِأَنَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

ترجمہ: اے اللہ جس کسی نے ارادہ کیا اور امید باندھی تیری مخلوق سے تو میں صرف تجھ سے مانگتے کا ارادہ کرتا ہوں۔ اے میرے سردار! میں نے صرف تیری طرف آنے کا ارادہ کیا ہے اور صرف تیری عطاؤں اور نعمتوں کی امید باندھی ہے تو میری آج کی باندھی ہوئی امید کو ملیا میٹ نہ کرنا۔ اے وہ جو سوال کرنے والوں کو مایوس نہیں کرتا اور اپنے پاس آنے والوں کو دینے میں کچھ کی نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں آج تیرے پاس کسی اپنے اچھے عمل سے امید باندھ کر نہیں آیا ہوں اور نہ میں نے تیری کسی مخلوق کی شفاعت سے امید باندھی ہے بلکہ میں تو تیرے پاس یہ اقرار کرنے کیلئے آیا ہوں کہ میں نے بڑی زیادتیاں اور برائیاں کی ہیں خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ان غلطیوں پر نہ میں کوئی عذر پیش کر سکتا ہوں اور نہ کوئی دلیل دے سکتا ہوں یہ میں تو تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنے لئے بیان کیا ہے تو

میرا سوال یہ ہے کہ خاص الخاص نعمتیں اور رحمتیں نازل فرما محمد و آل محمد پر اور یہ کہ میری تمام حاجتیں اور سوالات پوری کروئے اور مجھے اس حال میں لوٹا کہ میں مایوس ہو جاؤں، میری امیدیں پوری نہ ہوں اور میں برباد ہو جاؤں کیونکہ تو بہت بڑا ہے اور میں تیری اس بڑائی سے امیدیں باندھے ہوئے ہوں تو اے عظیم ذات میرے بڑے بڑے گناہ معاف فرما دے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔

اور مستحب ہے کہ کعبہ سے نکلنے وقت تین مرتبہ
” اَللّٰهُ اَكْبَرُ “ کہے۔ اور اس کے بعد یہ کہے:

” اَللّٰهُمَّ لَا تَجْهَدُ بِلَاعِنَا رَبَّنَا وَلَا
تُشْمِتُ بِنَا اَعْدَاءَنَا فَاِنَّكَ اَنْتَ
الصَّارِعُ النَّافِعُ “

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں بلاؤں اور امتحانوں کی مشقت میں نہ

کرے اور ہر جگہ میں بصورت امکان حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ سے مس کرے اور استسجار پر پہنچ کر ان استسجات کو انجام دے جن کا ذکر کیا جا چکا ہے اور جو چاہے دعا کرے۔ پھر حجر اسود کو ہاتھ سے مس کر کے اپنا پیٹ خانہ کعبہ سے لگا کر ایک ہاتھ حجر اسود پر اور دوسرے کو دروازے کی طرف رکھ کر حمد و ثناء الہی کرے، رسول اور آل رسول پر صلوات بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

” اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَنَسِيْكَ وَامِيْنِكَ وَحَبِيْبِكَ
وَنَجِيْكَ وَخِيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ،
اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَغَ رَسَالَاتِكَ وَجَاهَدَ
فِيْ سَبِيْلِكَ وَصَدَعَ بِاَمْرِكَ وَاُوْدَى
فِيْ جَنْبِكَ وَعَبَدَكَ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ
اَللّٰهُمَّ اَقْلِبْنِيْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا
بِاِفْضَالِكَ مَا يَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ
وَسِيْلِكَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَالْبَرَكَاتِ وَالرَّحْمَةِ
وَالرِّضْوَانِ وَالْعَافِيَةِ “

۱۔ اے ہمارے پالنے والے مالک ہمارے دشمنوں کو ہم پر خوش کرنے اور طعن دینے کا موقع نہ دے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تو ہی بن بچانے والا ہے اور تو ہی نفع پہنچانے والا ہے۔

اس کے بعد نیچے آکر سیڑھی کو اپنی بائیں طرف قرار دے کر کعبہ کی طرف نگر کے سیڑھی کے قریب دو رکعت نماز پڑھے۔

عمرہ مفردہ کا استحباب

اعمال حج سے فراغت کے بعد امکان کی صورت میں عمرہ مفردہ بجا مستحب ہے۔ گزشتہ عمرہ اور اس عمرہ کے درمیان فاصلہ کے سلسلہ اختلافات ہے اور احتیاط یہ ہے کہ ایک مہینہ سے کم فاصلہ کی صورت میں بار مظلومیت کی نیت سے انجام دے۔ اس عمرہ کے انجام دینے کا طریقہ شراد اور عمرہ مفردہ کے بیان میں گزر چکا ہے۔

طواف وداع

مکہ سے باہر جانے والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ طواف وداع

ترجمہ: اے اللہ خاص الخاص نعمتیں اور رحمتیں نازل فرما محمدؐ پر جو تیرا بندہ اور رسول ہے اور تیرا نبی ہے اور تیرا امین اور چاہنے والا اور بڑا انتخاب ہے اور تیری مخلوق میں سب سے اچھا ہے (کیونکہ) اے اللہ تو اسی طرح ان پر نعمتیں نازل فرما جس طرح انہوں نے تیرے پیغامات کو پہنچایا اور تیری راہ میں سخت جدوجہد کی اور تیرے حکم پر لوگوں کو سمجھایا اور تیری وجہ سے بہت تکلیفیں اٹھائیں اور تیری بندگی اور اطاعت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ انہیں موت آئی۔ اے اللہ مجھے یہاں سے پوری طرح کامیاب اور باسراد لوٹا، اس حال میں کہ میں ہر بلا سے محفوظ ہو جاؤں، میری ہر دعا قبول ہو جائے، مجھے اسی طرح لوٹنا جس طرح تو اپنے افضل بندوں کو اپنے کسی افضل بندے کو لوٹاتا ہے۔ معافیوں کے ساتھ، برکتوں کے ساتھ، رحمتوں کے ساتھ اور اپنی رضامندی اور امن و عافیت کے ساتھ (مجھے لوٹا)۔

باہر آتے وقت مستحب ہے کہ باب حناطین سے باہر نکلے جو رکن شامی کے سامنے واقع ہوا ہے اور خداوند عالم سے دوبارہ ملنے کی توفیق طلب کرے اور باہر نکلنے وقت ایک درہم کے کھجور خرید کر نعت راہ میں تقسیم کر دے۔

4

شبِ عرفہ و روزِ عرفہ کے اعمال، دعاءِ عرفہ از حضرت امام حسینؑ
زیارتِ امام حسینؑ بروزِ عرفہ و یومِ عیدِ اضحیٰ

شبِ عرفہ کے اعمال

یہ رات بہت متبرک راتوں میں سے ہے، آج رات قاضی الحاجات کے ساتھ مناجات کی رات ہے آج رات تو بہت قبول ہے اور دعا مستجاب ہے، جو شخص آج رات کو اللہ کی عبادت میں گزار دے تو اس کے لئے ایک سو تترال کی عبادت کا اجر ہو گا، آج رات کے لئے چند ایک عمل ہیں، پہلے اس دعا کو پڑھے کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص دعا کو عرفہ کی رات یا شب جمعہ پڑھے تو خداوند عالم اسے بخش دے گا اللّٰهُمَّ يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوَى وَمَوْضِعِ كُلِّ شَكْوَى وَعَالِمِ كُلِّ خَفِيَّةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ حَاجَةٍ يَا مُبْتَدِئًا يَا تَعْمِرَ عَلَى الْعِبَادِ يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ الْجَوَادِ يَا جَوْلَادُ يَا مَنْ لَا يُوَارِئِي مِنْهُ لَيْلٌ دَاجٍ وَلَا بَحْرٌ عَجَاجٍ وَلَا سَمَاءٌ إِذَاتُ الْبُرَاجِ وَلَا ظَلَمٌ إِذَاتُ الرِّتَاجِ يَا مَنْ أظلمتُ عِنْدَكَ ضِيَاءً أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهُ دَكَاؤَ وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا وَيَا سَمَكَ الَّذِي رَفَعْتَ بِهِ السَّمَوَاتِ بِأَعْيُنِهَا وَسَطَّحْتَ بِهِ الْأَرْضَ عَلَى وَجْهِ مَاءٍ جَمِيدٍ وَيَا سَمَكَ الْمَخْرُوجِ وَالْمَكْنُونِ الْمَكْتُوبِ لَطَاهِرِ الَّذِي إِذَا دُعِيَتَ بِهِ اجْبَبْتَ وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ وَ يَا سَمَكَ السُّبُوحِ الْقُدُّوسِ الْبَرُّهْمَانِ الَّذِي هُوَ نُورٌ عَلَى كُلِّ نُورٍ وَنُورٌ مِنْ نُورٍ يُضِيئِي مِنْهُ كُلُّ نُورٍ إِذَا ابْلَغَ الْأَرْضَ نَشَقَّتْ وَإِذَا ابْلَغَ السَّمَوَاتِ فَنَجَّتْ وَإِذَا ابْلَغَ الْعَرْشِ اهْتَزَّتْ وَيَا سَمَكَ الَّذِي تَرْتَعِدُ مِنْهُ فَرَايُضُ مَلَائِكَتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَجَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ وَيَا أَسْمَ الَّذِي مَشَى بِهِ الْخَضِرُ عَلَى قُلُوبِ الْمَاءِ كَمَا مَشَى بِهِ عَلَى جَدِّ الْأَرْضِ وَيَا سَمَكَ الَّذِي فَلَقْتَ بِهِ الْبَحْرَ لِمُوسَى وَأَعْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ وَاجْبَبْتَ بِهِ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ وَمَنْ مَعَهُ وَيَا سَمَكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَالْقَيْتَ عَلَيْهِ حَبَّةً مِنْكَ وَيَا سَمَكَ الَّذِي بِهِ أَحْيَى عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ الْمُؤْتَى وَتَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ صَبِيحًا وَأَبْرَأَ الْأَكْمَهَةَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِكَ وَيَا سَمَكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ حَمَلَةُ عَرْشِكَ

وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَحِيبُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ
وَإِنِّيَأُوكَ الْمُرْسَلُونَ وَعِبَادُكَ الصَّالِحُونَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ضَمِينٌ وَيَا سَمِيكَ الَّذِي حَرَّمَ عَاكَ
بِهِ ذُوقُ التَّوْبِ إِذْ ذَهَبَ مُعَاذِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَبَخَّيْتَهُ مِنَ الْعَذَابِ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَيَا سَمِيكَ
الْعَظِيمَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ دَاوُدُ وَخَرَجْتَ لَكَ سَاجِدًا فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ وَيَا سَمِيكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ إِسْمَةُ
امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِي لِي عِنْدَ رَبِّكَ بِتِلْكَ الْجَنَّةِ الَّتِي نَجَّيْتَنِي مِنَ الْقَوْمِ
الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْتَ لَهَا وَأَعَايَنَّاكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ آدَمُ إِذْ حَلَّ بِهِ الْبَلَاءُ فَعَايَنْتَهُ وَ
ابْتَيْتَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ وَذَكَرَى الْعَابِدِينَ وَيَا سَمِيكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ
يَعْقُوبُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ بَصْرَهُ وَفَرَّغْتَ عَيْنَيْهِ يُوسُفَ وَجَمَعْتَ شَمْلَهُ وَيَا سَمِيكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ
سُلَيْمَانُ فَوَهَبْتَ لَهُ مُلْكًا الْإِسْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ وَيَا سَمِيكَ الَّذِي نَحَرْتَ
بِهِ الْبِرَاقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ تَعَالَى سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا
مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَقَوْلُهُ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا أَوْ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ
وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ وَيَا سَمِيكَ الَّذِي نَزَّلَ بِهِ جِبْرِيلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَيَا سَمِيكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ آدَمُ فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ وَأَسْكَنْتَهُ جَنَّتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْآنِ
الْعَظِيمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَبِحَقِّ إِبْرَاهِيمَ وَبِحَقِّ فَصْلِكَ يَوْمَ الْقَضَاءِ وَبِحَقِّ الْمَوَاسِمِ
إِذَا أُهْبِطَتْ وَالصُّحُوفِ إِذَا نُشِرَتْ وَبِحَقِّ الْقَلَمِ وَمَا جَرَى وَاللَّوْحِ وَمَا أُحْصِيَ وَبِحَقِّ الْأَسْمِ الَّذِي
كَتَبْتَهُ عَلَى سُرَادِقِ الْعَرْشِ قَبْلَ خَلْقِكَ الْخَلْقِ وَالذُّنْيَا وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِالْقَرَامِ وَأَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَسُؤْلُهُ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمُخْرُوجِ
فِي خَزَائِنِكَ الَّذِي اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ لِأَمْلِكُ
مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا عَبْدٌ مُصْطَفَى وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَقَّقْتَ بِهِ الْعَارَ وَقَامَتْ
بِهِ الْجِبَالُ وَاخْتَلَفَ بِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَبِحَقِّ السَّبْعِ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَبِحَقِّ الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ
وَبِحَقِّ طَلْحَةَ وَالْيَسَّ وَكَهْلِيْعَصَّ وَخَمْعَسَقَ وَبِحَقِّ نُورِ رِيَّةِ مُوسَى وَرَأْسِ جِبْرِيلَ عِيسَى وَسُرِّ بُورِدِ أَدَدِ

فُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَىٰ جَمِيعِ الرُّسُلِ وَبَاهِيَا شَرِ اهْتِيَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ تِلْكَ الْمَنَاجَاتِ
الَّتِي كَانَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مُوسَىٰ بْنِ عِمْرَانَ فَوْقَ جَبَلِ طُورِ سَيْنَاءَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي عَلَّمْتَهُ مَلَكُ
الْمَوْتِ لِقَبْضِ الْأَمْرِ وَاحِ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي كُتِبَ عَلَىٰ وَرَقِ الزَّيْتُونِ فَخَضَعَتْ لِتَبَرٍ إِنْ لَبَسَكَ
الْوَسْوَاقَ تَرَفَقْتُ يَا نَارَ كَوْفِي بَرْدًا وَسَلَامًا وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي كَتَبْتَهُ عَلَىٰ سُرَادِقِ الْمَجْدِ الْكَرَامَةِ
يَا مَنْ لَا يُجْفِيهِ سَأَلٌ وَلَا يَنْقُصُهُ نَأْسِلٌ يَا مَنْ بِهِ يُسْتَعَاثُ وَالْيَهُ يُلْجَأُ أَسْأَلُكَ بِمَعَاذِ الْعَرْشِ مِنْ
عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْأَعْلَىٰ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ لَعَلِّي
اللَّهُمَّ رَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَتْ وَالسَّمَاءِ وَمَا أَظَلَّتْ وَالْأَرْضِ وَمَا أَقَلَّتْ وَالشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ
وَالْبِحَارِ وَمَا جَرَّتْ وَبِحَقِّ كُلِّ حَقٍّ هُوَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَبِحَقِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالرُّوحَانِيَّةِ
وَالْكَرُوبِيِّينَ وَالْمُسْتَجِيبِينَ لَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَفْتَرُونَ وَبِحَقِّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَبِحَقِّ كُلِّ وَرِيٍّ
يُنَادِيكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَسُجُوبِ لَهْدُكَ يَا مُجِيبُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ وَهَذِهِ الدُّعَوَاتِ
أَنْ تَغْفِرَ لَنَا مَا قَدْ مَنَّا وَمَا آخَرْنَا وَمَا أَسْرَرْنَا وَمَا أَعْلَنَّا وَمَا أَبْدَيْنَا وَمَا أَخْفَيْنَا وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ
مِمَّنَّا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا حَافِظَ كُلِّ غَرِيبٍ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَجِيدٍ
يَا قُوَّةَ كُلِّ ضَعِيفٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ مَظْلُومٍ يَا سَارِقَ كُلِّ غَنُورٍ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ مُسْتَوْجِحٍ يَا
صَاحِبَ كُلِّ مُسَافِرٍ يَا عِمَادَ كُلِّ حَاضِرٍ يَا غَافِرَ كُلِّ ذَنْبٍ خَطِيئَةٍ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ
يَا صِرْحَانَ الْمُسْتَصْرِخِينَ يَا كَاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوبِينَ يَا فَارِجَ هَمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَا بَدِيحَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِينَ يَا مُنْتَهَى غَايَةِ الظَّالِمِينَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا سَرَّ
الْعَالَمِينَ يَا دَيَانَ يَوْمِ الدِّينِ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا أَسْمَعَ السَّمَاعِينَ
يَا أَبْصَرَ النَّظِيرِينَ يَا أَقْدَرَ الْقَادِرِينَ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ التَّعَمُّمَ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي
تُؤْمِتُ النَّوْمَ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُؤْسِثُ السَّقَمَ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصْمَ وَاعْفِرْ لِي
الذُّنُوبَ الَّتِي تُرَدُّ الدُّعَاءَ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُجَبِّسُ قَطْرَ السَّمَاءِ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُعَجِّلُ
الْفَنَاءَ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُجَلِّبُ الشَّقَاءَ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُظْلِمُ الْهُوَاءَ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ
الَّتِي تَكْشِفُ الْوُطْءَ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا اللَّهُ وَاجْمَلْ عَنِّي كُلَّ تَبَعَةٍ لِأَحَدٍ

مِنْ خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي فَرَجًا وَنَحْمًا جَاوِيزًا وَأَنْزِلْ يَقِينَكَ فِي صَدْرِي وَسَرَّجَاءَ لِي فِي قَلْبِي
 حَتَّى لَا أَسْجُو غَيْرَكَ اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَعَافِنِي فِي مَقَامِي وَاصْصَبْنِي فِي لَيْلِي وَنَهَارِي وَمِنْ بَيْنَ يَدَيَّ
 وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمَنْ قُدْرِي وَمَنْ نَحْتِي وَبَيِّرْ لِي السَّبِيلَ وَأَحْسِنْ لِي التَّيْسِيرَ وَالْإِحْتِدَالَ
 فِي الْعَسِيرِ وَاهْدِنِي يَا خَيْرَ دَلِيلٍ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي فِي الْأُمُورِ وَلَقِّنِي كُلَّ سُؤْرٍ وَأَقْلِبْنِي إِلَى
 أَهْلِي بِالْفَلَاحِ الْجَاهِ مَحْبُوسًا فِي الْعَاجِلِ وَالْأَجَلِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَرْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ
 وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ طَيِّبَاتِ رِزْقِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَأَجْرِي مِنْ عَذَابِكَ وَنَارِكَ وَأَقْلِبْنِي إِذَا
 تَوَقَّيْتُ إِلَى جَنَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَزْوَالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ
 حُلُولِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ نُزُولِ عَذَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ
 وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يُنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِي كِتَابِ الْمُنْزَلِ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ
 الْأَشْرَارِ وَلَا مِنَ الصَّحَابِ النَّارِ وَلَا تَحْمِلْنِي صُحْبَةَ الْأَخْيَارِ وَأَحْيِنِي حَيَاةً طَيِّبَةً وَتَوَفَّنِي وَفَاةً طَيِّبَةً
 تُخَفِّنِي بِالْآبِرَاءِ وَأَرْزُقْنِي مُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكَ مُقْتَدِرٍ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
 عَلَى حُسْنِ بِلَادِكَ وَصُنْعِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَإِتِّبَاعِ الشُّنَّةِ يَا رَبِّ كَمَا هَدَيْتَهُمْ لِيَدَيْكَ
 وَعَلِمْتَهُمْ كِتَابَكَ فَأَهْدِنَا وَاعْلَمْنَا وَأَنَّكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى حُسْنِ بِلَادِكَ وَصُنْعِكَ عِنْدِي خَاصَّةً كَمَا
 خَلَقْتَنِي فَأَحْسَنْتَ خَلْقِي وَوَعَلَّمْتَنِي فَأَحْسَنْتَ تَعْلِيمِي وَهَدَيْتَنِي فَأَحْسَنْتَ هِدَايَتِي فَتِلْكَ الْحَمْدُ
 عَلَى إِنْعَامِكَ عَلَيَّ قَدِيمًا وَحَدِيثًا فَكَمُ مِنْ كَرَمٍ يَا سَيِّدِي قَدِ فَرَجْتَهُ وَكَمُ مِنْ عَمٍّ يَا سَيِّدِي
 قَدِ نَفَسْتَهُ وَكَمُ مِنْ هَمٍّ يَا سَيِّدِي قَدِ كَشَفْتَهُ وَكَمُ مِنْ بَلَاءٍ يَا سَيِّدِي قَدِ صَرَفْتَهُ وَكَمُ مِنْ عَيْبٍ
 يَا سَيِّدِي قَدِ سَتَرْتَهُ فَتِلْكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ فِي كُلِّ مَثْوَى وَسَرَّانٍ وَمُتَقَلِّبٍ مَقَامٍ وَعَلَى هَذِهِ الْحَالِ
 وَكُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَفْضَلِ عِبَادِكَ وَصَيِّبًا فِي هَذَا الْيَوْمِ مِنْ خَيْرِ نَقِيمَةٍ أَوْ صُورَةٍ كَشَفْتَهُ
 أَوْ سُوءٍ صَرَفْتَهُ أَوْ بَلَاءٍ تَدَفَعْتَهُ أَوْ خَيْرٍ سَوَّفْتَهُ أَوْ سَمْتَةٍ تَشْرَهَا أَوْ عَافِيَةٍ تُلَبِّسُهَا فَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ وَبَيْنَ أَوْخَرِ أَرْضِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ الْوَاحِدُ الْكَرِيمُ الْمُعْطَى الَّذِي لَا يَرُدُّ سَأْلَهُ وَالْحَيُّ
 الْهَلْهُ لَا يَنْقُصُ نَائِلُهُ وَلَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ لَا يَزِيدُكَ كَثْرَةُ وَطَيْبًا وَعَطَاءٌ وَجُودٌ وَأَرْزُقْنِي مِنْ
 خَزَائِنِكَ الَّتِي لَا تَنْفِي وَمِنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ إِنَّ عَطَايَكَ لَمْ يَكُنْ مَحْطُورًا وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

عرفہ کے دن کے اعمال

نہیں کے دن آج کا دن عرفہ کا دن ہے اور یہ ایک بہت

بڑی عید کا دن ہے اگرچہ اسے عید کے نام سے موسوم نہیں کیا گیا یہ وہ دن ہے کہ جس میں خداوند عالم نے اپنے بندوں کو عبادت و طاعت گزار کے نام سے پکارا ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ کی سخاوت و احسان کا دسترخوان اپنے بندوں کے لئے بچھا ہوا ہے، آج کے دن شیطان ذلیل و خوار، راندہ درگاہ الہی ہوا ہے، روایت میں ہے کہ آج کے دن جناب امام زہین العابدین علیہ السلام نے کسی سوال کرنے والے کی آواز کو سنا کہ وہ لوگوں سے سوال کر رہا ہے تو آپ نے اس سے فرمایا کہ وہ آئی ہو تجھ پر کہ آج کے دن بھی تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے سوال کر رہا ہے، حالانکہ آج کے دن تو اس ماں کے پیٹ کے بچوں کے متعلق بھی یہ امید کی جاتی ہے کہ ان سے اللہ کی رحمت شامل حال ہو جائے اور وہ وہیں سعید بن جائیں آج کے دن کے لئے چند عمل ہیں پہلے غسل کرے، دوسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے کہ جو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کے مقابل ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ ہے، آج کے دن میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے کی بڑی فضیلت میں احادیث بحد تو اتر ہیں، اگر کوئی شخص ہفت روزہ آج کے دن امام حسین علیہ السلام کے قبۃ مبارک کے نیچے رہے تو اس کا ثواب عرفات میں رہنے والوں سے کم نہیں بلکہ ان سے زیادہ ہے اور ثواب حاصل کرنے میں مقدم ہے ثواب اس کے لئے ہیں جو اپنا حج واجب چھوڑ کر زیارت کے لئے نہ جائے یا اس پر حج واجب نہ ہو ورنہ اسے پہلے واجب حج کو بجالانا ضروری ہے اور مقدم ہے کیونکہ زیارات امام حسین علیہ السلام مستحب ہے اور حج کا بجالانا واجب آج کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے زوال سے پہلے غسل کرنا بھی مستحب ہے اور شب عرفہ اور روز عرفہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت بھی مستحب ہے لہذا جب زوال ہو جائے تو آسمان کے نیچے رہتے ہوئے ظہر اور عصر کی نماز کو بہت سنجیدگی سے بجالائے اور جب اس سے فارغ ہو تو دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل یا ایہا الکافرین پڑھے اور اس کے بعد چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچاس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے

یہ تسبیحات پڑھے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں اور انہیں سیدنا طاؤس
 رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اقبال میں ذکر فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ حُكْمُهُ
 سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقُبُورِ قَضَاؤُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَيْدِلُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي
 الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَيْامَةِ عَدْلُهُ سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِي بَطَّنَ الْأَرْضَ
 سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَلْجَأُ وَلَا يَمْتَنِعُ مِنْهُ إِلَّا إِلَهُهُ يَهْرِيهِ سُوْدُ فَعَرَفَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 سُوْدُ فَعَرَفَهُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَوْ سُوْدُ فَعَرَفَهُ ابْتِكَرَ سُوْدُ فَعَرَفَهُ مُحَمَّدٌ دَالِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرُودٍ وَدُوْدٍ هُرَّيْهِ اِدْرَ بَحْرِيْهِ كَيْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُرِي وَيُخَيِّتُ وَيُسَيِّتُ وَيُجَيِّبُ وَهُوَ سَخِيٌّ لَاسْمُوتُ سَيِّدُهُ الْخَيْرُ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُوْدُ فَعَرَفَهُ كَيْ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَتَوْبُ إِلَيْهِ وَسُوْدُ فَعَرَفَهُ
 يَا اللَّهُ اُدْرُسْ دَفْعِيَا رَحْمَنُ اُدْرُسْ دَفْعِيَا رَجِيمُ اُدْرُسْ دَفْعِيَا بَدِيْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ
 الْإِكْرَامِ اُدْرُسْ دَفْعِيَا شَيْءٌ يَا قَيُّوْمُ اُدْرُسْ دَفْعِيَا خَتَانُ يَا مَتَّانُ اُدْرُسْ دَفْعِيَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اُدْرُسْ دَفْعِي
 آيِنُ كَيْ اُدْرَسْ كَيْ بَعْدِيْهِ هُرَّيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَسْرِ يَا مَنْ يَحْوُلُ بَيْنَ
 الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى وَالْأَنْفِ الْمُبِينِ يَا مَنْ هُوَ الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ السُّتُوِيْ يَا مَنْ لَيْسَ
 كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اس کے بعد اپنی حاجتوں کو طلب
 کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوں گی، اس کے بعد یہ صلوات پڑھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
 ہے کہ جو شخص یہ صلوات پڑھے گا تو اس نے خود سے محمد و آل محمد علیہ السلام کو خوش کیا ہوگا اور
 وہ صلوات یہ ہے اللَّهُمَّ يَا أَجُودَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سَأَلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ أَسْتَرْجِمُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ فِي الْأَوَّلِينَ وَصَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي الْآخِرِينَ وَصَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي الْمَلَائِكَةِ وَصَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ فِي الْمُرْسَلِينَ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا وَآلَهُ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالشَّرَفَ وَالرَّفْعَةَ وَالذَّرَجَةَ الْكَبِيرَةَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي آمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَمْ أَسْأَلْكَ فَلَاحِجٌ مِنِّي فِي الْقَيْامَةِ سُوْدُ فَعَرَفَهُ وَمَنْ رَفَعَنِي صُحْبَةً
 وَتَوْفَنِي عَلَى مَلِيَّتِهِ وَاسْتَفَنِي مِنْ حَوْضِهِ مَشْرَبًا سَرِيًّا سَأَلْتُكَ يَا أَلَا أَعْظَمُ بَعْدَكَ أَبَدًا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي آمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَمْ أَسْأَلْكَ فَعَرَفَنِي فِي الْجَنَّةِ وَبِحَبَّةِ اللَّهُمَّ بَلِّغْ
 مُحَمَّدًا أَصْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِحَبَّةٍ كَثِيرَةٍ وَسَلَامًا

بِسْمِ سُبْحَانَهُ

امام حسین علیہ السلام - میدان عرفات میں

۹ ذی الحجہ کی تاریخ تھی۔ مکہ معظمہ کے قریب عرفات کا میدان تھا اور حجاج بیت اللہ بارگاہِ احدیت میں مصروفِ حمد و ثنا و مناجات و دعائے کہ ایک مرتبہ راوی کی نگاہ دامن کوہ کے اس حصہ پر پڑی جہاں سرکارِ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے اصحاب و انصار اور لیلِ فائدان کے ساتھ مصروفِ دعا و مناجات تھے۔ عالم یہ تھا کہ دستِ دعا بلند، رخِ طرفِ آسمان اور زبانِ مبارک پر کلماتِ حمد و مناجات، چشمِ مبارک سے آسوی جاری تھے اور لہجہ میں ایسا گداز و انداز تھا جیسے کوئی فقیر بے نوا کسی سلطانِ السلاطین کی بارگاہ میں عرضِ مدعا کر رہا ہو امتِ اسلامیہ کے لئے یہ دعا بہترین سرمایہِ نعمت و مناجات ہے اور اس سے حمد و ثنا اور عرضِ مدعا کے وہ اصول و انداز سمنے آتے ہیں جن کا عام انسان سے دنیا میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ربِ کریم صاحبانِ ایمان کو توفیق دے کہ وہ روزِ عرفہ میدانِ عرفات میں حاضر ہو کر یا کم سے کم اپنے مقام پہ مصلائے عبادت پہ بیٹھ کر اس دعائے مبارک کی تلاوت کریں اور اس کے مضامین پر توجہ دے کر اپنے اعمال و کردار کی اصلاح کریں۔ و ماتو فیقی الا باللہ۔

طالبِ دعا۔ السید ذیشان حیدر جوادی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَيْسَ لِقَضَائِهِ دَافِعٌ

وَلَا لِعَطَائِهِ مَارِعٌ وَلَا كَصُنْعِهِ صُنْعُ صَانِعٍ وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ اجْنَاسًا لِبَدَنِ الْعِبَادِ وَأَتَقَنَ بِحِكْمَتِهِ
الصَّنَائِعَ لِاخْتِفَى عَلَيْهِ الظَّلَامُ وَلَا تَضِيْعُ عِنْدَهُ الْوُدَّ الْعِبَادِيَّ جَارِيٌّ كُلُّ صَانِعٍ وَسَاوِيٌّ كُلُّ قَانِعٍ وَ
رَاهِمٌ كُلُّ ضَارِعٍ مُنْزَلُ الْمَنَافِعِ وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالتَّوَسُّلِ السَّاطِعِ وَهُوَ لِلدَّعْوَاتِ سَامِعٌ وَلِلدُّرِّيَّاتِ
دَافِعٌ وَلِلدَّرَسَاتِ رَافِعٌ وَلِلْعِبَادِ بَرَةٌ قَامِعٌ فَلَا إِلَهَ غَيْرُهُ وَلَا شَيْءَ يُعَدُّ لَهُ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ التَّوَمِّعُ
الْبَصِيرُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ وَأَشْهَدُ بِالتَّوْبَةِ لَكَ مُقْتَرِبًا تَأْتِكَ
سَرِيًّا وَبِالْبَيْتِ مَرْدِيًّا ابْتَدَأْتَنِي بِبِعْتَمَتِكَ قَبْلَ أَنْ أَكُونَ شَيْئًا مِمَّنْ كَوْنًا اخْلَقْتَنِي مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ أَسْأَلُكَ
الْأَصْلَابَ أُمَّنَا الرَّبِّيَّ الْمُنُونِ وَاخْتِلَافَ الدُّهُورِ وَالتَّسْبِيحِ فَلَمْ أَسْأَلْ طَاعَةً مِنْ صُلْبِي إِلَى رَحِمِي فِي تَقَادُومِ
مِنَ الْآيَاتِ الْمَسَاضِيَةِ وَالْقُرُونِ الْخَالِيَةِ لَمْ تُخْرِجْنِي لِرَأْفَتِكَ بِي وَلَطْفِكَ لِي وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ فِي دَوْلَةِ
أَيْمَتِهِ الْكَفَرِيَّةِ الَّذِينَ نَقَضُوا عَهْدَكَ وَكَذَّبُوا أَسْمَاءَ سُلُوكِكَ لِكَيْتُكَ أَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنْ هُدَى
الَّذِي لَهُ يُسْرَتَنِي وَفِيهِ أُنشَأْتَنِي وَمَنْ قَبِلَ ذَلِكَ سَأَفَعَلُ بِي بِجَهْلِي صُنْعِكَ وَسَوَابِغِي بِعَمَلِكَ فَأَبْتَدَعْتَ

خَلَقْتَنِي مِنْ مَنِي يَمِينِي وَاسْكَنْتَنِي فِي ظِلْمَاتٍ ثَلَاثٍ بَيْنَ نَحْمٍ وَدَرَمٍ وَجِلْدٍ لَمْ تَشْهَدْ فِي خَلْقِي وَلَمْ تَجْعَلْ لِي شَيْئًا مِنْ
أَمْرِي ثُمَّ أَخْرَجْتَنِي لِلدُّنْيَا سَبَقَ لِي مِنَ الْهَلْدَى إِلَى الدُّنْيَا تَامًا سَوِيًّا وَحَفِظْتَنِي فِي الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِيًّا وَرَزَقْتَنِي
مِنَ الْغَدَاءِ لَبَنًا مَرِيًّا وَعَطَفْتَ عَلَيَّ قُلُوبَ الْحَوَاضِرِ وَكَفَلْتَنِي الْأَهْلِيَّاتِ التَّوَّاجِهَ وَكَفَلْتَنِي مِنْ طَوْرِ
الْجَبَانِ وَسَلَّمْتَنِي مِنَ الزِّيَادَةِ وَالتَّقْصَارِ فَتَعَالَيْتَ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمَنُ حَتَّى إِذَا اسْتَهْلَكْتَ نَاطِقًا بِالْكَلامِ
وَأَتَمَمْتَ عَلَيَّ سَوَابِغَ الْإِنْعَامِ وَسَرَّيْتَنِي سُرَايِدًا فِي كُلِّ عَامٍ حَتَّى إِذَا اكْتَمَلْتَ فِطْرَتِي وَاعْتَدَلْتَ
مَرَّتِي أَوْجَبْتَ عَلَيَّ بِحُجَّتِكَ يَا أَلْهَمْتَنِي مَعْرِفَتَكَ وَسَوْعَتِي بِعَجَائِبِ حِكْمَتِكَ وَأَيَقُظْتَنِي لِسَانًا
ذَمَّاتٍ فِي سَمَائِكَ وَأَسْرَضَكَ مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِكَ وَنَبَهْتَنِي لِشُكْرِكَ وَذَكَرَكَ وَأَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَكَ
وَعِبَادَتَكَ وَفَهَّمْتَنِي مَا جَاءَتْ بِهِ سُرُودُكَ وَبَيَّرْتَنِي لِي تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ وَمَنْتَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ
بِعَوْنِكَ وَالطُّفِكَ ثُمَّ إِذَا خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ التُّرَى لَمْ تَرْضَ لِي يَا أَلْهَمُ نِعْمَةً دُونَ أُخْرَى وَسَرَّيْتَنِي مِنْ أَنْوَاعِ
الْمَعَارِشِ وَصُنُوفِ الرِّيَاشِ بِسَبِّكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ الْقَدِيمِ حَتَّى إِذَا اسْتَهْتَّ عَلَيَّ جَمِيعُ
الرِّعْمِ وَصَوُفَتْ عَنِّي كُلُّ الرِّفْعِ لَمْ يَنْعَكَ جَهْلِي وَجُرْأَتِي عَلَيْكَ أَنْ دَلَلْتَنِي إِلَى مَا يُقَرَّبُنِي إِلَيْكَ وَوَقَّعْتَنِي
لِمَا يَزِلُّ لِقَبِي لَدَيْكَ فَإِنْ دَعَوْتُكَ أَجَبْتَنِي وَإِنْ سَأَلْتُكَ أَعْطَيْتَنِي وَإِنْ أَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِي وَإِنْ
شَكَرْتُكَ بَرَّدْتَنِي كُلُّ ذَلِكَ إِكْمَالُ الْإِنْعَامِ عَلَيَّ وَإِحْسَانُكَ إِلَيَّ فَيَسُبُّكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُبْدِئِ
مُعَبَّدٍ حَمِيدٍ مُجِيدٍ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ وَعَظُمَتْ الْأَوْكَ قَائِي نِعْمِكَ يَا أَلْهَمُ الْحَمْدُ عَدَدًا وَذِكْرًا
أَمْ أَيْ عَطَايَاكَ أَقْوَمُ بِهَا شُكْرًا وَهِيَ يَا رَبِّ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصِيَهَا الْعَادُونَ أَوْ يَبْلُغَ عِلْمًا بِهَا الْفِطْوَانُ
ثُمَّ مَا صَرَفْتَ وَدَسَّاتِ عَنِّي اللَّهُمَّ مِنَ الضَّرِّ وَالضَّرَاءِ أَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِي مِنَ الْعَافِيَةِ وَالسَّرَاءِ وَأَنَا
أَشْهَدُ يَا أَلْهَمُ بِحَقِيقَةِ إِيْمَانِي وَعَقْدِ عَزْمِي وَتَقْيِينِي وَخَالِصِ صِرِّي بِرُجُوعِي وَبِاطْنِ كَثْرَتِي وَخَيْرِي
وَعَلَاوَتِي بِجَارِي نُورِ بَصَرِي وَأَسَارِيرِ صَفْحَةِ جَبِينِي وَخُرْقِ مَسَارِيرِ نَفْسِي وَخَدِّ اسْرِي وَمَارِنِ عَرِيْفِي
وَمَسَارِبِ سِمَاخِ سَمْعِي وَمَا ضَمَّتْ وَأَطَبَقَتْ عَلَيْهِ شَفَقَاتِي وَحَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِي وَمَعْرِ زِحْنِكَ
فِي وَفِكْسِي وَمَنَابِتِ أَضْرَابِي وَمَسَاغِمِ مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَجَمَالَةِ أَمْسِ سَائِي وَبُلُوغِ فَارِغِ حَبْلِي
عُنْفِي وَمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ تَامُوسُ صَدْرِي وَحَمَائِلِ حَبْلِي وَتَيْبِي وَنِيَابِ طِحْيَابِ قَلْبِي وَأَفْلَازِ حَوَاشِي
كَيْدِي وَمَا حَوَتْهُ شَرَّ اسْيَافِ أَضْلَاعِي وَحِقَاقِ مَقَاصِلِي وَقَبْضِ عَوَالِي وَأَطْرَافِ أَنْكَلِي وَوَلْجِي

وَدُمِّي وَشَعْرِي وَبَشْرِي وَعَصْبِي وَقَصْبِي وَعِظَامِي وَرُحِّي وَعُرْوِي وَجَمِيعِ جَوَارِحِي وَمَا أَنْتَبِعَ عَلَى ذَلِكَ آيَاتِي
 بِرَضَاعِي وَمَا أَفَلَتِ لَأَرْضٍ مِنْ مَنِي وَنُورِي وَيَقْظَتِي وَسُكُونِي وَحَرَكَاتِي كُورِي وَيُجُودِي أَنْ لَوْ حَاوَلْتُ
 وَاجْتَهَدْتُ مَدَى الْأَعْصَارِ الْأَحْقَابِ لَوْ عَسَيْتُمْ تَهَا أَنْ أُوَدِّي شُكْرًا وَاحِدَةً مِنْ أَنْعَمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
 ذَلِكَ إِلَّا بِبَيْتِكَ الْمُوجِبِ عَلَيَّ بِشُكْرِكَ أَبَدًا أَجْدِيدًا وَثَنَاءً طَارِقًا عَتِيدًا أَجَلٌ وَلَوْ حَرَصْتُ أَنَا وَالْعَادُو
 مِنْ أُنَابِكَ أَنْ تُحْصِيَ مَدَى انْعَامِكَ سَالِفِهِ وَآرِفِهِ مَا حَصَرْنَاكَ عَدَدًا وَلَا أَحْصَيْنَاكَ أَمَدًا أَهْيَهَاتَ
 أَنْ ذُكِرَ وَأَنْتَ الْمُخْبِرُ فِي كِتَابِكَ التَّاطِقِ وَالتَّابِعِ الصَّادِقِ دَرَانِ تَعُدُّ وَارْتِعَمَةَ اللَّهُ لِأَحْصُوهُمَا صَدَقَ
 كِتَابُكَ اللَّهُمَّ وَارْتَبَاؤُكَ وَبَلَّغْتَ أَنْبِيَائُكَ وَسُئِلْتُكَ مَا أَنْزَلْتَ بِهَمْرٍ مِنْ وَحْيِكَ وَشَرَعْتَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ
 مِنْ دِينِكَ غَيْرَ أَنْ يَبَالِغِي أَشْهَدُ بِجُهِدِي وَجِدِّي وَمِيلَتِي طَاعَتِي وَوَسْعِي وَأَقُولُ مُؤْمِنًا مُوقِنًا الْحَمْدُ
 لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْذُ وَلَدًا أَفِيكَ كَوْنُ مَوْسُ وَثٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ فَيُضَادُّهُ فِيمَا ابْتَدَعَ
 وَلَا وَدِي مِنَ الذُّلِّ فَيُرْفِدُهُ فِيمَا صَنَعَ فَيُحْمِلُهُ سُبْحَانَهُ لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا وَنَقَطَتَا
 سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا
 يُعَادِلُ حَمْدَ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ رُسُلِهِ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَاللهِ
 الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُخْلِصِينَ وَسَلَّمْ بِهَرَّابِ نَعَى اللَّهِ تَعَالَى سَعَى سِرِّهِ كَرَامَتِهِ شَرُوعِ كَيْفِهِ أَدْرَأَ اللَّهُ تَعَالَى سَعَى
 طَلَبِ كَرْنِهِ فِي غَايَةِ اِهْتِمَامِهِ بِرَأْسِهِ كَيْفِ اسْتِغْنَى رَحْمَتِهِ مِنْ سَعَى كَرِيمِهِ مَبَارَكِ بِرَجَائِي
 هُوَ هَبْ تَحْتِي أَوْ رَاسِي حَالَتِي فِي يَوْمَانَا شَرُوعِ كَيْفِ اللَّهِ أَجْعَلْنِي أَحْسَنَ كَرَامَتِي وَأَسْعَدَنِي بِتَقْوِيكَ
 وَلَا تُشْفِقْنِي بِمَعْصِيَتِكَ وَخَيْرِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي قَدْرِي وَحَسْبِي لَا أَحِبُّ تَعْجِيلَ مَا آخَرْتُ وَلَا تَأْخِيرَ
 مَا عَجَلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ عِنَايَ فِي نَفْسِي وَاليَقِينِ فِي قَلْبِي وَالاخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالتَّوَسُّلَ فِي بَصَرِي وَالبَصِيرَةَ
 فِي دِينِي وَمَتَّعْنِي بِجَوَارِحِي وَاجْعَلْ سَمْعِي وَبَصَرِي لَوَاسِئِينَ مِنْ مَنِي وَالضُّمْرِي عَلَيَّ مِنْ ظَلَمَتِي وَارِنِي
 فِيهِ نَارِي وَمَا رُبِّي وَأَقْرَبِي إِلَيْكَ عَيْنِي اللَّهُمَّ اكْشِفْ كُفْرَتِي وَأَسْرِ عَوْسَتِي وَاعْفُ عَنِّي خَطِيئَتِي
 وَاحْسَأْ شَيْطَانِي وَفَكَرْ هَانِي وَاجْعَلْ لِي يَا إِلَهِي الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
 كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي سَبْعًا بِصِيرًا وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي خَلْقًا سَوِيًّا
 كَأُمَّتِي وَقَدْ كُنْتُ عَنْ خَلْقِي غَنِيًّا سَرِيًّا بِمَا بَرَأْتَنِي فَعَدَلْتُ فَطَرْتَنِي سَرِيًّا بِمَا أَشْتَأْتَنِي فَاعْتَمْتُ

صُورَتِي سَرِّ بِمَا أَحْسَنْتَ إِلَيَّ وَفِي نَفْسِي عَافَيْتَنِي سَرِّ بِمَا كَلَّتَنِي وَوَقَفْتَنِي سَرِّ بِمَا أَنْعَمْتَ
عَلَيَّ فَهَدَيْتَنِي سَرِّ بِمَا أَوْلَيْتَنِي وَمِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَعْطَيْتَنِي سَرِّ بِمَا أَطْعَمْتَنِي وَسَقَيْتَنِي سَرِّ بِمَا
أَغْنَيْتَنِي وَأَقْنَيْتَنِي سَرِّ بِمَا أَعْنَيْتَنِي وَأَعَزَّنِي سَرِّ بِمَا أَلْبَسْتَنِي مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِي وَبَيَّرْتَ
لِي مِنْ صُنْعِكَ الْكَافِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى بَوَائِقِ الدُّهُوسِ وَأَصْرُوفِ اللَّيَالِي وَ
الْأَيَّامِ وَنَجِّئِي مِنْ أَهْوَالِ الدُّنْيَا وَكُرْبَاتِ الْآخِرَةِ وَاكْفِنِي شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ فِي الْأَرْضِ مِنْ
اللَّهِمَّ مَا أَخَافُ فَاكْفِنِي وَمَا أَحْدَسُ فِقْدِي وَفِي نَفْسِي وَدِينِي فَأَحْرُسْنِي وَفِي سَفَرِي فَاحْفَظْنِي وَفِي
أَهْلِي وَمَالِي فَاخْلُقْنِي وَفِيهَا سِرِّي فَبَارِكْ لِي وَفِي نَفْسِي فَذَلِّلْنِي وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِي وَمِنْ
شَرِّ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ فَسَلِّمْ لِي وَبِدُونِي فَلَا تَفْضَحْنِي وَبِسِرِّي فَلَا تَخْزِنِي وَبِعَمَلِي فَلَا تَبْتَلِنِي وَبِنِعْمِكَ
فَلَا تَسْلُبْنِي وَرَأْيِي غَيْرَكَ فَلَا تَكِلْنِي إِلَهِي إِلَى مَنْ تَكِلْنِي إِلَى قَرِيبٍ فَيَقْطَعُنِي أَمْرًا إِلَى بَعِيدٍ فَيَسْتَهْمِنِي
أَمْرًا إِلَى الْمُتَضَعِّفِينَ لِي وَأَنْتَ سَرِّي وَمَلِيكَ أَمْرِي أَشْكُو إِلَيْكَ عُرْبِي وَبَعْدَ دَارِي وَهُوَ إِيَّيْكَ عَلَى مَنْ
مَلَكَتَهُ أَمْرِي إِلَهِي فَلَا تَخْلِلْ عَلَيَّ غَضَبِكَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ غَضِبْتَ عَلَيَّ فَلَا أَبَالِي بِبُعْدَانِكَ غَيْرَ أَنْ
عَافَيْتَكَ أَوْ سَعُرِي فَاسْأَلْكَ يَا سَرِّ بِنُورِ وَنَهْكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ الْأَرْضُ وَالسَّمَوَاتُ وَكَشَفَتْ
بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلَّى بِهِ أَمْرًا الْأَوْلِينَ وَالْآخِرِينَ أَنْ لَا تُسَيِّئَنِي عَلَى غَضَبِكَ وَلَا تُنْزِلْ لِي سَخَطَكَ لَكَ
الْعُتْبَى لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى قَبْلَ ذَلِكَ لِأَلَلِ الْآلِ أَنْتَ سَرِّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ الْبَيْتِ
الْعَتِيقِ الَّذِي أَحَلَلْتَ الْبَرَكَةَ وَجَعَلْتَهُ لِلنَّاسِ أَمْنًا يَا مَنْ عَفَا عَن عَظِيمِ الذُّنُوبِ بِحِلْمِهِ يَا مَنْ
أَسْبَغَ التَّغْمَاءَ بِفَضْلِهِ يَا مَنْ أَعْطَى الْجَزِيلَ بِكَرَمِهِ يَا عَدَنِي فِي شِدَّتِي يَا صَاحِبِي فِي وَحْدَتِي يَا غِيَاثِي
فِي كُرْبَتِي يَا وَلِيَّيَّ فِي بَعْدَتِي يَا إِلَهِي وَاللهُ أَبَانِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَرَبَّ
جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَاللهُ الْمُتَجَبِّينَ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ
وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ وَمُنْزِلَ كُلِّ عَصَا وَطَلْحَةَ وَبِيسَ وَالْفُرْقَانَ الْحَكِيمِ أَنْتَ كَلِّمْتَنِي حِينَ
تُعَيِّنِي لِمَا أَوْهَبُ فِي سَعْيِي وَأَوْضَحْتَنِي فِي الْأَرْضِ بِرُحْمَتِيهَا وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِينَ
وَأَنْتَ مُقْبِلُ عَثْرَتِي وَلَوْلَا سِتْرُكَ وَإِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوحِينَ وَأَنْتَ مُؤَيِّدِي بِالتَّصَرُّعِ عَلَيَّ أَعْدَائِي
وَلَوْلَا لَظْمُكَ وَإِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوبِينَ يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالسُّمُورِ وَالرَّفْعَةِ فَأَوْلِيَ اللَّهُ بِعِبْرَتِهِ

يَعْتَرُونَ يَا مَنْ جَعَلْتَ لَهُ الْمُلُوكَ نَبِيرَ الْمَذَلَّةِ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَهَمُّهُمْ مِنْ سَطْوَاتِهِ خَائِفُونَ يَعْلَمُ خَائِفَةً الْأَعْيُنِ
وَمَا تُخْفِي الضُّدُ وَسُرٌّ وَغَيْبٌ مَا تَأْتِي بِهِ الْأَنْزُومَةُ وَالذُّهُورُ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا
يَعْلَمُ مَا هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ كَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالْتَّمَاءِ يَا مَنْ لَهُ
أَكْرَمُ الْأَسْمَاءِ يَا ذَا الْمَعْرُوفِ وَالذِّمَى لَا يَنْقَطِعُ أَبَدًا أَيَّامُ قِيَصِ الرَّكْبِ لِيُوسِفَ فِي الْبَلَدِ الْقَفْرِ وَخُرُجَهُ
مِنَ الْحَبِّ وَجَاعِلُهُ بَعْدَ الْعُبُودِيَّةِ مَمْلِكًا يَا سِرَادَةَ عَلَى يَعْقُوبَ بَعْدَ أَنْ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزَنِ
فَهُوَ كَظِيمٌ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَاءِ عَنِ الْيَتِيمِ وَمُسْكِنَ يَدِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ ذُنُوبِهِ بَعْدَ كِبَرِ سِنِيهِ
وَفَتَاءَ عُمَيْرِهَا يَا مَنْ اسْتَجَابَ لَزَكَرِيَّا قَوْلَهُ لِيُحْيِي وَلَمْ يَدَعْهُ فَرْدًا وَجِدَّ أَيَّامَ الْخُرُوجِ يُولُوسَ مِنْ
بَطْنِ الْحَوْتِ يَا مَنْ فَتَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ فَاجْتَاهَهُمْ وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ مِنَ الْمُغْرَقِينَ يَا مَنْ
أَسْرَسَلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ يَا مَنْ لَمْ يَجْعَلْ عَلَى مَنْ عَصَاهُ مِنْ خَلْقِهِ يَا مَنْ اسْتَفْتَدَ
التَّحْرَةَ مِنْ بَعْدِ طَوْلِ الْحُودِ وَقَدَّعَدَ وَإِنِّي نَعْمَتُهُ يَا كَلُونَ سِرَاقَةَ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَهُ وَقَدَّ حَادُوا
وَنَادَوْهُ وَكَذَّبُوا سُلَّةَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا بَدِيءُ يَا بَدِيءُ لَعَلَّكَ يَا ذَا أَيْمَانِهِمْ لَانْفَادِكَ يَا حَيُّ حَيُّ
لَا تُحْيِي يَا حَيُّ الْمَوْتَى يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ يَا مَنْ قُلْتُ لَهُ شُكْرِي فَلَمْ يَحْمُرْ صِنِّي
وَعَظَمْتُ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَقْضِ حَقِّي وَسَأَلْتَنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَشْهَرْ فِيَّ يَا مَنْ حَفِظَنِي فِي صَغَرِي يَا مَنْ
سَرَقْتَنِي فِي كِبَرِي يَا مَنْ أَيَّدَ يَدِي عِنْدَ الْاِخْتِصِي وَرَبَعْتَهُ لِأَجْسَانِي يَا مَنْ عَاسَرَ ضُرِّي بِالْخَيْرِ وَالْإِحْسَانِ
وَعَاسَرَ ضُرَّتَهُ بِالْإِسَاءَةِ وَالْعَصِيَانِ يَا مَنْ هَدَانِي لِلْإِيمَانِ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَعْرِفَ شُكْرَ الْإِمْتِنَانِ يَا مَنْ
دَعَوْتَهُ مَرًّا يَضَافُ شِقَاتِي وَعَمَّرَ يَا نَافِكِ سَانِي وَجَاعِلًا فَاشْبَعْنِي وَعَظْمَانًا فَاسْرَأَلْتَنِي وَدَلِيلًا فَاعْتَمَرْتَنِي
فِي وَجَاهِهَا فَعَمَّرْتَنِي وَوَجِدًا أَفْكَرْتَنِي وَعَايِبًا فَاسْرَدْتَنِي وَمُقَلًّا فَاعْتَمَرْتَنِي وَمُنْتَصِرًا فَانصَرَمْتَنِي وَغَنِيًّا
فَلَمْ يَسْلُبْنِي وَأَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَابْتَدَأْتَنِي فَالْحَمْدُ وَالشُّكْرُ يَا مَنْ أَقَالَ عَثْرَتِي وَلَقَسَّ
كُرْبَتِي وَأَجَابَ دَعْوَتِي وَسَمَّرَ عَوْرَتِي وَغَفَّرَ ذُنُوبِي وَبَلَّغَنِي طَلِبَتِي وَنَصَرَنِي عَلَى عَدُوِّي وَإِنْ أَعَدُّ
نَعْمَكَ وَمِنَّكَ وَكَرَامَتِكَ لَا أَحْصِيهَا يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَنْعَمْتَ أَنْتَ
الَّذِي أَحْسَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَجْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي أَهْضَلْتَ أَنْتَ الَّذِي أَكْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي
سَرَقْتَ أَنْتَ الَّذِي وَقَقْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَيْتَ أَنْتَ الَّذِي اغْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي اقْتَنِيتَ

أَنْتَ الَّذِي أَوْيْتِ أَنْتَ الَّذِي كَفَيْتِ أَنْتَ الَّذِي هَدَيْتِ أَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ أَنْتَ الَّذِي
 سَتَرْتَ أَنْتَ الَّذِي غَفَرْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقَلْتِ أَنْتَ الَّذِي مَكَّنْتِ أَنْتَ الَّذِي أَعَزَّنْتَ
 أَنْتَ الَّذِي أَعَنْتِ أَنْتَ الَّذِي عَضَدْتَ أَنْتَ الَّذِي أَيْدَتْ أَنْتَ الَّذِي نَصَرْتَ أَنْتَ
 الَّذِي شَفَيْتِ أَنْتَ الَّذِي عَافَيْتِ أَنْتَ الَّذِي أَكْرَمْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ فَالْحَمْدُ
 دَائِمًا وَلَكَ الشُّكْرُ وَاصْبِرْ أَبَدًا إِنَّ يَا إِلَهِي الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ هَالِكِي أَنَا الَّذِي سَأَلْتُ
 أَنَا الَّذِي أَخْطَأْتُ أَنَا الَّذِي هَمَمْتُ أَنَا الَّذِي جَهِلْتُ أَنَا الَّذِي غَفَلْتُ أَنَا الَّذِي سَهَوْتُ أَنَا الَّذِي
 اعْتَمَدْتُ أَنَا الَّذِي تَعَمَّدْتُ أَنَا الَّذِي وَعَدْتُ وَأَنَا الَّذِي أَخْلَفْتُ أَنَا الَّذِي نَكَثْتُ أَنَا الَّذِي
 أَقْسَرْتُ أَنَا الَّذِي اعْتَرَفْتُ بِبِعْثَتِكَ عَلَيَّ وَعِنْدِي وَأَبُو بَدْرٍ نُؤْمِي فَاعْفُرْ هَالِكِي يَا مَنْ لَا تَنْصُرُهُ
 ذُنُوبٌ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَنِيُّ عَنْ طَاعَتِهِمُ وَالْمُوفِقُ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْهُمْ بِمَعُونَتِهِ وَسَرَّحْتَهُ فَالْحَمْدُ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَيِّدِي إِلَهِي أَمْرَتَنِي فَعَصَيْتُكَ وَنَهَيْتَنِي فَأَسْرَتُكَ كَبْتُ نَهْيَكَ فَأَصْبَحْتُ لِأَذْرَائِكَ
 بِي فَاعْتَذِرْ لِي وَلَا ذُو قُوَّةٍ فَانْتَصِرْ فَيَأْتِي شَيْءٌ اسْتَقْبَلُكَ يَا مَوْلَايَ اِسْمِعْنِي أَمْ بِبَصَرِي أَمْ بِبِلْسَانِي أَمْ
 بِبِيَدِي أَمْ بِرِجْلِي أَلَيْسَ كُلُّهَا بِنِعْمِكَ عِنْدِي وَبِكُلِّهَا عَصَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ فَالْحُجَّةُ وَالتَّسْبِيلُ
 عَلَيَّ يَا مَنْ سَتَرْتَنِي مِنَ الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ أَنْ يَزْجُرُونِي وَمِنَ الْعَشَاكِرِ وَالْإِخْوَانِ أَنْ يُعَيِّرُونِي وَمِنَ
 السَّلَاطِينِ أَنْ يُعَارِقُونِي وَلَوْ ظَلَعُوا يَا مَوْلَايَ عَلَيَّ مَا أَظْلَعْتَ عَلَيْهِمْ صَبْرِي إِذَا مَا أَنْظَرُونِي وَلَوْ قَضَوْنِي
 وَقَطَعُونِي فَمَا أَنَا إِذَا يَا إِلَهِي بَيْنَ يَدَيْكَ يَا سَيِّدِي خَاضِعٌ ذَلِيلٌ حَصِيرٌ حَقِيرٌ لَا ذُو بَرَاءَةٍ فَاعْتَذِرْ
 وَلَا ذُو قُوَّةٍ فَانْتَصِرْ وَلَا حُجَّةٌ فَاحْجِرْ بِهَا وَلَا قَائِلٌ لَمْ أَحْجِرْهُ وَلَمْ أَعْمَلْ سُوءًا وَمَا عَسَى الْجُودُ وَالْوَجْدَانُ
 يَا مَوْلَايَ يَنْفَعُنِي كَيْفَ وَأَنْتَ ذَلِكَ وَجَوَارِحِي كُلُّهَا شَاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمَلْتُ يَقِينًا غَيْرَ ذِي
 شَيْءٍ أَنْتَ سَائِلِي مِنْ عَظَائِمِ الْأُمُورِ وَأَنْتَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِي لَا جُورَ وَعَدْلُكَ مُهْلِكِي وَمِنْ
 كُلِّ عَدْلِكَ مُهْرَبِي فَإِنْ تُعَذِّبْنِي يَا إِلَهِي فَبِذُنُوبِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَإِنْ تَعَفُّ عَنِّي فَيُجْلِبُكَ
 وَجُودُكَ وَكَرَمُكَ لِأَلَلِ الْإِلَهِ الْآنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لِأَلَلِ الْإِلَهِ الْآنْتَ سُبْحَانَكَ
 إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ لِأَلَلِ الْإِلَهِ الْآنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُؤَجَّبِينَ لِأَلَلِ الْإِلَهِ الْآنْتَ
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَائِفِينَ لِأَلَلِ الْإِلَهِ الْآنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّجُلِينَ لِأَلَلِ

الْاَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاجِعِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاجِعِينَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهْتَلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ السَّائِلِينَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَجِيبِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ
 الْمُكْرِبِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ سَرِيٌّ وَسَرِيٌّ اِبَائِي الْأَوَّلِينَ اللَّهُمَّ هَذَا شَأْنِي عَلَيْكَ مُجْتَدًا
 وَإِخْلَاصِي لِيذِكْرِكَ مُوَجَّهًا وَأَوْفَرِي بِالْآيَةِ مَعْدِدًا وَإِنْ كُنْتُ مُقْتِرًا اِنِّي لَمْ أُحْصِهَا لَكُنْتُهَا
 وَسُبُوغَهَا وَتَظَاهِرَهَا وَتَقَادُيرَهَا إِلَى حَارَتِ مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَقَّدُنِي بِهِ مَعَهَا مِنْدُ خَلْقَتَنِي وَبِرَاتَنِي مِنْ
 أَوَّلِ لَعْنَةٍ مِنَ الْإِعْتَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشْفِ الضَّرِّ وَتَسْيِيبِ الْيُسْرِ وَدَفْعِ الْعُسْرِ وَتَفْرِجِ الْكُرْبِ
 وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ وَلَوْ سَأَلْتُ عَلَى قَدْرِ ذِكْرِكَ لِنِعْمَتِكَ جَمِيعِ الْعَالَمِينَ
 مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا قَدَّرْتُ وَلَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ تَقَدَّسَتْ وَتَعَالَيْتَ مِنْ سَرِّ كَرِيمٍ عَظِيمٍ
 سَرَّحِيمٍ لَا تُحْصِي الْأَوْكَ وَلَا يُبْلَغُ شَأْنُكَ وَلَا تُكَافَى نِعْمَاؤُكَ وَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَمْرًا عَلَيْنَا
 نَعْمَكَ وَأَسْعُدْنَا بِطَاعَتِكَ سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ السُّوءَ
 وَتُعِينُ الْمَكْرُوبَ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَتُعِينُ الْفَقِيرَ وَتَجْبِرُ الْكَسِيرَ وَتَرْحَمُ الصَّغِيرَ وَتُعِينُ الْكَبِيرَ
 وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيرٌ وَلَا فَوْقَكَ قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمَكْبَلِ الْأَسِيرِ يَا رَازِقَ الْوَالِدِ
 الصَّغِيرِ يَا عَصْمَةَ الْحَارِثِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ صِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْظَمُ
 فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَأَنْتَ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَوْلِيهَا وَالْآخِرِينَ دَهَا
 وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَحَسَنَةٍ تَقْبَلُهَا وَسَيِّئَةٍ تَتَعَمَّدُهَا
 إِنَّكَ لَطِيفٌ بِمَا تَشَاءُ خَبِيرٌ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَقْرَبُ مِنْ دُعَايَ وَأَسْرَعُ مِنْ أَجَابِ
 وَأَكْرَمُ مَنْ عَفَى وَأَوْسَعُ مَنْ أَعْطَى وَأَسْمَعُ مَنْ سَأَلَ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَسَرِّحِمَهُمَا لَيْسَ
 بِمِثْلِكَ مُسْئِلٌ وَلَا سُؤْلٌ دَعْوَتِكَ فَاجْتَبِنِي وَسَأَلْتُكَ فَأَعْطَيْتَنِي وَسَرَّعْتُ إِلَيْكَ
 فَرَحِمْتَنِي وَوَثَّقْتُ بِكَ فَجَبَّيْتَنِي وَفَرَعْتُ إِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِي اللَّهُمَّ فَضِّلْ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
 وَسَأْئِلِكَ وَبَيْدِكَ وَعَلَى إِلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَبَرَّكْنَا نَعْمًا بِكَ وَهَتَّنَا عَطَاكَ
 وَكُنْتَنَا لَكَ شَاكِرِينَ وَالْآيَةَ ذِكْرِينَ الْبَيْنَ الْبَيْنَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ يَا مَنْ

مَلِكٌ فَقَدَسَ وَقَدَسَ فَقَهْرٌ وَعُصَى فَسَنَرٌ وَاسْتَعْفَرَ فَغَفْرٌ يَا غَايَةَ الظَّالِمِينَ الرَّاجِعِينَ وَمُسْتَهْلِي مِلِّ
 الرَّاجِحِينَ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَوَسِعَ الْمُسْتَقْبَلِينَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَجَلَمًا اللَّهُمَّ إِنَّا تَوَجَّهْ
 إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ الَّتِي شَرَّ قَتْمَهَا وَعَظَمَهَا بِحَمْدِ نَبِيِّكَ وَسُؤْلِكَ وَخَيْرِ تَرِكِ مِنْ خَلْقِكَ
 وَأَمِينِكَ عَلَى وَجْهِكَ الْبَشِيرِ النَّزِيرِ السَّارِحِ الْمُنِيرِ الَّذِي أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً
 لِلْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ فَضِّلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَإِلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مُحَمَّدٌ أَهْلٌ لِدُنْيِكَ مِنْكَ يَا عَظِيمُ فَضِّلْ
 عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْمُتَجَمِّعِينَ الظَّاهِرِينَ الْبَاطِنِينَ وَتَعَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا وَإِلَيْكَ تَعَجَّلْنَا بِصَوْتِ
 بِصَوْتِ اللَّعْنَاتِ فَاجْعَلْ لَنَا اللَّهُمَّ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ تَصِيْبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَتُؤَيِّرُ
 نَهْدِي بِرَبِّهِ رَحْمَةً تَنْشُرُهَا وَبِرُكَّةٍ تَنْزِلُهَا وَعَافِيَةً تُجَلِّهَا وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ
 أَقْبَلْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غَائِبِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا
 مِنْ سَرَحَتِكَ وَالْأَخْرَجْنَا مِنْ قَوْلِكَ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ سَرَحَتِكَ فَحُرُوبِينَ وَلَا الْفَضْلُ مَا
 تُوْمَلُهُ مِنْ عَطَايِكَ قَانِطِينَ وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُورِينَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ وَارْحَمَ
 الْأَرْحَمِينَ إِلَيْكَ أَقْبَلْنَا مُوقِنِينَ وَبَلِيغِينَ الْحَرَامِ الْوَقِينَ قَاصِدِينَ فَأَعِنَّا عَلَى مَنَاسِكِنَا
 وَآكِلِينَ لَنَا جَنَانًا وَعَفُوقًا عَنَّا وَفَنَانًا قَدَّ مَدَدْنَا إِلَيْكَ أَيْدِيَنَا فِيهِ بِذِلَّةِ الْإِعْتِرَافِ مَوْسُومَةً
 اللَّهُمَّ فَأَعِنَّا فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَأَلْنَاكَ وَأَكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْتَنَا وَلَا كَانِي لَنَا سِوَاكَ وَلَا رُبَّ
 لَنَا غَيْرُكَ نَافِدٌ فَيُنَاحِكُكَ مُحِيطٌ بِنَاحِيَتِكَ عَدْلٌ بَيْنًا فَضَاؤُكَ إِقْبَضُ لَنَا الْخَيْرَ وَاجْعَلْنَا مِنْ
 أَهْلِ الْخَيْرِ اللَّهُمَّ أَوْجِبْ لَنَا الْجُودَ الْعَظِيمَ الْآخِرَ وَكَرِيمَ الدُّخْرِ وَدَامَ الْبِسْرُ اعْفِرْ لَنَا نُؤْبِنَا أَجْمَعِينَ
 وَلَا تَهْلِكْ كُنَامَةَ الْهَالِكِينَ وَلَا تَضْرِبْ عَنَّا رَأْفَتَكَ وَسَرَحَتَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ
 اجْعَلْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ مَمْنٌ سَأَلْتُكَ فَأَعْطَيْتَهُ وَشَكَرْتُكَ فَزِدْتَهُ وَقَابَلْتُكَ فَقَبِلْتَهُ وَتَضَلَّ
 إِلَيْكَ مِنْ دُنُوْبِهِ كُلِّهَا فَغَفَّرْ تَهَالَةً يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ وَوَقَّفْنَا وَسَدِّدْنَا وَأَقْبَلْ
 نَضْرًا عَنَّا يَا خَيْرَ مَنْ سُبِّلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتُرْجِعَ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ إِعْمَاضُ الْجَفُونَ وَالْأَحْطَ الْعُيُونِ
 وَالْأَمَّا اسْتَقَرَّ فِي الْمَكُونِ وَالْأَمَّا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُوبِ لِأَكْلِ ذَلِكَ قَدْ أَحْصَاهُ عَلَيْكَ
 وَوَسِعَهُ جَلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عَلَوْا كَبِيرًا سُبْحَانَكَ السَّمَوَاتِ السَّبْعُ

وَالْأَرْضُونَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَذَكَرَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعَلِمُوا الْجِدَّ يَأْتِي الْجَلَّالُ الْإِسْمَاءُ
 وَالْفَضْلُ وَالْإِنْعَامُ وَالْإِيَادِي بِجِسَامٍ وَأَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ
 الْجَلَّالِ وَعَارِفِي فِي بَدَنِي وَدِينِي وَآمِنْ خَوْنِي وَأَعْتِقْ سَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ لَا تَمُكَّرِي وَالسُّتَدْرِي
 وَلَا تَحْضُرِي وَأَدَسْ عَيْشِي شَرَّ فَسَقَةِ الْمَجْنُونِ وَالْإِنْسِ بِمِرْآةٍ نَظَرَ فِيهَا بَرِّي وَأَسْمَاءُ كَوَاسِمِ السَّمَانِ كِطْرَةٍ
 بِنْدَ فَرِيحٍ جَيْسَارِ آبٍ كَيْ أَنْسُ اسْمَكُ مِنْ دَمِ عَيْنِي وَرَأْسِي بِرَأْسِي وَبِغَبْرِي وَرَأْسِي بِرَأْسِي وَرَأْسِي بِرَأْسِي
 كَيْ يَا أَسْمَعَ السَّمَاعِينَ وَيَا أَبْصَرَ التَّابِطِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا أَسْرَعَ الرَّاحِمِينَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَالْأَلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَابِينَ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ حَاجَتِي الَّتِي إِنْ أَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّ فِي مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ
 يَنْفَعْنِي مَا أَعْطَيْتَنِي أَسْأَلُكَ فَكَأَنَّ سَقَبَتِي مِنَ النَّارِ لِأَنَّكَ أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْمَلِكُ
 وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ نَفْثُ يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ فَرَمَانِي تَحْتَهُ أَوْ بَشَارَتِي
 آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ جَمْعٌ تَحْتَهُ دَعَاؤُكَ نَفْثُ يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ فَرَمَانِي تَحْتَهُ أَوْ بَشَارَتِي آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ
 رَدْنِي كِي أُوْبَارِي آتِيكَ رَدْنِي كِي أُوْبَارِي آتِيكَ رَدْنِي كِي أُوْبَارِي آتِيكَ رَدْنِي كِي أُوْبَارِي آتِيكَ رَدْنِي
 أَوْ رَدِّكَ جَمْعٌ تَحْتَهُ دَعَاؤُكَ نَفْثُ يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ فَرَمَانِي تَحْتَهُ أَوْ بَشَارَتِي آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ
 إِمَامُ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي عَزَاؤُكَ دَعَاؤُكَ بِمَنْ نَقَلَ كَيْبَهِ أَوْ عَمَّا مَجْلِسِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نَعَى فِي اسْمِ دَعَاؤُكَ وَالْمَعَادِ
 فِي كَفْمِي كِي رَوَايَتِ كِي مَطَابِقِ نَقْلِ فَرِيحِي يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ فَرَمَانِي تَحْتَهُ أَوْ بَشَارَتِي آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ
 يَارَبِّ يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ فَرَمَانِي تَحْتَهُ أَوْ بَشَارَتِي آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ جَمْعٌ تَحْتَهُ دَعَاؤُكَ نَفْثُ يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ
 فَرَمَانِي تَحْتَهُ أَوْ بَشَارَتِي آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ جَمْعٌ تَحْتَهُ دَعَاؤُكَ نَفْثُ يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ فَرَمَانِي تَحْتَهُ
 أَوْ بَشَارَتِي آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ جَمْعٌ تَحْتَهُ دَعَاؤُكَ نَفْثُ يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ فَرَمَانِي تَحْتَهُ أَوْ بَشَارَتِي
 آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ جَمْعٌ تَحْتَهُ دَعَاؤُكَ نَفْثُ يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ فَرَمَانِي تَحْتَهُ أَوْ بَشَارَتِي آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ
 جَمْعٌ تَحْتَهُ دَعَاؤُكَ نَفْثُ يَارَبِّ كُوْبَارِ تَكَرَّرَ فَرَمَانِي تَحْتَهُ أَوْ بَشَارَتِي آتِيكَ أَوْ رَدِّكَ جَمْعٌ تَحْتَهُ

أَمْ كَيْفَ تُخَيِّبُ مَالِي وَهِيَ قَدْ وَفَدَتْ إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ لِأَحْسَنِ أَحْوَالِي وَبِكَ قَامَتْ إِلَهِي نَاظِفَكَ
بِي مَعَ عَظِيمِ حَمَلِي وَمَا أَسْرَحَمَكَ بِي مَعْرِفِيهِ فَعَلَى إِلَهِي مَا أَقْرَبَكَ مِنِّي وَأَبْعَدَنِي عَنْكَ وَمَا أَسْرَأَفَكَ
بِي فَمَا الَّذِي يُحِبُّنِي عَنْكَ إِلَهِي عِلْمُكَ بِأَخْتِلَافِ الْأَشْيَاءِ وَتَنَقُّلَاتِ الْأَطْوَارِ أَنْ تُسْرَادَ وَفِيهِ أَنْ تَتَعَرَّفَ
إِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى لَا أَجْهَلَكَ فِي شَيْءٍ إِلَهِي كَلِمَا أَخْرَسَنِي لَوْ بِي أَنْظَفَنِي كَرَمَكَ وَكَلِمَا
أَيْسَرَنِي أَوْصَانِي أَظْهَرَنِي مِنْكَ إِلَهِي مَنْ كَانَتْ مَحَاسِنُهُ مَسَاوِي فَكَيْفَ لَانَ كَوْنُ مَسَاوِيهِ
مَسَاوِي وَمَنْ كَانَتْ حَقَائِقُهُ دَعَاوِي فَكَيْفَ لَانَ كَوْنُ دَعَاوِيهِ دَعَاوِي إِلَهِي حُكْمَكَ
التَّافِدِ وَمَشِيَّتِكَ الْقَاهِرَةَ لَمْ يَبْتَزْكَ الْبِدْمَى مَقَالِ مَقَالٍ وَلَا لِدْمَى حَالِ حَالٍ إِلَّا إِلَهِي كَوْمِنْ طَاعَةٍ
بِنَيْتِهَا وَحَالَةٍ شَيْئًا تَهَادَمَ اعْتَمَدَ بِي عَلَيْهِمْ عَدْلُكَ بَلْ أَقَالُ لِي مِنْهَا فَضْلَكَ إِلَهِي إِنَّكَ تَعْلَمُ أَيْ وَبِأَمْرٍ
تَدْمُ الطَّاعَةَ مُرْتَقِي فِعْلًا جَزْمًا فَقَدْ دَامَتْ مُجَبَّةٌ وَعَنْ مَالِ إِلَهِي كَيْفَ أَعْرَضُ وَأَنْتَ الْقَاهِرُ وَكَيْفَ
لَا أَعْرَضُ وَأَنْتَ الْأَمْرُ إِلَهِي تَرُدُّ دَمِي فِي الْأَشْيَاءِ بِوَجوبِ بَعْدِ التَّسَارُّفِ فَاجْمَعْنِي عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ تُوصِلُنِي
إِلَيْكَ كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِهَا هُوَ فِي وَجُودِهِ مُفْتَقِرٌ إِلَيْكَ أَيْ كَوْنُ لِعَيْدِكَ مِنَ الظُّهُورِ مَا لَيْسَ لَكَ
حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُظْهِرُ لَكَ مَتَى غَيْبَتْ حَتَّى تَحْتَاجَ إِلَى دَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ وَمَتَى بَعُدَتْ حَتَّى تَكُونَ
الْأَشْيَاءُ الَّتِي تُوصِلُ إِلَيْكَ عَمِيَّتْ عَيْنٌ لَا تَرَاكَ عَلَيْهِمْ قَبِيلاً وَخَسِرَتْ صَفْقَةٌ لَمْ تَجْعَلْ لَهَا مِنْ
حُجَّتِكَ نَصِيْبًا إِلَهِي أَمْرًا بِالرُّجُوعِ إِلَى الْأَشْيَاءِ فَاسْجَعْنِي إِلَيْكَ بِكِسْوَةِ الْأَنْوَارِ هِدَايَةَ الْإِسْتِبْصَارِ
حَتَّى أَسْجِعَ إِلَيْكَ مِنْهَا مَا دَخَلَتْ إِلَيْكَ مِنْهَا مَصُونِ السَّرِّ عَنِ النَّظْرِ إِلَيْهَا وَمَنْ فُوسِحَ إِلَهِي عَنْ
الْإِعْتِمَادِ عَلَيْهَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ إِلَهِي هَذَا أَدْرِي ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ وَهَذَا أَحَالِي لَا يَخْفَى عَلَيْكَ
مِنْكَ أَطْلُبُ الْوُصُولَ إِلَيْكَ وَبِكَ أَسْتَدِلُّ عَلَيْكَ فَاهْدِنِي بِنُورِكَ إِلَيْكَ وَأَقْنِي بِصِدْقِ الْعُبُودِيَّةِ
بَيْنَ يَدَيْكَ إِلَهِي عَلِمْتَنِي مِنْ عَلَيْكَ الْمَخْرُوجِ وَصُنِي بِسِتْرِكَ الْمَصُونِ إِلَهِي حَقِّقْنِي بِحَقَائِقِ أَهْلِ الْقُرْبِ
وَأَسْلُكِ بِي مَسْلِكَ أَهْلِ الْجِدْبِ إِلَهِي أَعْنِي بِتَدْبِيرِكَ لِي عَنْ تَدْبِيرِي وَبِاخْتِيَارِكَ عَنْ اخْتِيَارِي
وَأَوْقِنِي عَلَى مَرَاكِزِ اضْطِرَارِي إِلَهِي أَخْرِجْنِي مِنْ دَلِّ نَفْسِي وَطَهِّرْنِي مِنْ شَكْوَى وَشُرْبِي قَبْلَ
حُلُولِ مَرْمِي بِكَ أَنْتَصِرُ فَأَنْصُرْ بِي وَعَلَيْكَ أَتَوَكَّلُ فَلَا تَكِلْنِي وَرَايَاكَ أَسْأَلُ فَلَا تُخَيِّبْنِي وَسِرِّي
فَضْلِكَ أَسْرَعُ فَلَا تُخْرِجْ مِنِّي وَبِحَبَابِكَ أَنْتَسِبُ فَلَا تُبْعِدْ بِي وَبِبَابِكَ أَتَقِفُ فَلَا تُنْظِرْ دُنِي إِلَهِي تَقَدَّسَ

بِرِضَاكَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عِلَّةٌ مِنْكَ فَكَيْفَ يَكُونُ لَهُ عِلَّةٌ مِنِّْي إِلَهِي أَنْتَ الْغَنِيُّ بِذَاتِكَ أَنْ يَصِلَ
 إِلَيْكَ التَّفَعُّلُ مِنْكَ فَكَيْفَ لَا تَكُونُ غَنِيًّا عَنِّي إِلَهِي إِنْ الْقَضَاءُ وَالْقَدَرُ يَمِينِي وَإِنَّ الْهَوَايَ يُوَثِّقُ
 الشَّهْوَةَ أَسْرَى فَكُنْ أَنْتَ التَّصْيِيرُ لِي حَتَّى تَنْصُرَنِي وَتُبَصِّرَنِي وَأَعْنِنِي بِفَضْلِكَ حَتَّى أَسْتَعْنِي بِكَ
 عَنِّي طَلِبِي أَنْتَ الَّذِي أَشْرَقَتْ الْأَنْوَارُ فِي قُلُوبِ أَوْلِيَائِكَ حَتَّى عَرَفُوكَ وَوَحَّدُوكَ وَأَنْتَ الَّذِي
 أَزَلْتَ الْأَعْيَانَ عَنِّي قُلُوبِ أَحِبَّائِكَ حَتَّى لَمْ يَجُوبُوا سِوَاكَ وَلَمْ يَلْجِئُوا إِلَى غَيْرِكَ أَنْتَ الْمُؤْنِسُ لِلْمُحْرِمِ حَيْثُ
 أَوْحَشْتَهُمُ الْعَوَالِمُ وَأَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَهُمْ حَيْثُ اسْتَبَانَتُ لَهُمُ الْمَعَالِمُ مَاذَا أَوْجَدَ مَنْ فَقَدَكَ وَمَا
 الَّذِي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ لَقَدْ خَابَ مَنْ رَضِيَ دُونَكَ بَدَلًا وَلَقَدْ خَسِرَ مَنْ بَغَى عَنكَ مُتَّخِرًا لَكَيْفَ
 يُرْجَى سِوَاكَ وَأَنْتَ مَا قَطَعْتَ الْإِحْسَانَ وَكَيْفَ يُطَلَّبُ مِنْ غَيْرِكَ وَأَنْتَ مَا بَدَلْتَ عَادَةَ الْإِيمَانِ
 يَا مَنْ إِذَا قَامَ أَحِبَّائُكَ حَلَاوَةَ الْمَرْأَسَةِ فَقَامُوا بَيْنَ يَدَيْهِ مَمْلُوقِينَ وَيَأْمَنُ الْبَسُّ أَوْلِيَائُكَ مَلَأَ بَيْتَهُ
 فَقَامُوا بَيْنَ يَدَيْهِ مُسْتَغْفِرِينَ أَنْتَ الَّذِي أَكْرَمَ قَبْلَ الذَّاكِرِينَ وَأَنْتَ الْبَارِدُ بِالْإِحْسَانِ قَبْلَ تَوَجُّهِ
 الْعَابِدِينَ وَأَنْتَ الْجَوَادُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ طَلِبِ الْظَالِمِينَ وَأَنْتَ الْوَهَّابُ ثُمَّ لَمَّا وَهَبْتَ لَنَا مِنَ الْمُسْتَقْرِضِينَ
 إِلَهِي أَطْلَبُنِي بِرَحْمَتِكَ حَتَّى أَصِلَ إِلَيْكَ وَاجِدُنِي بِسِنِّكَ حَتَّى أُقْبَلَ عَلَيْكَ إِلَهِي إِنْ رَجَعْتُ
 لَا يَنْقَطِعُ عَنْكَ وَإِنْ عَصَيْتُكَ كَمَا أَنْتَ خَوْفِي لَا يَزِيدُنِي وَإِنْ أَطَعْتُكَ فَقَدْ دَفَعْتَنِي الْعَوَالِمُ
 إِلَيْكَ وَقَدْ أَوْعَيْتَنِي عَلَيَّ بِكَرَمِكَ عَلَيْكَ إِلَهِي كَيْفَ أَخْبِي وَأَنْتَ أَمَلِي أَمْ كَيْفَ أَهَانُ
 وَعَلَيْكَ مُتَّكِلِي إِلَهِي كَيْفَ أَسْتَعِينُ وَفِي الدَّلِيلِ أَسْرُ كُنْتَنِي أَمْ كَيْفَ لَا أَسْتَعِينُ وَإِلَيْكَ
 نَسَبْتَنِي إِلَهِي كَيْفَ لَا أَفْتَقِرُ وَأَنْتَ الَّذِي فِي الْفُقَرَاءِ أَقَمْتَنِي أَمْ كَيْفَ أَفْتَقِرُ وَأَنْتَ الَّذِي
 بِجُودِكَ أَعْنَيْتَنِي وَأَنْتَ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَوْ تَعَرَّفْتُ لِكُلِّ شَيْءٍ فَمَا جَهَلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الَّذِي
 تَعَرَّفْتُ إِلَى فِي كُلِّ شَيْءٍ فَمَا أَيْتَكَ ظَاهِرًا أَوْ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ اسْتَوْعَى
 بِرَحْمَتِهِ الْعَرْشَ غَيْبًا فِي ذَاتِهِ فَحَقَّتْ الْأَشْرَارُ بِالْإِثْمِ وَالْمَحْوَتِ الْأَعْيَانَ بِمُحِيطَاتِ
 أَفلاكِ الْأَنْوَارِ يَا مَنْ اجْتَمَبَ فِي سُورِ ادْقَاتِ عَرْشِهِ عَنْ أَنْ تُدْرِكَهُ الْأَبْصَارُ يَا مَنْ تَجَلَّى بِكَمَالِ
 بَهَائِهِ فَتَحَقَّقَتْ عَظَمَتُهُ الْإِسْتِوَاءَ كَيْفَ تَخْفَى وَأَنْتَ الظَّاهِرُ أَمْ كَيْفَ تَغِيَّبُ وَأَنْتَ الرَّقِيبُ
 الْحَاضِرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ

تو نے مجھ پر اس وقت سے انعامات شروع کئے ہیں جب میں کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔ مجھے نماک سے پیدا کیا۔ مختلف صلبوں سے گزارا۔

زمانے کے حوادث، دہر کے اختلافات، سن و سال کی تغیرات و انقلابات سے محفوظ رکھا۔ میرا سفر ایک مدت تک اصحاب سے ارحام کی طرف جاری رہا اور آخر میں یہ تیرا کرم ہوا کہ تو نے اس دنیا میں بھیج دیا، لیکن اپنے کمال رحم و کرم اور تمام لطف و احسان کی بنا پر ان سربراہان کفر کی حکومت میں نہیں بھیجا۔ جنہوں نے تیرے مہمدا کو توڑا اور تیرے اصولوں کو مٹھلایا۔ بلکہ اس ماحول میں بھیجا جہاں آسان ہدایت کے انتظامات تھے اور پھر اسی میں میری نشوونما کا انتظام کیا۔ اس خلقت و تربیت سے پہلے بھی تیرا ہستہ ترین برتاؤ اور کامل ترین انعام یہ تھا کہ تو نے ایک قطرہ جس سے پھر بنایا اور عجیب تر بنایا۔ گوشت، خون اور کھال کے درمیان تین تین پردوں میں رکھا اور خود مجھے بھی میری خلقت سے آگاہ نہ کیا میرے محالات کو اپنے ہاتھوں میں رکھا اور مجھے میرے حال پر نہیں چھوڑ دیا۔ اب جو تو نے دنیا میں بھیجا تو ہدایت و رہنمائی کے سارے انتظامات کے ساتھ مکمل برابر اور کامل الحلقہ پیدا کیا۔ میں گوارا میں بچ رہا تو تو نے حفاظت کا انتظام کیا۔ غذا کے لئے تازہ دودھ فراہم کیا۔ پالنے والی عورتوں کو مہربان بنا دیا۔ رحم و دل مآذی کو کفیل اور نگران بنا دیا۔ جنات کے آسیب سے محفوظ رکھا۔ زیادتی اور کمی سے بچائے رکھا۔ بے شک اے خدا نے رحم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جو بے طلب عطا کرنے والا ہے بے پایاں کرم کا مالک ہے، نہ کوئی اس کے فیصلے کو ٹوک سکتا ہے، نہ کوئی اس کی عطا کو روک سکتا ہے اور نہ اس کی جیسی کوئی شے ایجاد کر سکتا ہے۔ اس نے بے مثال چیزیں ایجاد کی ہیں اور اپنی حکمت کاملہ سے ہر صنعت کو محکم بنایا ہے۔ زمانہ کی ایجادات اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں اور اماںتیں اس کی بارگاہ میں ضائع نہیں ہوتیں۔ ہر عمل کرنے والے کو جزا دینے والا، ہر تقصوت کرنے والے کو صلہ عطا کرنے والا، اور ہر فریاد کرنے والے پر رحم کھانے والا ہے۔ منافع کا نازل کرنے والا اور روشن و تابناک نور کے ساتھ کتاب جامع کا اتارنے والا ہے۔ ہر ایک کی دعا سننے والا، ہر ایک کے رنج کا دفع کرنے والا، درجعات کا بلند کرنے والا اور جہاروں کا قمع کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ وہ بے مثال اور ہر ایک کی سننے والا، ہر چیز کا دیکھنے والا اور ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

خدا یا میں تیری طرف متوجہ ہوں اور تیری رُبوبیت کی گواہی دیتا ہوں۔ مجھے اقرار ہے کہ تو میرا پروردگار ہے، تیری بارگاہ میں مجھے پلٹ کر آنا ہے۔

ہے۔ جب اطاعت کرتا ہوں تو شکریہ ادا کرتا ہے اور جب شکر یہ ادا کرتا

ہوں تو مزید دے دیتا ہے۔ یہ سب درحقیقت تیرے احسانات و انعامات کی تکمیل ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ تو پاک، بے نیاز، پیرا کرنے والا داپس لے جانے والا، قابل حمد و ثنا اور مالک مجدد و بزرگی ہے۔ تیرے نام پاکیزہ اور تیری نعمتیں عظیم ہیں۔ خدایا میں تیری کن کن نعمتوں کو شمار کروں اور کسے کسے یاد رکھوں، تیرے کس کس عطیہ کا شکر یہ ادا کروں جب کہ ساری نعمتیں بڑے بڑے شمار کرنے والوں کے حصار سے بالاتر اور بڑے بڑے حافظہ والوں کے علم کی رسائی سے بلند تر ہیں۔ اس کے علاوہ جن نقصانات، مصائب اور بلاؤں کو تو نے ٹالا ہے وہ اس عافیت و مسرت سے کہیں زیادہ اہم ہیں جن کا میں نے مشاہدہ کیا ہے اور جو میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔

پروردگار میں اپنے ایمان کی حقیقت اپنے یقین محکم، خالص اور واضح توحید، ضمیر کے پوشیدہ اسرار، نور بصارت کی گذرگاہوں، صفحہ پیشانی کے خطوط، سانس کے گزرنے کے شگاف، قوت شامہ کے خزانوں، قوت سماعت تک آواز پہنچنے کے سوراخوں، ہونٹوں کے اندر دبے ہوئے رموز، زبان کی حرکت سے نکلے ہوئے الفاظ، دہن کے اوپر اور نیچے کے جہڑوں کے ارتعاش کی جگہوں، داڑھ کے لگنے کے مقامات، کھانے پینے کی سہولت کے راستے، کاسہ، سر کو سنبھالنے والے استخوان، گردن کے

و کریم تیری ہستی بہت بلند و برتر ہے۔

اس کے بعد جب میں بولنے کے لائق ہوا تو تو نے اور مکمل نعمتیں دیں اور تربیت کے ذریعہ ہر سال مجھے آگے بڑھایا۔ یہاں تک کہ جب میری فطرت کامل ہو گئی اور میرے قوی مضبوط ہو گئے تو تو نے اپنی جنت کو لازم قرار دے دیا۔ مجھے معرفت کا افہام کیا اپنی حکمت کے عجائبات سے مدہوش بنایا۔ اور زمین و آسمان کی عجیب ترین مخلوقات کے سمجھنے کے لئے مجھے بیدار مغز بنا دیا اور پھر اپنی یاد، اپنے شکر یہ اور اپنی طاعت و عبادت کے لئے ہوشیار کر دیا۔ اتنی صلاحیت دی کہ رسولوں کے پیغمبارت کو بھی سکوں۔ اتنی آسانی فراہم کی کہ تیری مرضی کی باتوں کو قبول کر سکوں اور پھر ان سب مواقع پر اپنی مدد اور اپنے لطف و کرم و احسان سے محروم نہیں رکھا۔ مجھے ہرترین مٹی سے پیدا کیا اور پھر اسی ایک نعمت پر اکتفا نہیں کی بلکہ طرح طرح کی غذا نہیں دیں۔ قسم قسم کے لباس دیئے تیرا احسان میرے اوپر عظیم اور تیرا لطف قدیم ہے۔

پھر جب ساری نعمتوں کو مکمل کر دیا اور ساری بلاؤں کو دفع کر دیا تو بھی میری جہالت اور میری جھڑپ نہ تھی کہ تم سے روک نہیں سکی اور تو نے اس راستہ کی رہنمائی کی جو تجھ سے قریب تر بنا سکے اور ان اعمال کی توفیق دی جو تیری بارگاہ میں تقریب کا باعث بن سکیں۔ اب بھی جب میں دھا کرتا ہوں تو تو قبول کر لیتا ہے اور جب سوال کرتا ہوں تو عطا فرماتا

تیرے انبیاء و مرسلین نے تیری وحی اور شریعت کو مکمل طریقہ سے پہنچایا ہے اور میں خود بھی اپنی کوشش، ہمت، صلاحیت اور وسعت و امکان بھر اس بات کی گواہی دیتا ہوں اور اس پر اپنے ایمان و یقین کا اعلان کرتا ہوں کہ ساری تعریف اس خدا کے لئے جس کا کوئی پوتا نہیں کہ اس کی میراث کا مالک ہو جائے کوئی شریک نہیں ہے کہ ایجادات میں جھگڑا کرے کوئی ولی و سرپرست نہیں ہے کہ صنعت میں تعاون کرے۔ وہ پاک و پاکیزہ اور بے نیاز ہے۔ اگر زمین و آسمان میں اس کے علاوہ کوئی بھی خدا ہوتا تو زمین و آسمان دونوں برباد ہو جاتے اور ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہو جاتے۔ وہ پاک و بے نیاز ایک، اکیلا اور سب سے مستغنی ہے، نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ بیٹا اور نہ ہمسر، میں اس کی اس حمد کا اعلان کرتا ہوں جو ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین کے حمد کے برابر ہے۔ خدا خیر المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی آلِ طیبین و طاہرین پر رحمتیں نازل فرمائے۔

خدا یا مجھے ایسا بنا دے کہ میں تجھ سے اس طرح ڈروں کہ جیسے تجھے دیکھ رہا ہوں۔ اپنے تقویٰ سے میری امداد فرما اور مصیبت سے مجھے شقی اور بدبخت نہ بنا۔ اپنے فیصلہ کو میرے حق میں بہتر قرار دے اور اپنے مقدرات کو میرے لئے مبارک بنا دے تاکہ جس چیز کو تو نے دیر میں رکھا ہے اس کی جلدی نہ کروں اور جس چیز کو مقدم کر دیا ہے اس کی تاخیر نہ

اعصاب کے ارتباب کی و سمتموں، سمیعی کی فضاؤں، گردن کے رشتوں کو سنبھالنے والے اعصاب، قلب کے پردہ کو روکنے والے ڈورے، جگر کے ٹکڑوں کو جمع کرنے والے اجزاء، پیٹلو، جوڑ بند، قوائے عمل، اطراف انگشت کے محتویات و مشتملات، گوشت، خون، بال، کھال، اعصاب، شریانیں، استخوان، مہنز، رگیں، جوارح اور دورانِ رضا و صحت و شیر خواری مرتب ہونے والے اجزاء، بدن اور زمین نے جو میرے وجود کا بار اٹھا رکھا ہے اور اپنی نیند، بیداری، حرکات و سکنات، رکوع و سجود، سب کے حوالے سے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر میں ارادہ بھی کروں اور کوشش بھی کروں کہ آخر زمانہ تک زندہ کر تیری کسی ایک نعمت کا شکریہ ادا کروں تو یہ ناممکن ہے۔ مگر یہ کہ تیرا احسان بھی شامل حال ہو جائے۔ مگر وہ خود بھی تو ایک شکریہ کا طلب گار ہے۔ میرے اوپر ہر وقت ایک نیا احسان ہے اور جس سے ہر آن ایک نئے شکر یہ کا تھا ثنا، بیچک میں کیا اگر میرے ساتھ تمام شمار کرنے والے انسان شریک ہو کر تیرے جدید و قدیم احسانات کی انتہا دریافت کرنا چاہیں تو ہرگز نہیں کر سکتے اور نہ انھیں شمار کر سکتے ہیں۔ اور یہ ممکن بھی کس طرح ہو گا جبکہ تو نے خود اپنی کتاب ناطق اور خیر صادق کے ذریعہ یہ اعلان کر دیا ہے کہ اگر تم سب مل کر بھی میری نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو نہیں کر سکتے ہو۔

بے شک تیری کتاب صادق، تیری خبر بھی اور تیرا بیان حق ہے۔

اپنی مخصوص رحمت سے مشکلات کو آسان بنایا ہے۔ خدا یا تو اب محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما، اور زمانہ کے مہلکات اور روز و شب کے تصرفات کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔ دنیا کے ہولناک مواقع اور آخرت کے رنج افزا مراحل سے نجات عطا فرما اور روزے زمین کے ظالموں کی تدبیروں سے محفوظ فرما۔ خدا یا جس چیز کا مجھے خوف ہے اس کے لئے تقاضا فرما اور جس چیز سے پہنچ کر کرتا ہوں اس سے بچالے۔ میرے نفس اور دین میں میری حراست فرما اور میرے سفر میں میری حفاظت فرما۔ اہل و مال کی کمی پوری فرما اور جو رزق دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔ مجھے خود میرے نزدیک ذلیل بنا دے اور لوگوں کی نگاہوں میں صاحبِ عورت قرار دے۔ جن والہ کے شر سے صحیح و سالم رکھنا اور گناہوں کی بنا پر مجھے رسوا نہ کرنا۔ میرے اسرار کو بے نقاب نہ فرمانا اور میرے اعمال میں مجھے مبتلا نہ کرنا۔ جو گنہگار دے دی ہیں انھیں واپس نہ لینا اور اپنے علاوہ کسی غیر کے حوالے نہ کرنا۔ خدا یا تو مجھے اپنے علاوہ کس کے حوالے کرے گا، اقربا کے حوالے کرے گا، قطع تعلق کر لیں یا دور والوں کو سپرد کرے گا کہ حملہ آور ہو جائیں یا مجھے کو رو بنا دینے والوں کے حوالے کر دے گا جبکہ تو ہی میرا رب اور میرے امور کا مالک ہے۔ خدا یا میں تجھ سے اپنی غربت، وطن سے دوری اور صاحبان اختیار کی نگاہوں میں اپنی ذلت کی فریاد کرتا ہوں۔ خدا یا! مجھ پر اپنا غضب نازل نہ فرما نا کہ تو نے غضب سے آزاد کر دیا تو مجھے

چاہوں۔ خدا یا! مجھ کو دل کا غمی بنا دے۔ میرے نفس میں یقین، عمل میں اخلاص، بے لوثی اور اور دین میں بصیرت عطا فرما۔ میرے لئے اعضاء و جوارح کو مفید قرار دے اور سماعت و بصرات کو میرا وارث بنا دے۔ ظلم کرنے والوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما اور ان سے میرا انتقام میری نظروں کے سامنے لے لے تاکہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو۔ خدا یا میرے رنج کو دور فرما۔ میرے مخفی امور کی پردہ پوشی فرما۔ میری خطاؤں کو بخش دے۔ شیطان کو مجھ سے دور رکھ، میری گرفتاریوں میں رہائی عطا فرما اور دنیا و آخرت میں مجھے بلند ترین درجات پر فائز فرما۔

خدا یا! تیرا شکر کہ تو نے پیدا کیا تو سماعت و بصرات سمیت پیدا کیا۔ تیرا شکر کہ تو نے خلق کیا تو کامل خلق کیا۔

یہ صرف تیری رحمت ہے ورنہ تو میری تخلیق سے بے نیاز تھا۔

خدا یا! جس طرح تو نے تخلیق میں خلقت کو متصل بنایا ہے اور تصویر میں صورت کو حسین اور متناسب بنایا ہے، مجھ پر احسان کر کے میرے نفس میں عافیت عطا کی ہے۔ مجھے محفوظ رکھا ہے اور توفیق کرامت فرمائی ہے۔ مجھ پر انعام کیا ہے اور مجھے ہدایت دی ہے۔ مجھے احسان کے قابل بنایا ہے اور ہر خیر کا ایک حصہ عطا کیا ہے۔ مجھے کھانا کھلایا ہے اور پانی پلایا ہے، مجھے بے نیاز بنایا ہے اور سرمایہ و عورت عطا کی ہے۔ میری مدد کی ہے اور مجھے مرہز بنایا ہے، مجھے اپنی خاص کرامت سے ستر پوشی کرنے والا لباس دیا ہے اور

پناہ گاہ ہے جب وسیع ترین راستے بھی مشکل ہو جائیں اور بے پناہ و مستحسین
 رکھنے والی زمین بھی تنگ ہو جائے تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا
 تو کرتے ہوئے کو سہارا دینے والا ہے۔ تیری پروردہ پوشی نہ ہوتی تو میں رسوا
 ہو جاتا کہ تو دشمنوں کے مقابلے میں مدد کرنے والا ہے اور تیری کمک نہ
 ہوتی تو میں بالکل مغلوب ہو جاتا۔

اے وہ خدا! جس نے بلندی اور رفعت کو اپنے لئے مخصوص رکھا
 ہے اور چہلپہنے والے اسی کی عورت سے صاحبِ عورت بنے ہوئے ہیں۔ اے
 وہ خدا! جس کے سامنے بادشاہوں نے ذلت اور خاکساری کا طوق اپنی
 گردن میں ڈال رکھا ہے اور اس کی ہیبت سے لرزہ مرا تمام ہیں۔ وہ آنکھوں
 کے خیانت کار اشراروں اور دل کے ہم رنگ رازدوں سے باخبر ہے اور اسے
 آنے والے زمانوں کے تمام حالات و کیفیات کی اطلاع ہے۔ اے وہ خدا!
 جس کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کیا ہے اور کیسا ہے کہ اس کا
 علم صرف اس کے پاس ہے۔ اے زمین کو پانی پر روکنے والے اور ہوا کے
 راستوں کو آسمانوں سے بند کرنے والے۔ اے وہ خدا! جس کے نام بزرگ
 ترین ہیں اور جس کی نیکیاں ختم ہونے والی نہیں ہیں۔ اے صحرائے بے
 آب و گیاہ میں یوسف کے لئے قافلے کے روکنے والے اور انھیں کنوئیں سے
 نکال کر غلامی کی کیفیت سے بادشاہت تک پہنچانے والے! اے شدت
 گریہ سے آنکھوں کے سفید ہو جانے کے بعد انھیں یعقوب تک پہنچانے

کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ تو پاک و بے نیاز ہے اور تیری عاقبت میرے لئے
 بہت وسیع ہے۔ پروردگارا میں تیرے رونے روشن کے واسطے سے جس نے
 زمین و آسمان کو سمور کر دیا ہے اور ظلمتوں کو کافور بنا دیا ہے اور اولین
 و آخرین کے امور کی اصلاح کر دی ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ میری موت
 تیرے غضب کے عالم میں نہ ہو اور مجھ پر تیری ناراضگی کا نزول نہ ہو، میں
 بار بار گزارش کرتا ہوں کہ عذاب نازل ہونے سے بچلے، مجھ سے راضی ہو جا
 اور اپنی ناراضگی کو لطف و کرم میں تبدیل کر دے۔ تیرے علاوہ کوئی خدا
 نہیں ہے۔ تو شہر محترم، مشعر الحرام اور اس عذاب سے آزاد کرانے والے
 قدیم ترین گھر کا مالک ہے جسے تو نے برکتوں سے بھر دیا ہے اور سب لوگوں
 کے لئے جانے امن بنا دیا ہے۔ اے خدا! جس نے اپنے حکم سے عظیم
 ترین گناہوں کو معاف کیا ہے اور اپنے فضل و کرم سے مکمل ترین لعنتیں
 عطا کی ہیں۔ اے خدا! جس نے اپنے کرم سے بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ اے
 خداؤں کے لئے ذخیرہ، بندگان، تنہائیوں کے ساتھی، رنج و غم کے فریاد
 رس، لعنتوں کے مالک، میرے اور میرے بزرگانِ خاندان ابراہیم و
 اسماعیل و اسحاق و یعقوب کے مالک، جزئیل و میکائیل اور اسرافیل اور
 خاتم النبیین محمد مصطفیٰ اور ان کی آلِ مطہرین و طاہرین کے پروردگار۔
 توسیعت و ذلور و ارجیل و قرآن کے نازل کرنے والے۔ کھٹھیس و ظلمہ و لیس
 اور قرآن حکیم کے عرشِ اعظم سے اتارنے والے۔ تو اس وقت بھی میری

کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اسے مشہور نہیں کیا ہے۔ اس نے بچپن میں بھی میری حفاظت کی ہے اور ضعیفی میں بھی مجھے رزق دیا ہے۔ اے وہ خدا جس کی نعمتیں میرے پاس بیشمار ہیں اور اس کے الطاف و مکارم ناقابلِ معاوضہ ہیں۔ اے وہ خدا! جس نے میرا سامنا خیر و احسان کے ساتھ کیا ہے، جبکہ میں نے اس کا مقابلہ برائی اور عصیان سے کیا ہے۔ اے وہ خدا! جسے میں نے حالتِ مرض میں پکارا تو شفا دے دی۔ برہنگی میں آواز دی تو لباس عطا فرمایا۔ بھوک میں پکارا تو غذا دے دی۔ پیاس میں فریاد کی تو پانی پلا دیا۔ ذلت میں پکارا تو عزت دے دی۔ جہالت میں پکارا تو معرفت دے دی۔ اکیلے میں آواز دی تو کثرت دے دی۔ غائب کے بارے میں احساس کی تو واپس پہنچا دیا۔ غربت میں فریاد کی تو غنی بنا دیا۔ ظلم کے مقابلہ میں کمک مانگی تو عطا فرمایا۔ مالداری میں پکارا تو نعمت واپس نہیں لی اور کچھ نہ مانگا تو از خود عطا کر دیا۔ اے وہ خدا! جس نے لہزشوں میں سہارا دیا۔ رنج و غم سے نجات دی۔ دعا کو قبول کیا۔ سختی امور کی پروردہ پوشی کی۔ گناہوں کو معاف کیا۔ مقصد کو پورا کیا۔ دشمنوں کے مقابلہ میں میری مدد کی میں تیری نعمتوں، تیرے احسانات اور تیری عظیم بخششوں کو شمار کرنا بھی چاہوں تو ہرگز شمار نہیں کر سکتا۔

مالک تو ہی وہ ہے جس نے احسان کیا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے انعام دیا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے لطف و احسان کیا ہے۔ تو ہی وہ ہے

والے۔ اے ایوبؑ کی بلاؤں اور مصیبتوں کے دور کرنے والے اور اے ابراہیمؑ کی ضعیفی میں ان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹے کے ذبح کے امتحان سے روکنے والے! اے زکریاؑ کی دعا کو قبول کر کے سچی جیسا فرزند عطا کرنے والے اور انھیں تنہائی اور بے وارثی کی مصیبت سے بچانے والے۔ اے یونسؑ کو شکمِ مہابی سے نکلانے والے۔ اے سمیرہؑ کو چاک کر کے بنی اسرائیل کو نجات دلانے والے اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دینے والے۔ اے اپنی رحمتِ خاص سے ہواؤں کو خوشگوار موسم کی بشارت دے کر بھینچنے والے! اے اپنی گناہگار مخلوقات پر جلدی عذاب نہ کرنے والے اور موتی کے مقابلہ میں آنے والے جادو گروں کو عذاب سے بچالینے والے جب کہ انھوں نے بہت دنوں تک حقائق کا انکار کیا تھا اور رزق خدا کھا کر غیر خدا کی عبادت کی تھی اور اس کے رسولوں کی تکذیب کر کے ان سے برسہا پکارہ چکے تھے۔ اے اللہ! اے اللہ! اے بے مثل ایجاد کرنے والے اور بے مثال پیدا کرنے والے۔ تیرا کوئی جواب نہیں ہے اور تو ہمیشہ سے ہے تجھے فنا نہیں ہے۔ تو اس وقت بھی زندہ رہنے والا ہے جب کوئی ذی حیات نہ رہ جائے۔ اے مُردوں کو زندہ کرنے والے اور ہر نفس کے اعمال و افعال کی نگرانی کرنے والے! اے وہ خدا! جس کا شکر یہ میں نے بہت کم ادا کیا ہے۔ لیکن اس نے نعمتوں سے محروم نہیں رکھا ہے۔ میری خطائیں بہت عظیم رہی ہیں لیکن اس نے رسوا نہیں کیا ہے۔ تجھے گناہ

جس نے گناہوں کا ارادہ کیا ہے۔ میں ہی وہ ہوں جس نے جہالت سے کام لیا ہے۔ میں ہی وہ ہوں جس نے غفلت برتی ہے۔ میں ہی وہ ہوں جس سے سہو لسیاں عارض ہوا ہے۔ میں ہی وہ ہوں جس نے قصد گناہ کیے ہیں میں ہی وہ ہوں جس نے جان بوجھ کر غلط اقدامات کئے ہیں۔ میں ہی وہ ہوں جس نے ہمیشہ روصد سے کئے ہیں۔ میں ہی وہ ہوں جس نے وعدہ خلافی کی ہے۔ میں ہی وہ ہوں جس نے عہدوں کو توڑا ہے۔ میں ہی وہ ہوں جس نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے کہ لعنتیں مجھ پر نازل ہوتی رہیں اور اب بھی میرے پاس ہیں لیکن میں برابر گناہوں میں مبتلا رہا ہوں۔ پروردگار اچھے معاف فرمادے کہ مجھ جیسے بندوں کے گناہوں سے تیرا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ تو ہر ایک کی عبادت سے بے نیاز ہے اور ہر نیک عمل کرنے والے کو اپنی توفیق و نائید سے سہارا بھی دیتا ہے۔ میرے مالک اور میرے پروردگار ساری حمد تیرے لئے ہے۔ خدا یا تو نے مجھے حکم دیا ہے تو میں نے سرتابی کی ہے اور منع کیا ہے میں نے اطاعت نہیں کی ہے۔ اب میرے پاس برائت کے لئے کوئی عذر نہیں ہے اور عذاب کو دفع کرنے کے لئے کوئی صاحب طاقت بھی نہیں ہے۔ میں کس طرح تیرا سامنا کروں اور کس کے سہارے تیری بارگاہ میں حاضری دوں۔ اس سماعت کے سہارے یا اس بصارت کے ذریعہ۔ اس زبان کے سہارے یا اس دل کے سہارے۔ اس ہاتھ کے وسیلہ سے یا ان پیروں کے سہارے سے؟

جس نے بہترین برتاؤ کیا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے فضل و کرم کیا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے کامل لعنتیں عطا کی ہیں۔ تو ہی وہ ہے جس نے رزق دیا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے توفیق دی ہے تو ہی وہ ہے جس نے عطا کیا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے نئی بنایا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے منتخب لعنتیں عطا کی ہیں۔ تو ہی وہ ہے جس نے پناہ دی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے کفایت کی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے ہدایت کی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے ہمیں لغزشوں اور خطروں سے محفوظ رکھا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے پردہ پوشی کی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے مغفرت کی ہے تو نے ہی گناہوں کے عذر کو قبول کیا۔ تو ہی وہ ہے جس نے لغزشوں کو سہارا دیا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے طاقت دی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے عورت و بدبہ عطا کیا۔ تو ہی وہ ہے جس نے امداد کی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے زور بازو عطا کیا ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے نائید کی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے نصرت کی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے شفا دی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے عافیت دی ہے اور تو ہی وہ ہے جس نے بزرگی عطا کی ہے۔ تو صاحب برکت و عظمت ہے۔ تیری حمد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے اور تیرا شکر یہ بے حساب و بے ہیئت ہے۔ اب اس کے بعد میرا حال زار یہ ہے کہ میں وہ بندہ گناہگار ہوں جسے اپنے گناہوں کا اقرار اور اپنی خطاؤں کا اعتراف ہے۔ میں ہی وہ ہوں جس نے برا بنیوں کی ہیں۔ میں ہی وہ ہوں جس نے خطائیں کی ہیں۔ میں ہی وہ ہوں

اور صرف فضل و کرم کا معاملہ چاہتا ہوں۔ میرے پروردگار! تو اگر عذاب بھی کرے گا تو یہ میرے گناہوں کا نتیجہ ہوگا کہ تیری رحمت تمام ہو چکی ہے اور تو معاف بھی کر دے گا تو یہ تیرے علم و وجود و کرم کا نتیجہ ہوگا کہ تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ تو پاک اور بے نیاز ہے اور میں ظالم کرنے والوں میں ہوں۔

تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں استغفار کرنے والوں میں ہوں۔ تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں تو حمید کا کلمہ پڑھنے والوں میں ہوں۔ تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں خوفزدہ ہوں۔ تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں لڑنے برا تمام ہوں۔ تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں امید و اداوں میں ہوں۔ تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے والوں میں ہوں۔ تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں تیری تسبیح کرنے والوں میں ہوں۔ تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میں تیری بزرگی کا اعتراف کرنے والوں میں ہوں۔ تو اکیلا اور بے نیاز ہے اور میرا اور میرے آباؤ اجداد سب کا پروردگار بھی ہے۔ پروردگار ذکر میری حمد و ثنا تیری بزرگی کے اقرار کے ساتھ ہے۔ اور یہ میرا اخصاص ذکر تیری تو حمید کے اعتراف کے ہمراہ ہے۔ میں تیری نعمتوں کا ایک شمار کر کے اقرار کرتا ہوں، اور پھر یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ کوئی انھیں شمار نہیں کر سکتا وہ یہود و بے حساب اور بے بنیاد و بیشمار ہیں۔ کامل بھی

سب ہی تو تیری نعمتیں ہیں اور ان سب ہی سے تو میں نے تیری معصیت کی ہے۔ یہ سب ہی تو میرے خلاف تیری تجھیں اور دلہلیں ہیں۔ میرے پروردگار! جس نے میری برائیوں کو میرے ماں باپ سے بھی مخفی رکھا ہے اور انھیں جھوٹے نہیں دیا ہے۔ مشیرہ و قبلہ سے مخفی رکھا ہے اور انھیں سرزنش نہیں کرنے دی ہے۔ حکام و سلاطین سے پوشیدہ رکھا ہے اور انھیں سزا نہیں دینے دی ہے۔ جبکہ یہ تیری طرح ساری حرکتوں پر مطلع ہوتے تو ایک لمحہ کی بھی مہلت نہ دیتے اور مجھے بالکل نظر انداز کر دیتے بلکہ مجھ سے قطع تعلق کر لیتے۔ اب میں تیری بارگاہ میں ششوع و ششوع، تواضع و انکساری اور اپنی حقارت و ذلت کے ساتھ حاضر ہوں۔ نہ برائست ذمہ کے لئے کوئی عذر رکھتا ہوں اور نہ گناہوں سے بچانے والا کوئی طاقتور سہارا۔ نہ میرے پاس کوئی دلیل ہے جس سے استدلال کروں اور نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ گناہ میں نے نہیں کیا ہے یا یہ برائی مجھ سے نہیں ہوئی ہے۔ میں تو انکار بھی نہیں کر سکتا ہوں اور انکار کروں بھی تو کیا فائدہ ہوگا جبکہ سارے اعضاء و جوارح میرے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں اور مجھے خود بھی اس بات کا یقین ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تو ان بڑے بڑے امور کے بارے میں سوال ضرور کرے گا اور تو تو حکم عادل ہے تیرے یہاں ظالم کا گز نہیں ہے۔ لیکن خدا یا میرے لئے تو انصاف و عدل بھی تباہ کن ہے، میں تو تیرے عدل و انصاف سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں

اے پابستہ زنجیر اسیروں کو رہائی دلانے والے۔ اے کسں بچوں کو روزی دینے والے۔ اے خوفزدہ ظالمان پناہ کو پناہ دینے والے۔ اے وہ خدا جس کا کوئی شریک اور وزیر نہیں ہے۔ محمد وال محمد پر رحمت نازل فرما اور آج کی شام مجھے وہ سب کچھ عطا فرما دے جو تو نے کسی بھی نیک بندے کو عطا کیا ہے۔ ظاہری نعمتوں کا تسلسل، باطنی نعمتوں کی تجدید، بلاؤں سے نجات، رنج و غم کا دفعیہ، دعاؤں کی استجابت، شکلوں کی قبولیت، برائیوں کی پرودہ پوشی وغیرہ۔ تو لطیف بھی ہے اور شہیر بھی۔ اور ہر شے پر قادر و قادر بھی۔ خدا یا جس جس کو پکارا جاتا ہے ان میں تو سب سے زیادہ قریب ہے اور جو جو لہیک کہنے والا ہے، ان میں تو سب سے جلدی قبول کرنے والا ہے ہر معاف کرنے والے سے زیادہ کریم اور ہر عطا کرنے والے سے زیادہ بخشنے والا ہے۔ ہر مشغول سے زیادہ سننے والا ہے اور دنیا و آخرت کا رحمان و رحیم ہے۔ تیرے جیسا کوئی قابل سوال نہیں ہے اور تیرے علاوہ کوئی امیدوں کا مرکز نہیں ہے۔ میں نے تجھے پکارا تو تو نے قبول کیا۔ تجھ سے مانگا تو تو نے عطا کر دیا۔ تیری طرف رغبت کی تو تو نے رحم کیا اور تجھ پر بھروسہ کیا تو تو نے نجات عطا کر دی۔ تیری پناہ مانگی تو تو اکلیبا کی کافی ہو گیا۔ خدا یا اپنے بندے، اپنے رسول و نبی حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی آلِ مطہین و طاہرین پر رحمت نازل فرما اور ہمارے لئے اپنی نعمتوں کو مکمل فرما دے۔ ہر عطا کو خوشگوار بنا دے اور ہمارا نام شکر گزاروں میں اور نعمتوں

ہے اور واضح و روشن اور قدیم و جدید بھی، تیری نعمتوں کا سلسلہ روز اول سے جاری ہے۔ جس دن سے تو نے مجھے خلق کیا اور میری زندگی کا آغاز کیا تھا وہ نعمتیں یہ ہیں کہ تو نے فقیری میں بے نیازی دی ہے۔ نقصانات کو رفع کیا ہے۔ سہولتوں کے انتظامات کئے ہیں۔ سختیوں کو دور کیا ہے۔ رنج و الم کو ہر طرف کیا ہے۔ بدن میں منافیت دی ہے۔ دین میں سلامتی دی ہے اور یہ نعمتیں اس قدر بے حساب ہیں کہ اگر اولین و آخرین مل کر میری مدد کریں اور میں ان کا حساب کرنا چاہوں تو نہیں کر سکتا اور نہ وہ سب کر سکتے ہیں۔ تو پاک و پاکیزہ اور بلند و مرتب ہے۔ تو رب کریم و عظیم و رحیم ہے اور تیری نعمتوں کا شمار نہیں۔ تیری حمد و ثنا کی منزل تک کوئی پہنچ نہیں سکتا اور تیری نعمتوں کا بدلہ ممکن نہیں ہے۔ پروردگار محمد وال محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے اوپر اپنی نعمتوں کو مکمل کر دے اور اپنی اطاعت سے نیک بخت بنا دے کہ تو پاک و بے نیاز اور ودود، لا شریک ہے۔

خدا یا تو مصطفیٰ لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ برائیوں کو دفع کرتا ہے۔ ستم رسیہ کی فریاد رسی کرتا ہے۔ بیماروں کو شفا دیتا ہے۔ فقیروں کو غنی بناتا ہے۔ دل شکستہ کے دل کو جوڑتا ہے۔ بچوں پر رحم کرتا ہے۔ بڑوں کو مدد و ہمہ پہنچاتا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے اور تجھ سے بالاتر کوئی صاحب طاقت نہیں ہے تو خدا ئے علی و کبریٰ ہے۔

تقسیم کر رہا ہے اور جس نور سے ہدایت کر رہا ہے اور جس رحمت کو لوشکر رہا ہے اور جس برکت کو نازل کر رہا ہے اور جس لباسِ عافیت سے پردہ پوشی کر رہا ہے اور جس رزق میں وسعت دے رہا ہے۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔ خدایا میں اس وقت واپس جاؤں تو کامیاب، نجات یافتہ، نیک عمل، بہرہ ور اور فائز ابرام واپس جاؤں۔ مجھے مالوس رحمت قرار نہ دینا اور اپنی رحمت سے خالی نہ رکھنا۔ میری امیدیں محرومی کا شکار نہ ہونے پائیں اور مجھے اپنے فضل و کرم سے الگ نہ رکھنا۔ جس عطا کی امید رکھتا ہوں، اس سے مالوس نہ ہو جاؤں اور تیری بارگاہ سے نامراد واپس نہ جاؤں۔ اپنے دروازے سے ہٹا نہ دینا کہ تو بہترین بخشش کرنے والا اور بلند ترین کرم کرنے والا ہے میں تیری طرف بڑے یقین کے ساتھ متوجہ ہوں اور تیرے محترم مکان کا دل سے قصد کئے ہوئے ہوں۔ ان مناسک میں میری امداد فرما۔ میرے حج کو شرف قبولیت عطا فرما، میرے گناہوں کو بخش دے اور میری خطاؤں کو معاف فرما۔ میں نے تیری بارگاہ میں وہ ہاتھ پھیلا یا ہے جس پر زلت و حقارت کے نشانات لگے ہوئے ہیں لیکن پروردگار جو ہم نے مانگا ہے وہ آج کی شام عطا کر دے اور جس کام کے لئے نیکارا ہے اس کے لئے کافی بن جا۔ تیرے علاوہ کوئی اور کافی نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی پروردگار بھی نہیں ہے۔ تیرا حکم نافذ ہے اور تیرا علم محیط اور تیرا فیصلہ مبنی برالانصاف ہے۔ ہمارے حق میں خیر کا فیصلہ فرما اور

کو یاد رکھنے والوں میں درج کرو۔ آمین یا رب العالمین۔

خدایا اے وہ پروردگار جس کی ملکیت کے ساتھ اختیارات بھی ہیں اور جس کے اختیارات کے ساتھ تمہاری بھی ہے۔ جس نے عالمیوں کی پردہ پوشی کی ہے۔ استغفار کرنے والوں کو معاف کیا ہے۔ اے طلبگاروں اور رغبت کرنے والوں کی منزلِ آخر۔ امیدواروں کی امیدوں کی آماجگاہ۔ ہر شے پر عملی احاطہ رکھنے والے اور عذر خواہوں پر رافت و رحمت و تحمل کا مظاہرہ کرنے والے۔ خدایا ہم اس شام کے وقت تیری طرف متوجہ ہیں جسے تو نے با شرف و با عظمت قرار دیا ہے۔ ہمارا وسیلہ تیرا رسول۔ تیری مخلوقات کا منتخب ترین بندہ۔ تیری وحی کا امین۔ تیرے ثواب کی بشارت دینے والا۔ تیرے عذاب سے ڈرانے والا اور روشن پوراغ بخش ہے۔ جس کے ذریعہ تو نے مسلمان بندوں پر انعام کیا ہے اور اسے عالمین کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔

خدایا! محمد وآل محمد پر ویسی رحمت نازل فرما جس کے وہ اہل ہیں۔ اے خدائے عظیم حضرت محمدؐ اور ان کی آلِ مطہرین و طاہرین پر رحمت نازل فرما اور اپنی معافی و مغفرت کے ذریعہ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما۔

تیری طرف مختلف زبانوں میں آوازیں اور فریادیں بلند ہیں۔ لہذا آج کی شام مجھے ہر اس نعمت میں حصہ دار قرار دے جسے تو اپنے بندوں پر

تو صاحبِ جلال واکرام اور مالکِ فضل و انعام ہے۔ تیری نعمتیں عظیم
ہیں اور تو جو اود کریم اور مؤلف و رحیم ہے۔

پروردگارا ہمارے لئے رزقِ حلال میں وسعت عطا فرما۔ ہمارے
بدن اور دین دونوں میں عافیت عطا فرما۔ ہمیں خوف میں امن و امان عطا
فرما اور ہماری گردن کو آتشِ جہنم سے رہائی عطا فرما۔ خدا یا! ہمیں اپنی
تدبیروں کا نشانہ نہ بنانا اور اپنے عذاب میں دھیرے دھیرے پینچ نہ لینا۔
ہم کسی دھوکے میں نہ بہنے پائیں اور بھتات و آسمان کے فاسقوں کے شر
سے محفوظ رہیں۔

اس کے بعد حضرت نے سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا۔ اس عالم میں کہ چشم مبارک سے
مسلل آسور واں تھے اور زبان پر یہ فقرے تھے۔

اے سب سے بہتر سننے والے اور سب سے زیادہ نگاہ رکھنے والے!
سب سے تیزتر حساب کرنے والے اور سب سے زیادہ زخم کرنے والے! محمد
و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔ پروردگار میں تجھ سے ایسی حاجتیں طلب کر رہا
ہوں کہ اگر تو انھیں پورا کر دے گا تو باقی سب کا رد کر دینا بھی مفید نہ ہوگا
اور انھیں رد کر دے گا تو باقی سب کا عطا کر دینا بھی مفید نہ ہوگا اور وہ یہ
ہے کہ میری گردن کو آتشِ جہنم سے آزاد کر دے کہ تیرے علاوہ کوئی دوسرا
خدا نہیں ہے اور تو وحدہ لا شریک ہے۔ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تیرے

ہمیں اہل خیر میں قرار دے۔

خدا یا! اپنے جو و کرم سے ہمارے لئے عظیم ترین اجر اور بہترین
ذخیرہ ثواب اور دائمی سہولت و رفاہیت کو لازم قرار دے دے۔ ہمارے
گناہوں کو معاف فرما اور ہمیں ہلاک ہونے والوں میں قرار نہ دینا۔ اپنی
رحمت و رافت کا رخ ہماری طرف سے نہ موڑ دینا کہ تو ارحم الراحمین اور خیر
الغافرین ہے۔

خدا یا! آج کی شام ان لوگوں میں قرار دے جن کے سوال پر تو نے
عطا کیا ہے اور جن کے شکر پر اضافہ کیا ہے۔ جن کی توبہ کو قبول کیا ہے اور
جن کے گناہوں سے جدا ہو جانے پر انھیں معاف کر دیا ہے۔ اے صاحبِ
جلال واکرام۔ خدا یا! ہمیں پاکیزہ بنا دے۔ ہماری مدد فرما۔ ہماری فریاد
و زاری پر رحم فرما۔ اے بہترین مسکول اور سب سے زیادہ رحم کرنے
والے۔ اے وہ خدا جس پر پہلوں کی بندش اور آنکھوں کے اشارے متنی
نہیں جو دلوں کے مضمرات کو بھی جانتا ہے اور سینے کے اندر چھپے ہوئے
رازوں سے بھی باخبر ہے۔ اس کا علم سب کا اخصا کئے ہوئے ہے اور اس کا
علم ہر شے پر احاطہ رکھتا ہے۔ تو پاک و بے نیاز ہے اور مخالفین کے اقوال
و تصورات سے بہت زیادہ بلند و برتر ہے۔ ساتوں آسمان، تمام زمینیں اور
دونوں کی مخلوقات سب تیری تسبیح کر رہی ہیں۔ ہر ذرہ، کائنات تیرا تسبیح
خواں ہے۔ حمد تیرے لئے ہے اور بزرگی اور برتری بھی تیرے ہی لئے ہے۔

نگراں نہیں سمجھ رہی ہیں اور وہ بندہ اپنے معاملات، حیات میں سخت خسارے میں ہے جسے تیری محبت کا کوئی حصہ نہیں ملا۔ خدایا! تو نے آثار کائنات کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے تو اب نور کے لباس اور ہدایت کی البصیرت کے سہارے اپنی بارگاہ میں واپس بلا لے تاکہ میں اسی شان سے واپس آؤں کہ میرا باطن اس کائنات کی طرف توجہ سے محفوظ ہو اور میری بہمت اس دنیا پر بھروسہ کرنے سے بلند ہو۔ تو ہر شے پر قدرت و اختیار رکھتا ہے۔ پروردگار! یہ میری ذلت ہے جو تیری جناب میں بالکل واضح اور روشن ہے اور یہ میری حالت ہے جس پر کوئی پردہ نہیں ہے۔ میں تیرے ہی ذریعہ تیری بارگاہ تک پہنچنا چاہتا ہوں اور تیری ہی رہنمائی کا طلب گار ہوں۔ اپنے نور سے اپنی طرف ہدایت فرما اور اپنی پکی بندگی کے ساتھ اپنی بارگاہ میں حاضری کی سعادت کراست فرما۔ خدایا! مجھے اہل تقرب کو حاصل ہونے والے حقائق عطا فرما اور جذب و کشش رکھنے والوں کے مسلک پر چلنے کی توفیق کراست فرما۔ اپنی تدبیر کے ذریعہ مجھے میری اپنی تدبیر سے بے نیار کر دے اور اپنے اختیار کے ذریعہ میرے اختیار و انتخاب سے مستغنی بنا دے، اور اضطراب و اضطراب کے مواقع کی اطلاع اور آگاہی عطا فرما۔ پروردگار! مجھے میرے نفس کی ذلت سے باہر نکال دے اور موت سے پہلے ہر شک و شرک سے پاک و پاکیزہ بنا دے۔ میں تیری ہی مدد چاہتا ہوں، تو تو میری امداد کر اور سچھی پر بھروسہ کرتا ہوں، تو تو کسی اور

اس کی برائیوں کا کیا حال ہو گا اور میں، جس کی نگاہ کے حقائق بھی دعویٰ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے ہیں اس کے دعوؤں کی کیا حیثیت ہو گی۔ پروردگار! تیرے نافذ حکم اور تیری مہربان مشیت نے کسی کے لئے بولنے کا موقع نہیں چھوڑا اور نہ کسی کو کسی حال پر ثابت رہنے دیا ہے۔ کتنی ہی مرتبہ میں نے اطاعت کی بنا رکھی اور حالات کو مضبوط بنایا۔ لیکن تیرے عدل و انصاف نے میرے اعتماد کو سہندم کر دیا اور پھر فضل و کرم نے مجھے سہارا دے دیا۔

پروردگار! تجھے معلوم ہے کہ اگر فعل و عمل کے اعتبار سے میری اطاعت دائمی نہیں ہے تو عزم و جزم کے اعتبار سے بہر حال دائمی ہے۔ میری حالت تو یہ ہے کہ میں کس طرح عزم کروں جبکہ صاحب اقتدار اور قادر تو ہے اور کس طرح عزم نہ کروں جبکہ حاکم و آمر بھی تو ہی ہے۔ خدایا! آثار کائنات میں غور و فکر تجھے تیری ملاقات سے دور تر کیے جا رہے ہیں۔ لہذا کسی ایسی خدمت کا سہارا دے دے کہ میں تیری بارگاہ میں پہنچ جاؤں میں ان چیزوں کو کس طرح راہنما بناؤں جو خود ہی اپنے وجود میں تیری محتاج ہیں۔ کیا کسی شے کو تجھ سے زیادہ بھی ظہور حاصل ہے کہ وہ دلیل بن کر تجھے ظاہر کر سکے۔ تو کب ہم سے غائب رہا ہے کہ تیرے لئے کسی دلیل اور رہنمائی کی ضرورت ہو اور کب ہم سے دور رہا ہے کہ آثار تیری بارگاہ تک پہنچانے کا ذریعہ نہیں وہ آنکھیں اندھی ہیں تو تجھے اپنا

اس نے کھویا کیا؟ جس نے تیرا بدل تلاش کیا وہ باپوس ہو گیا اور جس نے تجھ سے منہ موڑا وہ گھاٹے میں رہا۔ تیرے علاوہ غیر سے امید ہی کیوں کی جائے جب کہ تو نے احسان کا سلسلہ روکا نہیں اور تیرے سوا دوسرے سے مانگا ہی کیوں جائے جب کہ تیری فضل و کرم کی عادت میں فرق نہیں آیا۔

پروردگارا جس نے اپنے دوستوں کو اُس و محبت کی عداوت کا مزہ چکھا دیا ہے تو اس کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے کھڑے ہوئے ہیں اور اپنے اولیاء کو ہیبت کا لباس پہنا دیا ہے تو اس کے سامنے استغفار کرنے کے لئے استاد ہیں۔ تو تمام یاد کرنے والوں سے پہلے یاد کرنے والا ہے اور تمام مانگنے والوں سے پہلے عطا کرنے والا ہے اور پھر کرم بالائے کرم ہے کہ خود ہی دے کر خود ہی قرض کا طالب کرتا ہے۔

خدایا! تجھے اپنی رحمت کے دروازے سے طلب کرے تاکہ میں تیری بارگاہ تک پہنچ جاؤں اور تجھے اپنے احسان کے سہارے اپنی طرف کھینچے تاکہ میں تیری طرف متوجہ ہو جاؤں۔ خدایا! میں ہزار گناہ کروں مگر میری امید تجھ سے قطع ہونے والی نہیں ہے اور میں لاکھ اطاعت کروں مگر تیرے جلال سے میرا خوف ختم ہونے والا نہیں ہے۔ سارے عالم نے تجھے تیری طرف دھکیل دیا ہے اور تیرے فضل و کرم کی اطلاع نے تجھے اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ خدایا! جب تو میری امید ہے تو میں مایوس کس طرح ہو جاؤں اور جب تجھ پر میرا بھروسہ ہے تو میں ذلیل کس طرح ہو سکتا ہوں۔ اگر تو

کے حوالے نہ کر دینا۔ بس، تجھ سے سوال کرتا ہوں، تو ناامید نہ کرنا اور صرف تیرے فضل و کرم میں رغبت رکھتا ہوں تو تجھے محروم نہ رکھنا۔ میں تیری جناب سے رشتہ رکھتا ہوں تو تجھے دور نہ کرنا اور تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں تو تجھے بھگا نہ دینا۔ تیری مرضی اس بات سے بلند تر ہے کہ اس میں تیری طرف سے کوئی نقص پیدا ہو سکے تو میری طرف سے کیا نقص پیدا ہو سکتا ہے۔ تو اپنی ذات سے اس بات سے بے نیاز ہے کہ تجھے تیری طرف سے کوئی فائدہ پہنچے تو میری طرف سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ خدایا! یہ تو صرف قضا و قدر ہے جو امیدوار بنائے ہوئے ہے۔ ورنہ خواہش تو آرزوؤں کی رسیوں میں جکڑے ہوئے تھی، اب تو ہی میرا مددگار بن جاتا کہ تو ہی مدد کرے اور تو ہی راستہ دکھائے۔ اپنے فضل و کرم سے ایسا نئی بنا دے کہ اپنی طلب سے بھی بے نیاز ہو جاؤں۔ تو ہی وہ ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں میں یا نورِ اہلبیت کی روشنی پیدا کرانی تو وہ تجھے پہچاننے لگے اور تیری وحدانیت کا اقرار کرنے لگے اور تو ہی وہ ہے جس نے اپنے محبوب کے دلوں سے انخیزا کر نکال باہر کر دیا۔ تو اب تیرے علاوہ کسی کے چلپنے والے نہیں ہیں اور کسی کی پناہ نہیں مانگتے تو نے اس وقت اُس کا سامان فراہم کیا جب سارے عالم سہیب و صفت بنے ہوئے تھے اور تو نے اس طرح ہدایت دی کہ سارے راستے روشن ہو گئے۔

پروردگارا جس نے تجھے کھو دیا اس نے پایا کیا؟ اور جس نے تجھے پایا

نے زلت میں ڈال دیا تو صاحبِ عزت کیسے بنوں گا اور تو نے اپنا بنا لیا تو ذلیل کیسے ہو سکوں گا۔ پروردگار میں کس طرح فقیر نہ بنوں کہ تو نے فقیروں کے درمیان رکھا ہے اور کیسے فقیر رہ سکوں گا جبکہ تو نے اپنے فضل و کرم سے مٹنی بنا دیا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ تو نے اپنے کو ہر ایک کو چھینوا دیا ہے تو اب کوئی تجھ سے ناواقف نہیں ہے اور میرے لئے اور بھی واضح اور نمایاں ہو گیا ہے تو مجھے تیرا جلوہ ہر شے میں نظر آنے لگا ہے تو درحقیقت ہر ایک کے لئے منظرِ ہر اور روشن ہے۔

اے خدا! جس نے اپنی رحمانیت سے ہر شے پر احاطہ کر لیا تو عرشِ اعظم بھی اس کی ذات میں گم ہو گیا۔ تو نے آئنہ وجود کو دوسرے آثار کے ذریعہ نالود کر دیا ہے اور انبیاء کو افلاک نور کے احاطہ سے محو کر دیا ہے۔

اے وہ خدا، جو عرش کے سراپردوں میں اس طرح پوشیدہ ہوا کہ نگاہیں اس کے دیکھنے کو ترس گئیں اور کمالِ تجلی سے اس طرح روشن ہوا کہ اس کی عظمت ہر شے پر حاوی ہو گئی۔

تو کیسے چھپ سکتا ہے جبکہ ہر شے میں تیرا ظہور ہے اور کس طرح غائب ہو سکتا ہے جبکہ ہر ایک کے سامنے رہ کر اس کے اعمال کی نگرانی کر رہا ہے۔ تو ہر شے پر قادر ہے۔ اور ساری تعریف تیری ذاتِ واجب کے لئے ہے۔

شب عید الفطر و شب عید اضحیٰ میں زیارت امام حسین (ع)

یا مولائے یا اباعبد اللہ یا بن رسول
 اللہ عبدک و ابن امرتک الذلیل بین یدیک و الضعیف فی علوک قد سرائک و المعترف
 بحقوق جلاء و مستجیر اربک قاصدا الی حرمک متوجها الی مقامک متوسلا الی
 اللہ تعالیٰ ربک ء ادخل یا مولای ء ادخل یا ولی اللہ ء ادخل یا ملائکة اللہ المحذوقین
 بهذا الحرم المقیبین فی هذا المشهد

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ

و فی سبیل اللہ و علی ملء رسول اللہ اللہم انزل لی منزلا مبارکا و انت خیر المنزّلین
 یرکبہ اللہ اکبر کبیرا و الحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرة و اصیلا و الحمد للہ
 الفرد الصمد الساجد الاحد المستفضل المتکون المتطوّل الختان الذی من تطوّل سئل
 فی زیارۃ مولای یا حسنینہ و لم یجعلنی عن زیارۃ منہ منوعا و لاعن ذمّته مد فوعا بل
 تطوّل و حکم

السّلام علیک یا وارث ادم صفوۃ اللہ السّلام

علیک یا وارث نوح امین اللہ السّلام علیک یا وارث ابراہیم خلیل اللہ السّلام علیک
 یا وارث موسیٰ کلیم اللہ السّلام علیک یا وارث عیسیٰ روح اللہ السّلام علیک
 یا وارث محمد صلی اللہ علیہ و آلہ حبیب اللہ السّلام علیک یا وارث علی حجّۃ
 اللہ السّلام علیک ایھا الوصی البرّ التقی السّلام علیک یا ناصر اللہ و ابن قاریہ و الوتر
 الموقر س اشهد انک قد اقمّت الصلوٰۃ و اتیت الزکوٰۃ و امرت بالمعروف و نہیت
 عن المنکر و جاهدت فی اللہ حق جہادہ حتی استلب حرمک و قتلت مظلوما
 السّلام علیک

یا اباعبد اللہ السّلام علیک یا بن رسول اللہ السّلام علیک یا بن سید الوصیین
 السّلام علیک یا بن فاطمۃ الزہراء سیدۃ نساء العالمین السّلام علیک یا بطل
 المسلمین یا مولای اشهد انک کنت نورا فی الاصلاب الشاکخۃ و الارحام
 المطہرۃ لم یجتسک الجاہلیۃ یا نجاسہا و لم تلبسک من مد لہمات شیابہا
 و اشهد انک من دعا یرد الدین و امر کان المسلمین و معقل المؤمنین و اشهد
 انک الامام البرّ التقی الرضی الرکب الہادی المہدی و اشهد ان الائمة من ولدک
 کلمۃ التقوی و اعلام الہدی و العروة الوثقی و الحجۃ علی اهل الدنیا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ يَا مَوْلَايَ اِنَا مُوَالٍ لِّوَالِدَيْكَ وَمَعَادٍ
 لِّعَدُوِّكَ وَاِنَا بِكَ مُؤْمِنٌ وَّبِرَّكَ مُؤَقِّنٌ بِشَرِّ اَبْرَدِيْنِي وَخَوَارِزْمِ عَلَيَّ وَقَلْبِي لِقَلْبِكَ
 سَلَمٌ وَاَهْرَاسِي لِاَمْرِ كُوْمُتَيْعٍ يَا مَوْلَايَ اِنْتِ بِكَ خَالَفَا فَاَمَرْتَنِي وَاِنْتِ بِكَ مُسْتَجِيْرٌ اَفَا جَرِي
 وَاِنْتِ بِكَ فَقِيْرٌ اَفَا غَنِيٌّ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ اَنْتَ مَوْلَايَ مُحَمَّدٌ اللهُ عَلَيَّ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ اَمْنٌ لِّبِرِّكَ
 وَعَلَانِيَتِكَ وِيْظَاهِرِكَ وَاَبْلَاطِنِكَ وَاَدْوَالِكَ وَاَخْرُكُمُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ التَّائِي لِكِتَابِ اللهِ وَاَمِيْنُ اللهِ
 التَّائِي اِلَى اللهِ بِالْحِكْمَةِ وَاَلْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمْتِكَ وَاَمَنَةً قَتَلْتِكَ وَاَنْ
 وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ صَلَّيْتُ وَاَنْتَ لَكَ رَعَعْتُ وَاَنْتَ لَكَ سَمَدْتُ وَحَدَّكَ
 لَا شَرِيْكَ لَكَ فَاِنَّكَ لَا تَجُوْرُ الصَّلٰوةَ وَاَلرُّكُوْعَ وَاَلشُّجُوْدَ اِلَّا لَكَ اَنْتَ اللهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَاَلْحَمْدِ وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّيْ اَفْضَلَ السَّلَامِ وَاَلْحَقِيَّةِ وَاَرُدُّ عَلَيَّ مِنْهُمْ السَّلَامَ
 اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِيَّةً مِّنِّيْ اِلَى سَيِّدِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ
 مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ وَاَجْزِنِيْ عَلَيْهِمَا اَفْضَلَ اَمَلِيْ وَرِحَابِيْ فِيْكَ وَفِيْ وَلِيَّتِكَ يَا وَاَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ

السَّلَامُ عَلَيَّ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَطْلُوْمِ الشَّهِيدِ
 الْعَبْرَاتِ وَاَسْبَابِ الْكُرْبَانِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَلِيَّتِكَ وَاَبْنُ وَلِيَّتِكَ وَصَفِيَّتِكَ الشَّاهِدِ حَقِّكَ
 اَكْرَمْتَهُ بِكَرَامَتِكَ وَخَمَمْتَهُ بِالشَّهَادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَيِّدًا مِنْ السَّادَةِ وَقَائِدًا مِنْ
 الْقَادَةِ وَاَكْرَمْتَهُ بِطَيْبِ الْوِلَادَةِ وَاَعْطَيْتَهُ مَوَارِيْثَ الْاَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهُ مُجْتَبًى عَلَيَّ خَلْقِكَ
 مِنْ الْاَوْصِيَاءِ فَاعْدُرْ فِي الدُّعَاءِ وَمِنْ التَّصِيْفَةِ وَبَدَلْ مَهْجَتَهُ فِيْكَ حَتَّى اسْتَقْدَ عِبَادَكَ
 مِنْ الْجَهَالَةِ وَخَيْرَةَ الضَّلَالَةِ وَقَدْ تَوَاسَا رَعِيَّتُهُ مِنْ عَوْنَةِ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ مِنَ الْاٰخِرَةِ
 بِالْاَدْنَى وَتَرَدَّى فِي هَوَاهُ وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ نَبِيَّتِكَ وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اَوْلِيَ الشَّقَاوَةِ
 التَّفَاوُحِ وَحَمَلَةَ الْاَوْثَانِ الْمُسْتَوْجِبِيْنَ التَّكْرِيْمِ فَجَاهِدْهُمْ فِيْكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا
 غَيْرَ مُدْبِرٍ لِاَنْ تَحُدُّكَ فِي اللهِ لَوْمَةٌ اِلَّا بِحَسْبِيْ سَفِيْكَ فِي طَاعَتِكَ دَمَةٌ وَاَسْتَلِمُ
 حَرِيْمَةَ اَللّٰهُمَّ الْعَنَّهُمْ لَعْنًا وِيْلًا وَعَنْ بِلْهَمَّ عَنْ اَبَا اَلَيْمًا

زیارت شہزادہ حضرت علی اکبر (ع)

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
خَاتَمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَظْلُومُ الشَّهِيدُ يَا بْنَ أَنْتَ وَأُمِّي عَشْتُ
سَعِيدًا أَوْ قَتِلْتَ مَظْلُومًا شَهِيدًا

زیارت شہداء کربلا

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَنْ تَحِيَّةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ
يَا بْنَ أَنْتُمْ وَأُمِّي فُرْتُمْ قُوْنًا عَظِيمًا

زیارت حضرت عباس علمدار

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ
الصَّالِحُ وَالصِّدِّيقُ الْمُرَاسِيُّ أَشْهَدُ أَنَّكَ آمَنْتَ بِاللهِ وَصَفَرْتَ ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَدَعَوْتَ
إِلَى سَبِيلِ اللهِ وَوَأَسَيْتَ بِنَفْسِكَ فَعَلَيْكَ مِنَ اللهِ أَضَلُّ الْجَعِيَّةِ وَالسَّلَامُ
يَا بْنَ أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَاصِرَ دِينِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ الْمُحْسِنِينَ
الصِّدِّيقِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ الْمُحْسِنِينَ الشَّهِيدِ عَلَيْكَ مِثْقَلُ السَّلَامِ مَا بَقِيَتْ وَيَقِيَّ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ سَلَامٌ مُوَدَّعٍ لَأَقَالَ
وَلَا سَتِيْمٌ فَإِنْ أَضْرِبُ فَلَا عَن مَلَأْتِي وَإِنْ أُقْرَفُ فَلَا عَن سُوءِ ظَنِّ وَمَا وَعَدَ اللهُ الصَّابِرِينَ
يَا مَوْلَايَ لِأَجْعَلَهُ اللهُ إِخْرَ الْعَهْدِ مِثْقَلِي لِيُزِيلَ رِيْبَكَ وَمَا زَقَنِي الْعَوْدَ إِلَيْكَ وَالْمَقَامَ فِي حَوْمِكَ
وَالْكُونَ فِي مَشْهَدِكَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ الْمَقَامِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيكَ الْقُرْآنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حِجَّةَ الْخِصَامِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَفِيْنَةَ الْجَعَاةِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلِيْكَةَ سَرَقِ الْبُقِيْمِينَ فِي هَذَا الْحَرَمِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَبَدًا مَا بَقِيَتْ وَيَقِيَّ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ أَدْرِكُهُمُ إِنَّكَ اللهُ وَإِنَّكَ اللهُ مَا أَحْوَنُ وَلَا أَحْوَلُ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

عرفہ کے دن زیارت امام حسینؑ

حدیث معتبر میں رفاعہ سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ کیا تو نے اس سال حج کیا ہے تو میں نے کہا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں پیسے میرے پاس نہ تھے کہ حج کے لئے جاؤں لیکن عرفہ کا دن میں نے قبر امام حسین علیہ السلام پر گزارا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اے رفاعہ تو نے کوئی کوتاہی نہیں کی ان چیزوں سے جو اہل منیٰ نے وہاں ادا کی ہیں اگر یہ چیز نہ ہوتی کہ۔ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ لوگ حج کو ترک کر دیں تو البتہ میں تجھے ایسی حدیث بتاتا ہوں کہ تو کبھی بھی آنحضرت کی زیارت کو ترک نہ کرنا۔ کچھ دیر تک حضرت خاموش رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ مجھے میرے پدر بزرگوار نے خبر دی ہے کہ جو شخص قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف جاتے اور آنحضرت کے حق کو بھی جانتا ہو اور تکبر کے ساتھ بھی نہ جائے تو اس کے ساتھ ہزار فرشتے دائیں طرف اور ہزار فرشتے بائیں طرف ہوتے ہیں اور اس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے جو اس نے کسی نبی یا وصی نبی کی معیت میں ادا کیا ہو۔ باقی رہا کیفیت زیارت آنحضرت تو وہ ایسے ہے جیسے علماء اجلہ اور روسائے مذہب و ملت نے فرمایا ہے کہ جب تو چاہے کہ اس دن آنحضرت کی زیارت کرے تو اگر تیرے لئے ممکن ہو کہ نہ فرات سے غسل کرے تو ایسا کر و ورنہ جس پانی سے ہو سکے اور پاکیزہ ترین لباس پہن اور آرام و وقار و تانی کے ساتھ آنحضرت کی زیارت کا قصد کر پھر جب حائر کے دروازے پر پہنچے تو اللہ اکبر کہہ اور یہ پڑھ اللہ اکبر کبیر اؤ الحمد للہ کثیر اؤ سبحان اللہ بکر اؤ و اصیلاً و الحمد للہ الذی ہدانا لهذا و ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسلنا بآياتنا الحق السلام على رسول الله صلى الله عليه و آله السلام على امير المؤمنين السلام على فاطمة الزهراء سيدة نساء العالمين السلام على الحسن و الحسين السلام على علي بن الحسين السلام على محمد بن علي السلام على جعفر بن محمد السلام على موسى بن جعفر السلام على علي بن موسى السلام على محمد بن علي السلام على علي بن محمد السلام على الحسن بن علي السلام على الخلف الصالح المنتظر السلام عليك يا ابا عبد الله السلام عليك يا بن رسول الله عبدك و ابن عبدك و ابن امتك الموالي لوليك المعادي لعدوك استجاس بمشهدك و تقرب الى الله بقصدك الحمد لله الذی ہدانی لهذا لولا ینک وخصنی بزیارتک و سهل لی قصدک

زيارت امام حسين

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ

صَفْوَةَ اللَّهِ — السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحِ بْنِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
 إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
 عِيسَى رُوحِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَ
 مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَ عَلِيِّ الْمُرْتَضَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَاثَةَ اللَّهِ وَابْنَ ثَارَةَ وَالْوَتَرَ
 الْمُتَوَسِّرَ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ
 عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَطَعْتَ اللَّهَ حَتَّى أَتَيْتَ الْيَقِينَ فَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً
 ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيحَتْ بِهِ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْهَدُ
 اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَأَنْبِيَآئُهُ وَأَسْأَلُهُ إِنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِأَيَّارِكُمْ مُؤَقِّنٌ بِشَرِّ أَيْعُرٍ دِينِي
 وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي وَمُنْقَلِبِي إِلَى رَبِّي فَصَلُّوا تُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى آسَاءِ أَعْمَالِكُمْ وَعَلَى بَعْثِكُمْ
 وَعَلَى شَاهِدِكُمْ وَعَلَى غَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَ خَاتَمِ
 النَّبِيِّينَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَابْنَ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَابْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ إِلَى
 جَنَاتِ النَّعِيمِ وَكَيْفَ لَا تَكُونُ كَذَلِكَ وَأَنْتَ بَابُ الْهُدَى وَإِمَامُ التَّقَى الْعُرْوَةُ
 الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَخَامِسُ أَصْحَابِ الْكِسَاءِ غَدَّكَ يَدُ الرَّحْمَةِ وَرُضِعْتَ
 مِنْ ثَدْيِ الْإِيمَانِ وَرُبِّيتَ فِي حَجْرِ الْإِسْلَامِ فَالْتَفُسُ غَيْرُهَا اضْيَبَةُ بِفِرَاقِكَ وَالشَّاكَةُ
 فِي حَيَاتِكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ وَأَبْنَائِكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَرِيحَ
 الْعِبْرَةِ السَّاكِبَةَ وَقَرِينَ الْمُصِيبَةِ الرَّابِتَةَ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً اسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْحَايِمَ
 فَقَتَلَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ مَقْمُورًا وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِكَ
 مُوتُورًا وَأَصْبَحَ كِتَابُ اللَّهِ بِفَقْدِكَ مَهْجُورًا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَدِّكَ وَأَبِيكَ
 وَأُمِّكَ وَأَخِيكَ وَعَلَى الْأُمَّةِ مِنْ بَيْنِكَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهِدِينَ مَعَكَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ

الْحَافِينَ بِقَبْرِكَ وَالشَّاهِدِينَ لِرُؤُوسِكَ الْمُؤْمِنِينَ يَا قَبُولَ عَلِيٍّ دُعَاءَ شَيْعَتِكَ وَالسَّلَامَ
 عَلَيْكَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهَا يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا أَبَا
 عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ فَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَاجْتَمَعَتْ وَتَهَيَّأَتْ لِقِتَالِكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
 قَصَدْتُ حَرَمَكَ وَآتَيْتُ مَشْهَدَكَ أَسْأَلُ اللَّهَ بِالشَّانِ الَّذِي لَكَ عِنْدَهُ وَيَا مَنْ حَلَّ
 الَّذِي لَكَ لَدَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يُجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
 الْآخِرَةِ بِمَنْزِلَةِ وَجُودِهِ وَكَرَمِهِ

دور کعت نماز ادا کر اوزان دور کعتوں میں جو سورۃ چاہے پڑھ اور جب فارغ ہو جائے تو یہ کہہ

اللَّهُمَّ

إِنِّي صَلَّيْتُ وَرَكَعْتُ وَسَجَدْتُ لَكَ وَحَدَّكَ لِأَشْرِيكَ لَكَ لِأَنَّ الصَّلَاةَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ
 لَا تَكُونُ لَكَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَابْلَغْهُمْ
 عَنِّي أَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ وَأَسْأَلُكَ عَلَى مَنْهُمْ التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ اللَّهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ
 هَدِيَّةٌ مِنِّي إِلَى مَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَإِمَامِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ ذَلِكَ مِنِّي وَاجْزِنِي عَلَى ذَلِكَ أَفْضَلَ أَمَلِي وَرَجَائِي فِيكَ
 وَفِي وَلِيِّكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

زیارت شہزادہ حضرت علی اکبر (ع)

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا بَنِي نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي الْحُسَيْنِ
 الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ ابْنُ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَظْلُومُ ابْنُ
 الْمَظْلُومِ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِدَلِّكَ
 فَسَضِيَتْ بِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ لَقَدْ
 عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ وَجَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَعَنَ اللَّهُ
 أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَأَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَكْمُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

زيارات شهداء كربلا

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَأَحِبَّاءَهُ السَّلَامُ
 عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللَّهِ وَأَوْدَاءَ السَّلَامِ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ اللَّهِ وَأَنْصَارَ نَبِيِّهِ أَنْصَارَ أَمِيرِ
 الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ
 أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ لَوْلِيِّ النَّجَاحِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ
 الْمَظْلُومِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ يَا بَنِي أَنْتُمْ وَأُمِّي طَبِئْتُ وَطَابَتْ أَرْضِي الَّتِي
 فِيهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ وَاللَّهُ قَوْلُنَا عَظِيمًا يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَوْزَنَ مَعَكُمْ فِي
 الْجَنَانِ مَعَ الشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أَوْلِيَاكُمْ يَا فَيْقَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

زيارات حضرت عباس علمدار

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفَضْلِ
 الْعَبَّاسَ بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ لَوْصِيَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
 أَوَّلِ الْقَوْمِ إِسْلَامًا وَأَقْدَمِهِمْ إِيمَانًا وَأَقْوَمِهِمْ بَدِينِ اللَّهِ وَأَحْوَطِهِمْ عَلَى الْإِسْلَامِ أَشْهَدُ
 لَقَدْ نَصَحْتَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلَاخِيكَ فَنِعْمَ الْأَخُ الْمُوَاسِي فَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ
 وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً اسْتَعَلَّتْ مِنْكَ الْحَاكِمَ وَانْتَهَكَتْ فِي
 قَتْلِكَ حُرْمَةَ الْإِسْلَامِ فَنِعْمَ الْأَخُ الصَّابِرُ الْجَاهِدُ الْمُحَامِي النَّاصِرُ وَالْأَخُ الدَّافِعُ عَنْ أَخِي
 الْجَيْبِ إِلَى طَاعَةِ رَبِّهِ الرَّاعِبِ فِيمَا نَهَى فِيهِ غَيْرُكَ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِيلِ وَالشَّنَاءِ
 الْجَمِيلِ وَالْحَقِّكَ اللَّهُ بِدَرَجَةِ أَبِيكَ فِي دَارِ التَّعْلِيمِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
 اللَّهُمَّ لَكَ تَعَرَّضْتُ وَلِزِيَارَةِ أَوْلِيَاكَ قَصِدْتُ
 رَاغِبَةً فِي ثَوَابِكَ وَرَاجِعَةً لِتَغْفِيرَتِكَ وَجَزِيلِ إِحْسَانِكَ فَاسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ بَرزقي بِهِمْ دَارًا أَوْ عَيْشِي بِهِمْ قَاتِرًا أَوْ نِيَّاسًا فِي بُهْمِ
 مَقْبُولَةٍ وَذَنْبِي بِهِمْ مَغْفُورَةً أَفَلَيْتَنِي بِهِمْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا دُعَائِي بِأَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ
 بِهِ أَحَدٌ مِنْ نَارٍ وَارِثَةٍ وَالْقَاصِدِينَ إِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

جہیز لائبریری

(جہیز میں دینے کے لیے دینی کتب اور آڈیو، ویڈیو کیسٹس)

- ۰۱۔ قرآن مجید مع ترجمہ
- ۰۲۔ توضیح المسائل (مراجع تقلید کے مطابق)
- ۰۳۔ تحفۃ العوام
- ۰۴۔ مفتاح الجنان مع ترجمہ
- ۰۵۔ چودہ ستارے (حالات معصومین)
- ۰۶۔ دینیات سیٹ برصغیر (اردو۔ جامعہ تعلیمات اسلامی۔ تنظیم الکاتب)
- ۰۷۔ دینیات کورس یورپ (انگلش۔ اسلامک ایجوکیشن بورڈ۔ شیعہ اثناء عشری مدرسہ)
- ۰۸۔ استعاذہ (شیطان شناسی)
- ۰۹۔ گناہان کبیرہ (سیٹ)
- ۱۰۔ تہذیب الاسلام
- ۱۱۔ علل الشرائع (ہر چیز کی کیوں کا جواب)
- ۱۲۔ صحیفہ کاملہ و سجاد یہ
- ۱۳۔ گوہر یگانہ (حالات امام العصرؑ)
- ۱۴۔ قصص القرآن
- ۱۵۔ قصص الانبیاء
- ۱۶۔ قصص العلماء
- ۱۷۔ زیارات مقامات مقدسہ
- ۱۸۔ مثالی ماں (کتابچہ)
- ۱۹۔ چہل احادیث (احادیث معصومین)
- ۲۰۔ کتب عزاء و محافل (سوز، سلام، مرثیہ، حدیث، نوحہ، قطعات، رباعی، قصیدے)
- ۲۱۔ وظائف الابرار
- ۲۲۔ آڈیو ۱۰۰ کیسٹ سیٹ (سیرت معصومین، بحسن اسلام، دعائیں، ۳۵ متفرق)
- ۲۳۔ ویڈیو ۵۰ کیسٹ سیٹ (توحید، قیامت، درس رمضان، متفرق ۲۵)

5

● تعقیباتِ نمازِ پنجگانہ

ایامِ ہفتہ کی دعائیں اور زیاراتِ آئمہؑ

شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ کی دعائیں



دعاء الافتتاح للامام المنتظر

(عجل الله تعالى فرجه الشريف)

بسم الله الرحمن الرحيم

اللَّهُمَّ إِنَّا نَرْغِبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيمَةٍ
تُعِزُّ بِهَا الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ
وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَأَهْلَهُ
وَتَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ
وَالْقَادَةِ إِلَى سَبِيلِكَ
وَتَرْزُقُنَا بِهَا كِرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اللَّهُمَّ مَا عَرَفْنَا مِنْ الْحَقِّ فَحَمَلْنَاهُ
وَمَا قَصَرْنَا عَنْهُ فَابْلَغْنَاهُ
وَصَلِّ اللَّهُمَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

حضرت امام حسین علیہ السلام کی دعا جو آپ نے بوقت عصر میدان کربلا میں تطہیم کی برائے حاجت خصوصی و برائے حل امر مشکل دوائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِحَقِّ یَسِیْنِ وَ الْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ
وَ بِحَقِّ طَهْ وَ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ
یَا مَنْ یَقْدِرُ عَنْ حَوَائِجِ السَّائِلِیْنَ
یَا مَنْ یَعْلَمُ مَا فِی الضَّمِیْرِ
یَا مَنْ نَفَسَا عَنْ الْمَکْرِ وَ بَیْنِ
یَا مَنْ جَاءَ عَنِ الْمَغْمُومِیْنَ
یَا رَاحِمَ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ یَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ
یَا مَنْ لَا یَحْتَاجُ إِلَى التَّفْسِیْرِ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِیْ

اپنی حاجت بیان کریں

دعائیں بعد اذان و تعقیبات نماز

دعاء بعد اذان

اللَّهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِي بَارًا - وَ عَيْشِي قَارًا - وَ رِزْقِي نَارًا - وَ أَوْلَادِي أَبْرَارًا -
وَ اجْعَلْ لِي عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُسْتَقَرًّا وَ قَرَارًا

دعاء بعد اذان صبح و مغرب

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاقْبَالِ لَيْلِكَ - وَ ادْبَارِ نَهَارِكَ - وَ حُضُورِ صَلَوَاتِكَ - وَ أَصْوَاتِ دُعَائِكَ
وَ تَسْبِيحِ مَلَائِكَتِكَ - أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ - وَ أَنْ تُتُوبَ عَلَيَّ
إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

تعقیب نماز صبح

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ - وَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ -
بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ - الْأَوْصِيَاءِ الرَّاضِينَ الْمَرْضِيِّينَ - بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ
وَ بَارِكْ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ - وَ السَّلَامَ عَلَيْهِمْ وَ عَلَيَّ أَزْوَاجِهِمْ وَ أَجْسَادِهِمْ وَ رَحْمَةَ اللَّهِ وَ بَرَكَاتَهُ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ
وَ اجْعَلِ النُّورَ فِي بَصْرِي وَ الْبَصِيرَ فِي دِينِي وَ الْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَ الْإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي
وَ السَّلَامَةَ فِي نَفْسِي وَ السَّعَةَ فِي رِزْقِي وَ الشُّكْرَ لَكَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي

تعقيب نماز ظهر

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ
 وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آثِمٍ، اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا سَقَمًا إِلَّا شَفَيْتَهُ
 وَلَا غَيْبًا إِلَّا أَسْرَرْتَهُ، وَلَا رِزْقًا إِلَّا أَسْطَظْتَهُ، وَلَا خَوْفًا إِلَّا أَمَنْتَهُ، وَلَا سُوءًا إِلَّا صَرَفْتَهُ
 وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا وَإِلَيَّ فِيهَا صِلَاحٌ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، آمِينَ رَبُّ الْعَالَمِينَ

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا إِيْمَانًا صَادِقًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَقَلْبًا حَاشِعًا، وَبَدَنًا صَابِرًا، وَعِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا
 وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا، وَتُوبَةً نَصُوحًا، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تعقيب نماز عصر

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْعُرُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ صَادِقَةٍ لَا تَرْفَعُ
 وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ، وَالْفَرَجَ بَعْدَ الْكُرْبِ، وَالرَّخَاءَ بَعْدَ الشَّدَةِ
 اللَّهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَفِعْلَ الْخَيْرَاتِ، أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَتَرْحَمَنَا وَتَتُوبَ عَلَيْنَا
 وَتَوْفِقَنَا عَمَلًا مَقْتُونًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تعقيب نماز مغرب

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَلِّ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ

اللَّهُمَّ اجْرِنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِينَ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ آمِينَ، وَتَوْفِقًا مُسْلِمِينَ، وَالْحَقَّنَا بِالصَّالِحِينَ
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ، بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ-

تعقيب نماز عشاء

اللَّهُمَّ عَافِنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الدُّنْيَا وَشَرَّ الْآخِرَةِ
وَارزُقْنَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْآخِرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقَلَّتْ
وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا دَرَّتْ اللَّهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ يَا إِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ
وَمَلِيكَ كُلِّ شَيْءٍ يَا أَنْتَ اللَّهُ الْمُقْتَدِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَا أَنْتَ اللَّهُ الْأَوَّلُ فَلَا شَيْءُ قَبْلَكَ
وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَا شَيْءُ بَعْدَكَ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَا شَيْءُ فَوْقَكَ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَا شَيْءُ
دُونَكَ رَبَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَاللَّهِ أَبِرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ
اسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَوَلَّيْتَنِي بِرَحْمَتِكَ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ مِمَّنْ
لَا طَاقَةَ لِي بِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَحَبَّبُ إِلَيْكَ فَحَبِّبْنِي وَفِي النَّاسِ فَعَزِّرْنِي وَمَنْ شَرَّ الشَّيَاطِينِ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ فَسَلِّمْهُنِي يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

دعائیں بعد ہر نماز

آیت الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ - لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ - لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ -
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ - يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ - وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ -
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ - وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا - وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ -
لَا كِرَاهَ فِي الدِّينِ - قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ - فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى - لَا انْقِصَامَ لَهَا - وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ -
اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ -
وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيٰ لَهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمٰتِ -
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ - هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ -

سورہ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ - اللّٰهُ الصَّمَدُ - لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ - وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ -

سورہ تفتق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَعُوذُ بِ رَبِّ الْفَلَقِ - مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ -
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّٰثِ فِي الْعُقَدِ - وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ -

سورہ الکافرون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ - لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ - وَلَا أَنْتُمْ أَعْبُدُونَ مَا أَعْبُدُ -
وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ - وَلَا أَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَا أَعْبُدُ - لَكُمْ دِينٌ كَمَا وَلِيَ دِينِ -

سورہ الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَعُوذُ بِ رَبِّ النَّاسِ - مَلِكِ النَّاسِ إِلَهِ النَّاسِ - مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّٰسِ -
الَّذِي يُوسِّسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ - مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ -

سوره الكوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَنَا اَعْطَيْتُكَ الْكُوْثَرَ - فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَاَنْحَرْ - اِنْ شِئْتُمْ هُوَ الْاَبْتَرُ -

سوره القدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّا انزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ - وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ - لَيْلَةُ الْقَدْرِ حَيْرَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ شَهْرٍ -
تَنْزِيلُ الْمَآذِنَةِ وَالرُّوْحُ فِيهَا يَأْتِنُ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرِ - سَلَّمَ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

دعاء حفظ لسان

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا - وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا - وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيًّا -
وَبِعَلِيِّ اِمَامًا وَبِالْحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَعَلِيِّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوسَى وَعَلِيٍّ
وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالحَسَنِ وَالحَلْفِ الصّٰلِحِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اُمَّةً وَسَادَةً بِهِمْ -

دعاء وحدت

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْهَآءُ وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اَبَائِنَا الْاَوَّلِيْنَ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ
اَنْجَزَ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَاعَزَّهٗ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ - وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ -
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ - وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ -

دعاء برائے سلامتی امام زمان (ع.ف)

اللّٰهُمَّ كُنْ لَوْلِيَّكَ الْحَجَّاجَةَ ابْنَ الْحَسَنِ - صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى اَبَائِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ -
وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَدَلِيْلًا وَعَيْنًا - حَتَّى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيْلًا
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

دعاء فرج

الْبِحَى عَظَمَ الْبَلَاءِ وَبِرَحِ الْخَفَاءِ - وَانْكَشَفَ الْغَطَاءِ وَانْقَطَعَ الرَّجَاءِ - وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنَعَتِ السَّمَاوُ
وَانتَ السُّتَعَانُ وَالنَّيْكَ الْمَشْتَكِي - وَعَلَيْكَ الْمَعْوَلُ فِي شِدَّةٍ وَرَخَاءٍ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ - اَوْلِيَ الْاَمْرِ الدِّيْنِ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ -
وَعَرَفْنَا بِذَلِكَ مَنَزَلَتَهُمْ فَفَرَّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا - كَلِمَحِ الْبَصْرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ
يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ - اَكْفِيَانِي فَاِنْ كَمَا كَافِيَانِي وَانصُرَانِي وَانكَمَا نَاصِرَانِ
يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالرَّمَانَ الْغَوْثِ الْغَوْثِ اِدْرِ كُنِّي اِدْرِ كُنِّي السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ
الْعَجَلِ الْعَجَلِ الْعَجَلِ - يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ -

دعاء عافيت

اللَّهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عُنْدِكَ وَأَقِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَأَنْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ
 سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ - اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبِي كُلِّهَا جَمِيعًا - فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ كُلَّهَا جَمِيعًا إِلَّا أَنْتَ -
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ - وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَافِيَتَكَ فِي أُمُورِي كُلِّهَا - وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ -
 وَأَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُرَامُ - وَقُدْرَتِكَ الَّتِي لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ
 مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمِنْ شَرِّ الأَوْجَاعِ كُلِّهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا
 إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ العَلِيِّ العَظِيمِ -
 تَوَكَّلْتُ عَلَى الحَيِّ الِذِي لَا يَمُوتُ وَالحَمْدُ لِلَّهِ الِذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي المُلْكِ -
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الرِّزْلِ وَكِبْرَهُ تَكْبِيرًا -

دعاء مغفرت

اللَّهُمَّ ادْخِلْ عَلَيَّ أَهْلَ الصُّبُورِ السُّرُورِ - اللَّهُمَّ اغْنِ كُلَّ فَقِيرٍ - اللَّهُمَّ اشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ -
 اللَّهُمَّ اكْسِرْ كُلَّ غَرِيْبٍ - اللَّهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِينٍ - اللَّهُمَّ فَزِّجْ عَن كُلِّ مَكْرُوبٍ - اللَّهُمَّ رُدِّ كُلَّ غَرِيْبٍ -
 اللَّهُمَّ فَكِّ كُلَّ امْتِيزٍ - اللَّهُمَّ اصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُورِ المُسْلِمِينَ - اللَّهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيضٍ -
 اللَّهُمَّ سُدِّ فَقْرَنا بِغِنَاكَ - اللَّهُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ - اللَّهُمَّ اقْضِ عَنَّا دَيْنَنا
 وَاعْنِنَا مِنَ النِّقْرِ - إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

دعاء مقبول

الهِى بِأَخْصِ صِفَاتِكَ وَبِعِزِّ جَلَالِكَ وَبِعَظْمَةِ إِسْمَانِكَ - وَبِعَصْمَةِ أَنْبِيَانِكَ وَبِوُجُودِ أَوْلِيَانِكَ
 وَبِدَمِ شُهَدَائِكَ وَبِدُعَاؤِ صَلْحَانِكَ وَبِمَنَاجَاتِ فَقْرَانِكَ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ زِيَادَةَ فِي العِلْمِ -
 وَصِحَّةَ فِي الجِسْمِ وَبِرَّكَهَ فِي رِزْقٍ وَطَوْلًا فِي العُمُرِ - وَتُوبَةً قَبْلَ المَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ المَوْتِ
 وَنِجَاتٍ مِنَ النَّارِ وَنُحُولٍ فِي الجَنَّةِ - وَعَافِيَةً مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ -
 الِهِى أَعْمَالِنَا قَلِيلٌ وَحَاجَاتِنَا كَثِيرَةٌ وَأَنْتَ عَالِمٌ بِصِيرٍ - رَبِّ إِنِّي مَسْنِي الضَّرَّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ -
 اللَّهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَنْتَ المَحْمُودُ - وَبِحَقِّ عَلِيٍّ وَأَنْتَ عَلِيُّ العَلِيِّ -
 وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ وَأَنْتَ فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ - وَبِحَقِّ الحَسَنِ وَأَنْتَ المَحْسِنُ -
 وَبِحَقِّ الحُسَيْنِ وَأَنْتَ قَدِيمُ الإِحْسَانِ - وَبِحَقِّ تِسْعَةِ أئِمَّةِ المَعْصُومِينَ المَظْلُومِينَ مِنْ ذُرِّيَةِ الحُسَيْنِ
 فَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَأَقِضْ حَاجَاتِي - بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

دعاء توسل از حضرت امام موسیٰ کاظم علیه السلام
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ - فَإِنَّ لِهَمَّا عِنْدَكَ شَأْنًا مِّنَ الشَّانِ وَقَدْرًا مِّنَ الْقَدْرِ
 فَبِحَقِّ ذَلِكَ الشَّانِ وَبِحَقِّ ذَلِكَ الْقَدْرِ - أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ -

دعاء انبیا علیهم السلام
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ - لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ - يُحْيِي وَيُمِيتُ - وَيُصَيِّتُ وَيُخَبِّرُ -
 وَهُوَ حَسْبِيَ لَا يَمُوتُ - بِيَدِهِ الْخَيْرُ - وَهُوَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

دعاء برای حافظه از رسول خدا صل الله علیه وآله وسلم
 سُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْتَدِي عَلَى أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ - سُبْحَانَ مَنْ لَا يَأْخُذُ وَأَهْلَ الْأَرْضِ بِالْوَأْنِ الْعَذَابِ -
 سُبْحَانَ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَبَصَرًا وَفَهْمًا وَعِلْمًا -
 إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

دعاء امیرالمؤمنین
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ - وَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ - وَأَخْلِنِي الْجَنَّةَ - وَزَوِّجْنِي الْحُورِ الْعِينِ -

دعاء امام جعفر صادق علیه السلام
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْهَاءُ وَاحِدًا أَحَدًا فَزَادَ صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا -

دعاء امام محمد باقر علیه السلام
 اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ -

عمل رسول خدا صل الله علیه وآله وسلم (بارہ مرتبہ سورہ الاخلاص پھر یہ دعاء)
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُونِ الْمُخْرُوفِ الطَّاهِرِ الطَّهْرُ الْمُبَارَكِ -
 وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ وَسُلْطَانِكَ الْقَدِيمِ - يَا وَهَّابَ الْعَطَايَا - وَيَا مُطَلِّقَ الْأَسَارِيِّ -
 وَيَا فَكَّكَ الرَّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ - وَفَكَرْتَنِي مِنَ النَّارِ -
 وَأَخْرَجْتَنِي مِنَ الدُّنْيَا آمِنًا وَأَخْلِنِي الْجَنَّةَ سَالِمًا - وَاجْعَلْ دُعَائِي أَوَّلَ قَلْبِي -
 وَأَوْسَطَ نَجَاتِي - وَأَخِرَّهُ صَلَاحًا - إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ -

آیات قرآنی بہ عنوان آداب دعا

تعوذ۔ قُلْ رَبِّ اعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ
 اقرار توحید۔ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَانِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
 حمد و ثناء۔ اَللّٰهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْمَلِكِ مِنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُرِي مَنْ
 تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 درود و توسل۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 اقرار بندگی۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔
 تجدید ایمان۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ۔
 لَا تَفْرَقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ غُفِرَ لَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔
 اقرار خطا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔
 توبہ۔ رَبَّنَا وَتُبْ عَلَيْنَا۔ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
 درخواستِ رحم۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔
 اقرار لاعلمی۔ رَبِّ اِنِّيْ اَعُوذُ بِكَ اِنْ اَسْئَلُكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهِ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ اَكُنْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔
 اقرار نعمت و نگر۔ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اِنْ اَشْكُرُ نِعْمَتِكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صٰلِحًا
 تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ دَرِيْتِيْ۔ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَىكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔
 اظہار یقین۔ اَمَّنْ يَجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِنَّا نَعَاةٌ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ۔
 اظہار توکل۔ رَبَّنَا عَلَيْنِكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنْبَتْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

قرآنی دعائیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ -
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ -

رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الشُّعْرَبِ -

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ -

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا -

رَبِّ اجْعَلْنِي مُتِمِّمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَائِي -

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا ذُرِّيَّتًا قَوَّيَةً أَغْيَيْنَ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا -

رَبَّنَا لَا تَأْتِنَا أَهْلَ آثِنَا أَوْ آخِطَانًا - رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا -

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا - أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ -

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ -

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ - وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ -

رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ -

رَبِّ إِنَّمَا تَرَّبَيْتَنِي مَا يُؤْعِدُونَ - رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ -

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي - وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي - وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي - يَهَيِّئْهُوا اقْوَالِي -

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا -

رَبِّ ابْنِي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرِ قَبِيرٍ -

رَبَّنَا وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ -

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي

بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ -

رَبَّنَا اقْرُبْ عَلَيْنَا صَبْرًا أَوْ تَوْفِيقًا مُسْلِمِينَ -

فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ -

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ -

رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نُورًا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

رَبَّنَا آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ - وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِى الْآخِرِينَ - وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ -

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ -

دعائے عہد برائے جمعہ صبحی امام زمانہ (ع-ف) بعد نماز صبح

اللَّهُمَّ

مَا تَبَّ النَّوْمُ الْعَظِيمُ وَمَا تَبَّ الْكُرْسِيُّ الرَّفِيعُ وَمَا تَبَّ الْبَحْرُ الْمَسْجُورُ وَمُنْزَلُ التَّوْحِيدِ وَالْإِنْجِيلِ
 وَالزُّبُورِ وَمَا تَبَّ الظِّلُّ وَالْحُرُورُ وَمُنْزَلُ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَمَا تَبَّ الْمَلَائِكَةُ الْمُقْبِلِينَ وَالْأَنْبِيَاءُ
 وَالْمُرْسَلِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِوَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَمَلَكِكَ الْقَدِيرِ
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُونَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي
 يَصْلُحُ بِهِ الْأَوْلَادُ وَالْآخِرُونَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ حِينَ لَا شَيْءَ
 يَا حَيُّ الْمَوْقِيُّ وَمُهِمَّتِ الْأَحْيَاءُ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْأَمَامَ الْمَهَادِي الْقُدُّوسَ
 الْقَائِمَ بِأَسْمَاءِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
 فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلَيْهَا وَجَبَلَيْهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَجْبِي وَعَنْ وَالِدَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ
 بِرِئَافَةِ عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادِ كَلِمَاتِهِ وَأَحْصَاءِ عِلْمِهِ وَأَحَاطِ بِه كِتَابُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُجِدُّكَ
 فِي صَبِيحَةِ بُوَيْبِيِّ هَذَا أَوْ مَا عَشْتُ مِنْ أَيَّتُمْ عَهْدًا أَوْ عَقْدًا أَوْ بَيْعَةً لَكَ فِي عَقْبِي لَا أَحُولُ عَنْهَا
 وَلَا أَرُؤُ أَيْدِيَ اللَّهِ أَجْعَلْنِي مِنَ النَّصَارَةِ وَأَعْوَابِهِمُ وَالذَّائِبِينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ فِي قَضَائِهِ
 حَوَائِجِهِ وَالْمُنْتَهِلِينَ لِأَوَامِرِهِ وَالْمُحَاكِمِينَ عَنْهُ وَالسَّائِقِينَ إِلَى إِمَارَاتِهِ وَالْمُسْتَهْزِئِينَ بَيْنَ
 يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي حَالَ بَيْتِي وَبَيْتَةِ الْمَوْتِ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا فَأَخْرِجْنِي
 مِنْ قَبْرِي مُؤْتَرِّمًا كَفَقْتِي شَاهِدًا سَبِيحِي مُجَرِّدًا أَقْتَانِي مُلْتَبِّدًا عَوَةَ الدَّارِغِي فِي الْحَاضِرِ الْبَادِي
 اللَّهُمَّ أَرِنِي الظَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْعُرْسَةَ الْحَمِيدَةَ وَأَكْحُلْ نَاطِرِي بِظُرَّةِ مَتْنِي الْيَدِ وَجَعَلْ فَوْجَهُ
 وَسَهْلَ مَخْرَجَهُ وَأَوْسَعُ مِنْهُجَهُ وَأَسْأَلُكَ بِرُحْمَتِكَ وَأَنْفِدْ أَمْرًا لَا أَشُدُّ دَأْرَهُ وَلَا أَعْمُرُ اللَّهُمَّ بِرِ
 بِلَادِكَ وَأَسْأَلُكَ بِعِبَادِكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفُسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا كَسَبَتْ أَيْدِي
 الْكَافِرِينَ ظَهَرَ اللَّهُمَّ لَنَا وَلِئْتِكَ وَابْنِ بَيْتِكَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ رَسُولِكَ حَتَّى لَا يَظْفَرُ بَيْتِي مِنَ الْبَلِّ
 إِلَّا مَنَافَةً وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ وَيُحَقِّقُهُ وَأَجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَفْرَعًا لِيُظَلِّمَ عِبَادَكَ وَنَاصِيًا لِيَجِدَّ لَهُ
 نَاصِيًا غَيْرَكَ وَجِدِّدَ الْمَاعِظِلَّ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُسَيِّدَ الْيَمِّ وَرَدِّ مِنَ أَعْلَامِ
 دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مِنْ حَصْلَتِهِ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِلِينَ
 اللَّهُمَّ وَسُرِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدَ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَيْهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَأَرْحَمِ
 اسْتَكْأَنْتَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْعُمَّةَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَجَعَلْ لَنَا ظُهُورًا
 اللَّهُمَّ يَرُونَهُ بَعِيدًا أَوْ نَزِيلًا قَرِيبًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

هفته - يوم السبت - SATURDAY

دعاء بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ كَلِمَةُ الْمُتَعَمِّدِينَ وَمَقَالَةُ الْمُتَحَرِّزِينَ
وَأَعُوذُ بِاللَّهِ تَعَالَى مِنْ جَوْرِ الْجَائِرِينَ وَكَيْدِ الْمَاسِدِينَ وَبَغْيِ الظَّالِمِينَ وَأَحْمَدُكَ فَوْقَ حَمْدِ الْعَامِدِينَ
اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَاحِدُ بِلَا شَرِيكَ وَالْمَلِكُ بِلَا تَمْلِكُ لِأَنْصَادِي فِي حُكْمِكَ وَلَا تُنَاسِرُ عَمِي فِي مُلْكِكَ أَسْأَلُكَ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَنْ تُنَزِّلَ عَلَيَّ مِنْ شُكْرِكَ نِعْمَةً مَا تَبْلُغُنِي غَايَةَ رِضَاكَ وَأَنْ
تُعِينَنِي عَلَى طَاعَتِكَ وَلِزُومِ عِبَادَتِكَ وَاسْتِحْقَاقِ مَثُوبَتِكَ بِلُطْفِ رِعَايَتِكَ وَتَرْحَمَنِي بِصِدْقِي
عَنْ مَعَاصِيكَ مَا أَحْبَبْتَنِي وَتَوْفِيقِي لِمَا أَيْفَعُنِي مَا أَبْقَيْتَنِي وَأَنْ تُشَرِّحَ لِي كِتَابَكَ صَدْرِي
وَتُحَطِّبَ لِي وَتَبْلَغَ لِي وَتُرَاهِي وَتَمُحِبَّنِي السَّلَامَةَ فِي دِينِي وَنَفْسِي وَلَا تُؤَحِّشَ لِي أَهْلَ الْبَيْتِ وَتُتِمِّمْ
إِحْسَانَكَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عَمْرِي كَمَا أَحْسَنْتَ فِيمَا مَضَى مِنْهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

زيارت رسول خدا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدٌ

بُنَّ عَبْدُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ رِاسَالَاتِ رَبِّكَ وَصَحَّحْتَ كَلِمَتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِالْحَلِيَّةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَدَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَأَنَّكَ قَدْ رَأَوْنَا بِأَلْمُؤْمِنِينَ وَعَاطَلْتَ عَلَى
الْكَافِرِينَ وَعَبَدْتَ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى آتَيْتَ الْيَقِينَ قَبْلَهُ اللَّهُ بِكَ أَشْرَفَ حَجَلِ الْمُكْرَفِينَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ
مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَالْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ سَبَّكَ لَكَ
يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَبَيْتِكَ وَأَمِينِكَ وَجَدِيدِكَ فَحَبِيبِكَ
وَصَفِيِّكَ وَصَفْوَتِكَ وَخَاصَّتِكَ وَخَالِصَتِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَأَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَالرِّبَاةَ
وَالذِّجَّةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُعْطَى بِهِ الْأَلْوَانُ وَالْأَخْرُوفُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَقُلْتُ وَلَوْ أَنَّهُمْ
رَأَوْا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا اللَّهُمَّ فَقَدْ
آتَيْتَ بَيْتِكَ مُسْتَعْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوبِي فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاعْفُ عَنِّي يَا سَيِّدَنَا أَوْجِدْ بَيْتَكَ يَا هَلُمَّ
بَيْتَكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَرَاتِكَ وَمَرَاتِي لِيَعْفَى لِي بِمَرَاتِيكَ وَأَنَا إِلَهُكَ وَأَنَا إِلَهُكَ يَا سَيِّدَنَا يَا حَبِيبَ
قُلُوبِنَا قَدْ أَعْظَمَ الْمُصِيبَةَ بِكَ حَيْثُ انْقَطَعَ عَنَّا الْوَسْطَى وَحَيْثُ فَقَدْنَاكَ فَإِنَّا نَالِدُهُ وَإِنَّا نَالِدُهُ يَا سَيِّدَنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ هَذَا يَوْمُ السَّبْتِ وَهُوَ يَوْمُكَ وَأَنَا فِيهِ
صَفِيْقُكَ وَجَارُكَ فَأَصْفِنِي وَاجْرِنِي فَإِنَّكَ كَرِيمٌ تُحِبُّ الصِّيْفَانَ وَمَا مَوْءُؤُا بِالْحَجَارَةِ فَأَصْفِنِي وَاجْرِنِي
صِيْفَانِي وَاجْرِنَا وَاجْرِنَا إِنَّمَا مَبْرُؤَةُ اللَّهِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ آلِ بَيْتِكَ وَعِنْدَ لَتِهِمْ عِنْدَكَ وَمِمَّا اسْتَوْحَمُّ
مِنْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ

پیر - يوم الاثنين - MONDAY

دعاء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ الْعَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُنْهَدْ أَحَدًا جِنَ فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَ
 الْأَرْضِ وَلَا اتَّخَذَ مُعِينًا جِنَ بَرِّ النَّفَاتِ لَمْ يُشَارِكْ فِي الْإِلَهِيَّةِ وَلَمْ يُظَاهَرْ فِي الْوَحْدَانِيَّةِ كَلَّتِ
 الْأَلْسُنُ عَنْ عَمَائِهِ صَفِيَّةٍ وَالْعُقُولُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهِ وَتَوَاضَعَتِ الْجَبَابِرَةُ لِهُبَيْبَتِهِ وَعَنَتِ
 الْوُجُوهُ لِخَشْيَتِهِ وَانْقَادَ كُلُّ عَظِيمٍ لِعَظَمَتِهِ فَكَالْحَمْدُ مَتَوَاتِرًا مُتَسِفًا وَمُتَوَالِيًا مُسْتَوْتِشًا
 وَصَلَوَاتُهُ عَلَى رَسُولِهِ أَبَدًا وَسَلَامُهُ دَائِمًا سَرْمَدًا اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ يَوْمِي هَذَا صَلَاحًا وَآوَسَطَهُ
 فَلَاحًا وَآخِرَهُ إِجْزَالًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمٍ أَوَّلُهُ فِتْنَةٌ وَأَوْسَطُهُ جَزَعٌ وَآخِرُهُ دَجَمٌ اللَّهُمَّ ارِنِي
 أَسْعَفِرَكَ لِكُلِّ نَذْرٍ نَذَرْتُهُ وَكُلِّ وَعْدٍ وَعَدْتُهُ وَكُلِّ عَهْدٍ عَاهَدْتُهُ ثُمَّ لَمْ آتِ بِهِ وَأَسْأَلُكَ
 فِي مَطَالِمِ عِبَادِكَ عِنْدِي فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبِيدِكَ أَوْ أَمَةٍ مِنْ إِمَائِكَ كَانَتْ لَكَ قَبْلِي مَطْلِبَةٌ
 ظَلَمْتُهَا إِيَّاهُ فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي عَرَضِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ أَوْ عَيْبَةٍ اعْتَبْتُكَ بِهَا وَتَحَامَلْتُ
 عَلَيْهِ مِمِّيلٍ أَوْ هَوَى أَوْ انْفِيَّةٍ أَوْ حَمِيَّةٍ أَوْ بَرِيَاءَةٍ أَوْ عَصِيَّةٍ غَائِبَةٍ كَانَتْ أَوْ شَاهِدًا وَحَيًّا كَانَتْ
 أَوْ مَيِّتًا فَفَصَّرْتُ يَدِي وَصَاقِي وَسُئِي عَنْ رَدِّهَا إِلَيْكَ وَالتَّحَلُّلِ مِنْهُ فَأَسْأَلُكَ يَا مَنْ يَمْلِكُ لِلْعَاجِزِ
 ذَهَبَ مُسْتَحْيِبَةً لِمَشِيئَتِهِ وَمُسْرًا عَقْرًا إِلَى إِرَادَتِهِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُرْضِيَهُ عَنِّي
 بِمَا شِئْتَ وَتَهَبْ لِي مِنْ عِنْدِكَ سَحْمَةً إِنَّهُ لَا تَنْقُصُكَ الْمُعْظِمَةُ وَلَا تَضُرُّكَ الْمُؤَهِّبَةُ يَا أَسْرَحِمَ
 الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ أَوْلِيَّيْ فِي كُلِّ يَوْمٍ اثْنَيْنِ نِعْمَتَيْنِ مِنْكَ تَنْبِيْنِ سَعَادَةٍ فِي أَوَّلِهِ بِطَاعَتِكَ وَنِعْمَةً
 فِي آخِرِهِ بِمَغْفِرَتِكَ يَا مَنْ هُوَ الْأَدْلَةُ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ سِوَاكَ ○

زیارت حضرت امام حسن علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ أَمِيرِ
 الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِرَاطَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِينِ
 اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ الرَّزِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبُرُّ الْوَرِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَائِزُ
 الْأَمِينُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّوْبِيلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْهَادِي الْمُهْدِي السَّلَامُ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الظَّاهِرُ الرَّزِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلِيُّ الْحَقِيقُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ الصِّدِّيقُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ سَيِّدَةَ نِسَاءِ
 الْعَالَمِينَ ائْتَمَدْتُكَ قَدْ أَقَمْتُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتُ عَنِ الْمُنْكَرِ
 وَعَمَدْتُ اللَّهَ مُخْلِصًا وَجَاهَدْتُ فِي اللَّهِ حَتَّى جِئْتُ بِجَهَادٍ حَتَّى ائْتَمَرْتُ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بِنَّ
 وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالتَّهَامُ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الظَّاهِرِينَ أَنَا يَا مَوْلَايَ مَوْلَى لَكَ وَكَوَالِ بَيْتِكَ يَا سَلَامُ
 سَأَلْتُكُمْ وَحَرْبُكُمْ حَارِبُكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْلُكُمْ وَظَاهِرُكُمْ وَيَا بَاطِنُكُمْ لَعَنَ اللَّهُ
 أَعْدَاءَكُمْ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَأَنَا بَرُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْهُمْ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَا مَوْلَايَ يَا
 أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَا يَوْمُ الْأَثْنَيْنِ وَهُوَ يَوْمُكُمْ مَا وَبَا نِعْمُكُمْ مَا وَأَنَا فِيهِ ضَيْفُكُمْ فَأُضِيفُ لِي وَأُحْسِنُ
 ضِيَافَتِي فَرُغَمَ مِنْ اسْتَضِيفَ بِهِ اسْمَاءُ وَأَنَا فِيهِ مِنْ جِوَارِكِكُمْ فَأَجِيرُ لِي فَأَتَكُمَا مَمُورَانِ
 بِالضِّيَافَةِ وَالْإِجَارَةِ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمَا وَالْحَمْدُ لِلطَّيِّبِينَ

منگل - یوم الثالثه - TUESDAY

دعاء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ حَقُّهُ كَمَا اسْتَحَقَّهُ حَمْدًا
 كَثِيرًا وَأَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّ نَفْسِي إِنْ النَّفْسَ لَا مَأْسَاةَ بِالشُّرُكِ إِلَّا مَا حَمَّ رَيْبِي وَأَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّ
 الشَّيْطَانِ الَّذِي يُزِيدُنِي ذُنُوبًا إِلَى ذُنُوبِي وَأَحْتَرُّ بِه مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ فَاجِرٍ وَسُلْطَانٍ جَبَّارٍ وَعَدُوٍّ
 قَاهِرٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ جُودِكَ فَإِنَّ جُودَكَ هُمْ الْعَالَمُونَ واجْعَلْنِي مِنْ حُرْبِكَ فَإِنَّ حُرْبَكَ
 هُمُ الْمُفْلِحُونَ واجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَائِكَ فَإِنَّ أَوْلِيَاءَكَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اللَّهُمَّ اصْلِحْ
 لِي دِينِي فَإِنَّهُ عَصَا أُمَمِي وَاصْلِحْ لِي آخِرَتِي فَإِنَّهَا دَارُ مَقَرَّتِي وَالْيَهُامُ مِنْ جَعْدَةِ النَّسَامِ مَقَرَّتِي
 وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَالْوَفَاةَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
 النَّبِيِّينَ وَتَمَامِ عِدَّةِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَاصْحَابِهِ الْمُتَّقِينَ وَهَبْ لِي فِي
 الشُّرَاءِ ثَلَاثًا كَالَّذِي نَدَى عَلَى ذُنُوبِي الْأَغْفَرَةَ وَالْعَمَلِ الْأَذْهَبَةَ وَالْعَدْلَ وَالْإِدَارَةَ فَعَمَّتْ بِبَيْمِ اللَّهِ خَيْرَ
 الْأَسْمَاءِ بِبَيْمِ اللَّهِ سَبَّ الْأَمْراضِ وَالنَّمَاءِ اسْتَدْفَعُ كُلَّ مَكْرٍ وَهَذَا اللَّهُ سَخَطُهُ وَاسْتَجِبْ لِكُلِّ عَجُوبٍ
 أَوْ لَهُ رِضَاةً فَاسْخِمْ لِي مِنْكَ بِالْعَفْوِ يَا وَلِيَّ الْإِحْسَانِ ۝

(حضرت امام زین العابدین - حضرت امام محمد باقر - حضرت امام جعفر صادق) عظیم السلام

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَيِّدِي ۝ عَلِمَ اللَّهُ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ يَا تَرَجِمَةَ وَنُجْلَةَ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَرْثَمَةَ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَعْلَامَ الشُّقَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلَادَ
 رَسُولِ اللَّهِ أَنَا عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُسْتَبِيرٌ بِشَأْنِكُمْ مُعَادٍ لِأَعْدَائِكُمْ مُؤَالٍ لِأَوْلِيَائِكُمْ يَا كَرِيمُ أَنْتُمْ
 وَأَبِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أُنَادِي بِإِحْرَامِكُمْ كَمَا تُوَالِيَتْ أَوْلَاهُمْ وَأَبْرَأُ مِنْ كُلِّ لَبِيحٍ دُونِهِمْ
 وَأَكْفُرُ بِالْمَجْبُوتِ وَالظَّالِمِ وَالظَّالِمِ وَالظَّالِمِ وَالظَّالِمِ وَالظَّالِمِ وَالظَّالِمِ وَالظَّالِمِ وَالظَّالِمِ وَالظَّالِمِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْعَابِدِينَ وَسَلَامَةَ الْوَصِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَرِيبَ عِلْمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَلَأَ
 مُصَدِّقَاتِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَا مَوْلَى هَذَا أَيُّومِكُمْ وَهُوَ يَوْمُ الشُّرَاءِ طَائِفِيهِ ضَمِنَ لَكُمْ وَمُسْتَجِبٌ لَكُمْ
 فَأَضِيقُونِي وَأَجِدُونِي بِسُؤْلِكُمْ اللَّهُ عِنْدَكُمْ وَالْبَيْتِ كُمْ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

بدھ - یوم الاربعه - WEDNESDAY

دعاء بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ اللَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سِتْرًا وَّ جَعَلَ
النَّهَارَ نَشْوًا وَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْ یُعْثِقَنیْ مِنْ قَمَرٍ قَدِیْ وَاَنْ یُشِیْتَ جَعَلْتَهُ سَرْمَدًا حَمْدًا اَدْمًا لَا یَنْقَطِعُ
اَبَدًا وَاَنْ یُحْصِیَ لَهٗ الْخَلَائِقَ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْ خَلَقْتَ فَسُوْیَتَ وَاَقْدَرْتَ وَقَضِیْتَ وَاَمَّتْ
وَاَحْیِیْتَ وَاَمْرَضْتَ وَشَفِیْتَ وَاَعَیْبْتَ وَاَبْلِیْتَ وَاَعْلَى الْعَرْشِ اسْتَوِیْتَ وَاَعْلَى الْمَلِكِ احْتَوِیْتَ اَدْعُوْكَ
دُعًا مِنْ ضَعْفٍ وَبِیْسَلَةٍ وَاَنْقَطَعَتْ حِیْلَتُهُ وَاَنْ تَرْبَ اَجَلُهُ وَاَنْ تَدَانِیْ فِی الدُّنْیَا اَمَلُهُ وَاَسْتَنْدَتْ
اِلَی رَحْمَتِكَ فَاقْتَهُ وَاَعْظَمْتَ لِشَفْرِیْطِهِ حَسْرَتُهُ وَاَكْرَهْتَ زَلَّتْهُ وَاَعْتَرَتْهُ وَاَخَاصَتْ بِوَجْهِكَ
تَوْبَتَهُ فَصَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیْنَ وَاَعْلَى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّیْبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَاَسْرُفْنِیْ شَفَاعَةً
لِجَلِّیْكَ اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَلِیْهِ وَاَلِیْهِ نَحْمَدُكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَقْضِ لِیْ فِیْ اَهْلِ رُبْعِیْ اَرْبَعًا جُعِلْ
رُبْعِیْ فِی طَاعَتِكَ وَاَسْرُفْنِیْ عِبَادَتِكَ وَاَعْبُدْنِیْ فِی تَوَابِكَ وَاَرْهَدْنِیْ فِی الْوَجْبِ اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَطِیْفٌ لَنَا تَشَاءُ

(حضرت امام موسیٰ کاظم، حضرت امام رضا، حضرت امام محمد تقی، حضرت امام علی نقی) علیم السلام

السَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا حُجَّجَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا نُوْمَانَ اللّٰهِ فِی
ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَاَعْلَى اِلْبَیْتِیْكُمْ الطَّیْبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ يَا اَبِی
اَبْنُم وَاَبِی لَقْدَ عَیْدٍ ثُمَّ اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ وَاَجَاهِدْ ثُمَّ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادٍ حَتّٰی اَتِیْكُمْ الْیَقِیْنَ فَلَعَنَ
اللّٰهُ اَعْدَاكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَاَلْاِنْسِ اَجْمَعِیْنَ وَاَنَا اَبْرءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَیْكُمْ مِنْهُمْ يَا مَوْلَاىَ يَا اَبَا اِبْرَاهِیْمَ
مُوسَىٰ بِنَ جَعْفَرِیْ مَوْلَاىَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوسَىٰ مَوْلَاىَ يَا اَبَا جَعْفَرِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ مَوْلَاىَ يَا اَبَا الْحَسَنِ
عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِیْ اَنَا مَوْلَاىَ لَكُمْ مَوْلَاىَ مِنْ بَیْرِكُمْ وَاَجْمَعِیْكُمْ مُصَيِّفٌ بِكُمْ فِی یَوْمِكُمْ هَذَا وَاَوْهَبُ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ
وَمُسْتَجِیْرٌ بِكُمْ فَاَصِیْقُوْنِیْ وَاَجِدُ رُبْعِیْ فِیْ اَبْلِیْتِیْكُمْ الطَّیْبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

جمعرات - يوم الخميس - THURSDAY

وعاء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ اللَّيْلَ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِهِ وَجَاءَ
بِالنَّهَارِ مُبْشِّرًا بِرَحْمَتِهِ وَكَسَّافِي ضِيَاءَهُ وَأَنَارِي بَعْتِنِيهِ اللَّهُمَّ فَكَمَا بَقَيْتَنِي لَهُ نَابِقِي كَمَا مَثَّلَهُ
وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَلَا تَفْجَعْنِي فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ مِنَ النَّبِيِّ وَالْأَيَّامِ يَا مَرْكَابَ الْمُحَارِمِ
وَكَتَابِ الْمَأْتِمِ وَأَرْضِي خَيْرًا وَخَيْرًا مَا فِيهِ وَخَيْرًا مَا بَعْدَهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي شَرًّا وَشَرًّا مَا
فِيهِ وَشَرًّا مَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي بِذِمَّةِ الْإِسْلَامِ أَتُوسَّلُ إِلَيْكَ وَجُرْمَةِ الْقُرْآنِ أَعْتَدُ عَلَيْكَ
وَيُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَسْتَشْفِعُ لَكَ بِكَ فَاعْرِضْ اللَّهُمَّ ذِمَّتِي الَّتِي رَجَوْتُ بِهَا قَضَاءَ
حَاجَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ أَفْضَلِي فِي الْغَيْبِ خَمْسًا لَا يَتَسَعُّ لَهَا إِلَّا كَرَمُكَ وَلَا يُطِيفُهَا
إِلَّا عَمَلُكَ سَلَامَةً أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَعِبَادَتِكَ أَسْتَعِينُ بِهَا جَزِيلَ مَنُونِكَ وَسَعَةً فِي الْحَالِ
مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَأَنْ تُؤَمِّنَنِي فِي مَوَاقِفِ الْحَوَالِ بِأَمْنِكَ وَتَجْعَلَنِي مِنْ طَوَارِقِ الْهُبُومِ وَالْعُيُومِ فِي حِينِكَ
وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ تَوْسُلِي بِهِ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَافِعًا إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

زيارات حضرت امام حسن عسکریؑ

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا حُجَّةَ اللَّهِ وَخَالِصَتَهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمَامَ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثَ الْمُرْسَلِينَ وَخَلِيفَةَ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الظَّاهِرِينَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَنَا مَوْلَى لَكَ وَهَذَا بَيْتُكَ وَهَذَا
يَوْمُكَ وَهُوَ يَوْمُ الْغَيْبِ وَأَنَا صِفِكَ فِيهِ وَمَنْ يَخْبِرُكَ فِيهِ فَاحْسِنْ صِيَاقَهُ وَاجْعَلْ فِي حَقِّكَ إِلَى بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الظَّاهِرِينَ

دعاء بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَوَّلِ قَبْلَ الْإِشْءِ وَالْآخِرِ
 بَعْدَ فَنَاءِ الْأَشْيَاءِ الْعَلِيِّ الَّذِي لَا يَسْتَسِي مِنْ ذِكْرِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ شُكْرِهِ وَلَا يَحْتَجِبُ مِنْ دَعَاةِ
 وَلَا يَعْظُمُ رَجَاءً مِنْ رَجَاءِ اللَّهِ فَمَنْ لِي أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا أَوْ أَشْهَدُ جَمِيعَ مَلَائِكَتِكَ وَسُكَّانِ
 سَمَوَاتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ وَمَنْ يُعْتَنُ مِنْ أُنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَنْشَأَتْ مِنْ أَصْنَابِ خَلْقِكَ أَيْ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَلَا عَدِيدَ وَلَا حُلْفَ لِقَوْلِكَ وَلَا تَبْدِيلَ
 وَأَنْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَدَّى مَا حَمَلْتَهُ إِلَى الْعِبَادِ وَجَاهَدَ فِي اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْجِهَادِ وَأَنْتَ بِشَرِّ مَا هُوَ حَقٌّ مِنَ الثَّوَابِ وَأَنْتَ رِيْمًا هُوَ صِدْقٌ مِنَ الْعِقَابِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ
 عَلَيَّ دِينِكَ مَا أَحْيَيْتَنِي وَلَا تَرَعْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَتْبَاعِهِ وَشِيعَتِهِ وَأَحْسِنْ لِي فِي زُمْرَتِهِ وَوَقْفِي لِأَدَاءِ فَرْضِي
 لِلْجَمْعِ مَا أَوْجِبْتَ عَلَيَّ فِيهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَتَمَّتْ لَهَا مِنَ الْعَطَاءِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

زيارات امام زمانه عجل الله تعالى فرجه (ع-ف)

يَا سَلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ الَّذِي
 يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ وَيَقْتَرِحُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُهْدِيُّ الْغَائِبُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَيُّهَا الْوَلِيُّ الشَّاحِضُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ الْجِمَادِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْعِيَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَلُ اللَّهِ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُورِ الْأَمْرِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ أَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ يَا وَلِيَّكَ وَأَخْرِيكَ أَنْتَ بَدَأْتَ بِاللَّهِ تَعَالَى بِكَ وَيَا لِي بَيْتِكَ
 وَأَنْظَرُ ظُهُورَكَ وَظُهُورَ الْحَقِّ عَلَى يَدَيْكَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يُجْعَلَ لِي مِنَ الْمُسْتَضِينَ
 لَكَ وَالتَّابِعِينَ وَالتَّاصِرِينَ لَكَ عَلَى أَعْدَائِكَ وَالْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِي جَمَلَةٍ أَوْ لِيَاؤِكَ يَا مَوْلَايَ
 يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُسَوِّغُ فِيهِ ظُهُورَكَ
 وَالْفَتْحُ فِيهِ لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَى يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكُفْرِيِّينَ بِسَيْفِكَ وَأَنَا يَا مَوْلَايَ فِيهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَأَنْتَ
 يَا مَوْلَايَ كَرِيمٌ مِنْ أَوْلَادِ الْكَرَامِ وَمَا مَوْلَايَ بِالصِّيَافَةِ وَالْأَجَارَةِ وَالضَّرِي وَالْحَصْرِي وَالْحَجْرِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ
 وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ

زيارات امام زمانه (ع-ف) بعد نماز صبح

اللَّهُمَّ بَلِّغْ مُوَلَايَةَ صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
 فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيْثُمْ وَمِثْمُومٍ وَعَنْ
 وَالِدَيْ وَوَلَدِي وَعَنِّْي مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالنَّحِيَّاتِ بِرَأْسِ عَرْشِ اللَّهِ وَمِنْ أَدَاكِلِمَاتِهِ وَمَنْتَهَى
 بِرَاضَاهُ وَعَدَدِ مَا أَحْصَاهُ كِتَابِيَةً وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُجِدُّ دُلَّةً فِي هَذَا الْيَوْمِ
 وَفِي كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا أَوْ عَقْدًا أَوْ بَيْعَةً فِي رَأْسِي اللَّهُمَّ كَمَا شَرَفْتَنِي بِهَذَا النَّشْرِ يُفِيءُ
 فَضَلْتَنِي بِهَذَا الْفَضِيلَةِ وَخَصَصْتَنِي بِهَذِهِ التَّعْمَةِ فَضَّلْ عَلَيَّ مُوَلَايَةَ وَسَيِّدِي
 صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَشْيَاقِهِ وَالذَّابِقِينَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَشْهِدِينَ
 بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الضَّعْفِ الَّذِي نَعَتْ أَهْلَكَ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفَاكَ اللَّهُمَّ
 بُلْيَاكَ مُرْضُوعًا عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةَ رَسُولِكَ وَاللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اللَّهُمَّ هَذَا بَيْعَتِي
 فِي عُنُقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

زيارت شهداء كربلا عليهم السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَخِيكَ الْمَسْمُومِ الْمَظْلُومِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى اخْتِكَ الْحَوْرَاءِ زَيْنَبَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى نَحْرِكَ الْمَنْحُورِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى صَدْرِكَ الْمَكْسُورِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَدِّكَ وَأَبِيكَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ وَأَخِيكَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَلِيَّتِهِ الْمُعْصُومِينَ الْمَظْلُومِينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَبَنِيكَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ وَابْنَ الشَّهِيدِ، وَأَخِيكَ الشَّهِيدَ وَوَلَدَكَ الشَّهِيدَ
 السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ، السَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ، السَّلَامُ عَلَى أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى الْأَنْصَارِ الْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ عَلَيْنِ الشَّهِيدِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الدَّمْعَةِ السَّاجِةِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصِيبَةِ الرَّاتِبَةِ
 لَقَدْ أَصْبَحَ كِتَابُ اللَّهِ فِيكَ مَهْجُورًا وَرَسُولُ اللَّهِ فِيكَ مُوتُورًا
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى وَلَدِكَ عَلِيِّ وَجَعْفَرٍ وَعَقِيلِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَمِيعِ الشَّهَدَائِي بِي كَرْبَلَا
 خُصُوصًا سَيِّدِي أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَالْقَاسِمِ ابْنَ الْحَسَنِ وَعَوْنٍ وَمُحَمَّدٍ وَمُسْلِمِ ابْنَ عَقِيلِ
 وَمُسْلِمِ ابْنَ عَوْسَجَةَ وَحَبِيبِ ابْنَ مَظَاهِرٍ وَهَانِي ابْنَ عَرُوهَ
 وَزُهَيْرِ ابْنَ الْقَيْنِ وَالْحَرَّ الشَّهِيدَ الرَّيَاحِي
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَدَأَ مَا بَقِيَتْ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

زيارات حضرت امام علي رضا عليه السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُرَيْبَ الْغُرَبَاءِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِينِ الضُّعْفَاءِ وَالْفُقَرَاءِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَيْسَ الْكُرَبَاءِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَغِيثَ الشَّيْعَةِ وَالزَّوَارِفِي يَوْمِ الْجَزَاءِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَدْرَ الدُّجَاءِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَمْسَ الضُّحَى
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَمْسَ الشُّمُوسِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَيْسَ النَّفُوسِ
أَيُّهَا الْمَدْفُونُ بِأَرْضِ طُوسِ الرَّضَا الْمُرْتَضَى
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامِي يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرَّضَا
الرَّاضِي بِالْقَدْرِ وَالْقَضَاءِ رُوحِي وَأَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَ الْفِدَاءِ
السَّلَامُ وَعَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ السَّبْعَةِ وَأَبْنَائِكَ الْأَرْبَعَةِ
جَمِيعًا وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

زیارت حضرت صاحب العصر والزمان علیہ السلام

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ
الْأَمَانِ الْأَمَانِ الْأَمَانِ مِنْ فِتْنَةِ الزَّمَانِ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ
السَّادِمِ عَلَيْكَ يَا شَرِيكَ الْقُرْآنِ
السَّادِمِ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ الرَّحْمَنِ
السَّادِمِ عَلَيْكَ يَا كَعْبَةَ الْإِيمَانِ
السَّادِمِ عَلَيْكَ يَا مَظْهَرَ الْإِيمَانِ
السَّادِمِ عَلَيْكَ يَا قَاطِعَ الْبُرْهَانِ
السَّادِمِ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْإِنْسِ وَالْجَانِ
السَّادِمِ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ زَمَانِنَا هَذَا
عَجَّلَ اللهُ تَعَالَى فَرَجَكَ
وَسَهَّلَ اللهُ تَعَالَى مَخْرَجَكَ وَظَهْوَرَكَ
وَجَعَلْنَا مِنْ أَنْصَارِكَ وَأَعْوَانِكَ وَمَوَالِيكَ
السَّادِمِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتَهُ

حديث كساء

رَوَى عَنْ قَاطِمَةَ الزُّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ سَمِعْتُ قَاطِمَةَ
 أَتَتْهَا فَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ
 السَّلَامُ قَالَ لِي أَيْدِي بَدَنِي ضَعُفًا فَقُلْتُ لَهُ أَيْدِيكَ يَا اللَّهُ يَا أَبَتَاكَ مِنْ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا
 قَاطِمَةُ إِيَّيْتِي بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي فَغَطَّيْتِي بِهِ فَأَتَيْتُهُم بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي فَغَطَّيْتُهُ بِهِ
 وَصَرْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِذَا وَجَّهْتُ بِلَتَا لَوْ كَأَنَّهُ الْبَدَنُ مَرَّتْ لَيْلَةً سَمِعْتُهُمْ وَكَمَا لَهُ فَمَا كَأَنَّكَ
 إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا ابْوَلَدِي الْحَسَنُ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّكَ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
 يَا قَرَّةَ عَيْنِي وَشَمْرَةَ فَوَادِي فَقَالَ يَا أُمَّكَ إِيَّيْكُمْ عِنْدَكَ رَايَحَةُ طَيْبَةً كَأَنَّهَا رَايَحَةُ جَدِّي رَسُولِ
 اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنْ جَدَّكَ نَحْتُ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا جَدَّاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا ذُنُوبِي أَنْ أَدْخَلَ مَعَكَ نَحْتُ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
 يَا وَلَدِي وَيَا صَاحِبَ حَوْضِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُ نَحْتُ الْكِسَاءِ فَمَا كَأَنَّكَ إِلَّا
 سَاعَةً وَإِذَا ابْوَلَدِي الْحُسَيْنُ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّكَ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
 يَا وَلَدِي وَيَا قَرَّةَ عَيْنِي وَشَمْرَةَ فَوَادِي فَقَالَ لِي يَا أُمَّكَ إِيَّيْكُمْ عِنْدَكَ رَايَحَةُ طَيْبَةً كَأَنَّهَا
 رَايَحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنْ جَدَّكَ وَأَخَاكَ نَحْتُ الْكِسَاءِ فَذُنُوبِي نَحْوِ
 الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ إِنَّا ذُنُوبِي أَنْ أَلْوَ
 مَعَكُمْ نَحْتُ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا شَافِعَ أُمَّيْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ
 مَعَهُمَا نَحْتُ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ عِنْدَ ذَلِكَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 بِذِي رَسُولِ اللَّهِ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا قَاطِمَةُ إِيَّيْكُمْ
 أَشْتَمُ عِنْدَكَ رَايَحَةُ طَيْبَةً كَأَنَّهَا رَايَحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَكَ وَلَدِيكَ
 نَحْتُ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ عَلِيُّ نَحْوِ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا ذُنُوبِي أَنْ أَلْوَ
 مَعَكُمْ نَحْتُ الْكِسَاءِ قَالَ لَهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَخِي وَيَا وَصِيْبِي وَخَلِيفَتِي وَصَاحِبَ بِلْوَالِي
 قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيُّ نَحْتُ الْكِسَاءِ ثُمَّ أَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 أَبَتَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا ذُنُوبِي أَنْ أَلْوَ مَعَكُمْ نَحْتُ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا بِئْتِي
 وَيَا بَضْعَتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ نَحْتُ الْكِسَاءِ فَلَمَّا كُنْتُ مَمْلُوكًا حَبِيبًا نَحْتُ الْكِسَاءِ

أَخَذَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ بِطَرْفِي الْكِسَاءَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَيْمَنِي إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا
 أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي وَحَامَتِي لَعَلَّهُمْ لَحِيٌّ وَدَمُهُمْ دَمِي يُؤَلِّمُنِي مَا يُؤَلِّمُهُمْ وَيُخْرِئُنِي مَا يُخْرِئُهُمْ
 أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسَلَامٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَحُبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ إِنَّهُمْ مَوْتِي
 وَأَنَا مَوْتُهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ وَسِرِّ حَبِيبِكَ وَعَقْرُكَ وَأَنْكَ وَسِرِّ ضَمَانِكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ
 وَأَذْهَبْ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَأَ رِيكَتِي وَيَا سَكَنَ
 سَمَوَاتِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضاً مَدْحِيَّةً وَلَا قَمراً مُنِيرًا وَلَا شَمْساً مُضِيَّةً
 وَلَا فَلَكَ بَدُورًا وَلَا بَجراً يُجْرِي وَلَا فَلَكَ أَيْسَرِي الْأَيُّ فِي حَبِيَّةٍ هُوَ الرَّبُّ الْخَمْسَةَ الَّذِينَ هُمُ حَمَتُ
 الْكِسَاءِ فَقَالَ الْأَمِينُ جِبْرَائِيلُ يَا مَدَبُ وَمَنْ بَحَثَ الْكِسَاءَ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ أَهْلُ بَيْتِي
 السَّبُوءَةُ مُعَدُّنُ الرِّسَالَةِ هُمْ قَاطِمَةُ آبُوهَا وَيَعْلَمُهَا وَيُنَوِّهَا فَقَالَ جِبْرَائِيلُ يَا سَرِّ أَنَا ذُنُوبِي
 أَنْ أَهْطُرَ إِلَى الْأَرْضِ ضِلَّ كَوْنٌ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللَّهُ نَعَمْ قَدْ أَرَدْتُ لَكَ فَهَيْطُ الْأَمِينُ
 جِبْرَائِيلُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يَقْرَهُكَ السَّلَامُ وَيُخَصِّصُكَ بِالْفَيْزِ
 وَالْإِكْرَامِ وَيَقُولُ لَكَ وَعِزِّي وَجَلَالِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضاً مَدْحِيَّةً وَلَا قَمراً
 مُنِيرًا وَلَا شَمْساً مُضِيَّةً وَلَا فَلَكَ بَدُورًا وَلَا بَجراً يُجْرِي وَلَا فَلَكَ أَيْسَرِي إِلَّا لِأَجْلِكُمْ
 وَحُبِّتِكُمْ وَقَدْ أَدْنَى لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَأْذُنُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَ
 عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا آمِينَ وَبِحَسْبِ اللَّهِ إِيَّاهُ نَعَمْ قَدْ أَرَدْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرَائِيلُ مَعَانَتِ الْكِسَاءِ
 فَقَالَ لِأَيِّ إِنْ اللَّهُ قَدْ أَوْسَى إِلَيْكُمْ يَقُولُ اسْمَايْرِئِدُ اللَّهُ لِيَدُ هَبْ عَنْكُمْ الرَّجْسَ أَهْلُ الْبَيْتِ
 وَيُطَهِّرْكُمْ تَطْهِيراً فَقَالَ عَلِيُّ لِأَيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَا لِحُلُوسِنَا هَذَا انْحَتِ الْكِسَاءِ
 بَيْنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَأَصْطَفَانِي
 بِالرِّسَالَةِ نَبِيًّا مَا ذَكَرَ خَبْرُنَا هَذَا إِنِّي نَحْفِلُ مِنْ مَخَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا
 وَنَحْبِينَا إِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَعْفَرَتْ لَهُمْ إِلَى أَنْ يَبْرُقُوا
 فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا وَابَّ اللَّهُ فُرْنَا وَفَارَسَ شِيعَتَنَا وَسَارَتِ الْكَعْبَةَ فَقَالَ إِلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَأَصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَبِيًّا مَا ذَكَرَ
 خَبْرُنَا هَذَا إِنِّي نَحْفِلُ مِنْ مَخَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَنَحْبِينَا وَفِيهِمْ مَلَهُمْ
 إِلَّا وَفَرَجَ اللَّهُ هَمَّهُمْ وَأَمَعَهُمْ إِلَّا وَكَشَفَ اللَّهُ غَمَّهُمْ وَأَطْلَبَ حَاجَةَ الْأَوْ قَضَى اللَّهُ حَبِيَّةً
 فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا وَابَّ اللَّهُ فُرْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذَلِكَ شِيعَتُنَا فَامْرُؤًا وَسُعِدُوا وَإِنِّي اللَّهُ
 وَالْأَخْرَجَةُ وَسَارَتِ الْكَعْبَةَ

دعائے کلیل

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِي قَهَرَتْ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ
 مَخْضَمَ لَهَا كُلَّ شَيْءٍ وَذَلَّ لَهَا كُلَّ شَيْءٍ وَجَبَّ وَرُوتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا يَفْتُومُ
 بِهَا شَيْءٌ وَوَعظمتِكَ الَّتِي مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِسُلْطَانِكَ الَّتِي عَلَا كُلَّ شَيْءٍ وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي
 بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِاسْمَائِكَ الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّتِي أَحَاطَ بِكُلِّ
 شَيْءٍ وَبِنُورِهَا وَجْهِكَ الَّتِي أَضَاءَ لَهُ كُلَّ شَيْءٍ يَا نُورُ يَا دُرُّ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْلِكُ الْعِصَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ التَّعَمُّرَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُخَيِّسُ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ
 الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ ذَنْبُهُ وَكُلَّ حَاطِيَةٍ أَحْطَأْتُهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرُّ
 إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَأَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى نَفْسِكَ وَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ قُرْبِكَ وَأَنْ تُؤَرِّعَنِي شُكْرَكَ
 وَأَنْ تُلْهِمَنِي ذِكْرَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سُؤَالَ خَاصِعٍ مُتَدَلِّلٍ خَائِشٍ أَنْ تُسَاحِبَنِي وَتُرْحِبَنِي
 وَتَجْعَلَنِي بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ سُؤَالَ مَنْ اسْتَدَاتْ قَادَتُهُ
 وَأَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ حَاجَتَهُ وَعَظُمَ فِيهَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ اللَّهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ وَعَلَامَةُ مَكَانِكَ
 وَخَفِيَ مَكْرُوكُ وَظَهَرَ أَمْرُكَ وَغَلَبَ قَهْرُكَ وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُدْبِكُنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكْمِ قُدْرَتِكَ
 اللَّهُمَّ لَا أُجِدُ لِدُنُوبِي عَافِيًا وَلَا لِقَبَائِحِي سَافِرًا وَلَا لِنَفْسِي مَعِينًا وَلَا لِنَفْسِي مُبِيدًا لِغَيْرِكَ وَلَا لَكَ
 إِلَّا أَنْتَ بِمَعَانِكَ وَبِحَمْدِكَ ظَلِمْتُ نَفْسِي وَخَجَزْتُ بِجَهْلِي وَسَكَنْتُ إِلَى قَدِيمٍ ذَكَرَكَ لِي وَمِنْكَ عَلَيَّ
 اللَّهُمَّ مَوْلَايَ كَوْمٍ فِيهِمْ سِتْرَةٌ وَكَوْمٍ فَلَدِيهِ مِنَ الْبَلَاءِ أَقَلَّتْهُ وَكَوْمٍ مِنْ عِنَارٍ وَقَيْتْهُ وَكَوْمٍ مِنْ
 مَكْرُوكٍ وَدَفَعَتْهُ وَكَوْمٍ مِنْ شَأْنٍ جَمِيلٍ لَسْتُ أَهْلًا لَهُ تَنْشُرُهُ اللَّهُمَّ عَظُمَ بِلَاقِي وَأَهْرَ طَبِي سَوْحَالِي وَ
 قَصُرَتْ بِي أَعْيَابِي وَتَعَدَّتْ بِي أَعْلَاقِي وَحَبَسَنِي عَنْ نَفْعِي بَعْدَ أَمَلِي وَخَدَعَنِي الدُّنْيَا بِغُرُورِهَا وَنَفْسِي
 بِجَبَابَتِهَا وَطَالَ يَا سَيِّدِي نَاسِئِكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ لَا يَحْبُبَ عِنْدَكَ دُعَايَ سُوءِ عِبَادِي وَفِعَالِي وَلَا تَنْصَحَنِي
 بِخَفِيِّ مَا ظَلَمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّي وَلَا تَعَاوِجِي بِالْعُقُوبَةِ عَلَيَّ مَا عَمِلْتُهُ فِي خَلْوَاتِي مِنْ سُوءٍ فَعَلِي
 وَأَسْأَلُكَ وَدَامَ تَشْرِيطِي وَجَهَائِلِي وَكَثْرَةَ شَهْوَاتِي وَعَقْلِي وَكُنِ اللَّهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي الْأَحْوَالِ
 كُلِّهَا سَأَلْتُكَ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ عَطُوفًا لِلَّهِ وَرَبِّي مِنْ لِي غَيْرَكَ أَسْأَلُكَ كَشْفَ ضُرِّي وَالنَّظَرَ فِي
 أَمْرِي إِلَهِي وَمَوْلَايَ أَجْرِي عَلَى حُكْمِكَ أَنْ تَبْعَثَ فِيهِ هَوَى نَفْسِي وَلَمْ أَحْتَرَسْ فِيهِ مِنْ تَزْيِينِ عَدُوِّي
 فَعَمَّرَنِي بِهَا أَهْوَى وَأَسْعَدَا عَلَى ذَلِكَ الْقَضَاءِ فَتَجَاوَرْتُ بِمَا جَرَى عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ بَعْضُ حُدُودِكَ
 وَخَالَفْتُ بَعْضَ أَوَامِرِكَ فَلكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ وَلَا تُحِجَّنِي لِي فِي مَا جَرَى عَلَيَّ فِيهِ قَضَائِكَ

يَا رَبِّمَنِي حُكْمِكَ وَبَلَاءُكَ وَقَدْ آتَيْتَكَ يَا إِلَهِي بَعْدَ تَقْصِيرِي وَإِسْرَاقِي عَلَى نَفْسِي مُعْتَدِلًا وَإِنَادِمًا
 بِنُكْرِي أَمْسَقِيلاً مُسْتَعْفِراً أَمِينِيلاً مُقَرَّبًا أَمْدًا عَنَّا مُعْتَرِلاً لَأَجِدُ مَقَرًا أَمِنًا كَانَ مِنِّي وَلَا مَقَرًا
 تَوَجَّهَ إِلَيْهِ فِي أَمْرِي غَيْرَ قَبُولِكَ عُدْرِي وَإِدْخَالَكَ إِيَّايَ فِي سَعَةِ رَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ فَأَقْبِلْ عُدْرِي
 وَأَرْحَمْ شِدَّةَ ضَرْيِي وَفُكْنِي مِنْ شِدَّةِ وَثَاقِي يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِي وَرِقَّةَ جِلْدِي وَوِدْقَةَ عَظْمِي
 يَا مَنْ بَدَّ جَلْفِي وَذَكَّرَنِي وَتَرَبَّبَنِي وَبَرَّبَنِي وَتَعَدَّنِي هَبْنِي لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَسَالِفِي بِرِّكَ بِنِي
 يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي أَتْرَاكَ مُعَدِّلِي بِبَارِكَ بَعْدَ تَوْجِيدِكَ وَبَعْدَ مَا أَنْطَلَى عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرَفَتِكَ
 وَطَهَّرَ بِهِ لِسَانِي مِنْ ذِكْرِكَ وَأَعْتَقَدَ ضَمِيرِي مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَاقِي وَدُعَايَ خَاصِمًا
 لِرُبُوبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ أَنْتَ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ تُضَيِّعَ مِنْ رَبِّيَّةِكَ أَوْ تُبْعِدَ مِنْ أَدْنِيَّةِكَ أَوْ تُشْرِكَ مِنْ أَوْبَتِكَ
 أَوْ تُسَلِّمَ إِلَى الْبَلَاءِ مِنْ كَفَيْتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَيْتَ شِعْرِي يَا سَيِّدِي يَا إِلَهِي وَمَوْلَايَ اسْتَطَا السَّارِ
 عَلَى وَجْهِ خَزَرْتِ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَعَلَى السِّنِّ نَطَقْتَ بِتَوْجِيدِكَ صَادِقَةً وَبِشُكْرِكَ مَا رَاحَةً
 وَعَلَى قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِالْهَيْبَةِ مُحَقَّقَةً وَعَلَى ضَمَائِرٍ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتَّى صَارَتْ خَاشِعَةً
 أَوْ عَلَى جَوَارِحٍ سَعَتْ إِلَى أَوْطَانِ تَعْبِيدِكَ طَائِعَةً وَأَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْنَعَةً مَا هَكَذَا الظَّنُّ
 بِكَ وَلَا أُخْبِرُكَ بِفَضْلِكَ عَنكَ يَا كَرِيمُ يَا رَبِّ وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعُقُوبَاتِهَا
 وَمَا يَجْرِي فِيهَا مِنَ الْمَكَارِبِ عَلَى أَهْلِهَا عَلَى أَنَّ ذَلِكَ بَلَاءٌ وَمَكْرٌ وَلَا قَلِيلٌ مَكْنَةٌ يَسِيرٌ بِمَا عَمِلَ
 قَصِيرٌ مَدْنَةٌ فَكَيْفَ احْتَمَى إِلَى بَلَاءِ الْآخِرَةِ وَجَلِيلٌ وَقُوَّةُ الْمَكَارِبِ فِيهَا وَهُوَ بَلَاءٌ أَنْطَلَى مَدْنَتَهُ
 وَيَدٌ وَمَصْفَا مَهْ لَا يَخْفَى عَنْ أَهْلِهَا لَأَنَّهُ لَا يَكُونُ إِلَّا عَنِ غَضَبِكَ وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهَذَا
 مَا لَا تَقُومُ لَهُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ يَا سَيِّدِي فَكَيْفَ لِي وَأَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ الْحَقِيرُ
 الْمُسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ يَا إِلَهِي وَرَبِّي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ لَأَيُّ الْأُمُورِ إِلَيْكَ أَشْكُو وَمَا مِنْهَا أَرْضِي
 وَأَبْجِي لِأَلِيمِ الْعَذَابِ وَشِدَّةِ أَمْرِ لَطُولِ الْبَلَاءِ وَمُدَّتِهِ فَلَمَّا صَيَّرْتَنِي لِلْعُقُوبَاتِ مَعَ أَعْدَائِكَ
 وَجَمَعْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِ بَلَاءِكَ وَفَرَقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبَّائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ فَهَبْنِي يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَرَبِّي صَبْرْتُ
 عَلَى عَذَابِكَ فَلَيْفَ أَصْبِرُ عَلَى فِرَاقِكَ وَهَبْنِي يَا إِلَهِي صَبْرْتُ عَلَى حَزَنَتِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ إِلَى كَرَامَتِكَ أَمْ كَيْفَ أَسْتَلِمْ
 فِي النَّارِ وَرَجَائِي عَفْوَكَ فَفِعْرَتِكَ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ أَلَيْسَ صَادِقًا لَمَّا تَرَكْتَنِي نَاطِقًا لَمْ يَضْمَنْ إِلَيْكَ بَيْنَ أَهْلِهَا صُحْبًا إِلَّا مِلْدِينَ
 الْوَالِدِينَ

وَلَا صُورَةَ إِلَهِكَ صِرَاحَ الْمُتَصَرِّخِينَ وَلَا يَكُنْ عَلَيْكَ بُكَاءُ الْفَاقِدِينَ وَلَا تَأْدِيبُكَ إِنْ كُنْتَ
 يَا وَليُّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غَايَةَ أَمَالِ الْعَارِفِينَ يَا غِيَاثَ الْمُتَعَسِّثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا إِلَهَ
 الْعَالَمِينَ أَفْتَرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهِي وَيَحْمَدُكَ وَتَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَيْدِ مُسْلِمٍ مَجْنُونٍ فِيهَا مَخَالَفَتِهِ وَذَائِقِ
 طَعْمِ عَذَابِهَا بِعَصِيَّتِهِ وَحُسْنِ بَيْنِ أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَزِيرَتِهِ وَهُوَ يَحْمِلُ إِلَيْكَ صَحِيحَ مُؤْمِلِ لِسْمَتِكَ
 وَيَتَأَدَّبُكَ بِلسَانِ أَهْلِ تَرْجُمَانِكَ وَيُؤَسِّلُ إِلَيْكَ بِرُؤْيُوتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ وَهُوَ
 بِرُجُومِ مَسَلَفٍ مِنْ جِلْمِكَ أَمْ كَيْفَ تُؤَلِّمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ أَمْ كَيْفَ يَجْرُسُ لِيَدَيْهَا
 وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَسْتَمَلُّ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ
 يَتَعَلَّقُ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ تَرْجُوهُ زَبَانِيتُهَا وَهُوَ يَتَأَدَّبُكَ يَا رَبِّهَ أَمْ كَيْفَ
 بِرُجُومِ فَضْلِكَ فِي عَتَقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا هَيْهَاتَ مَا ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ
 وَلَا مَسِيئَةُ مَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُؤَجِّدِينَ مِنْ بَرِّكَ وَرَحْسَانِكَ يَا لِيَقِينِ أَطْعَمَ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهِ مِنْ
 تَعْذِيبٍ جَاحِدِيكَ وَفَضَّيْتَ بِهِ مِنْ إِخْلَادٍ مَعَارِضِيكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُفَّهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَا كَانَ
 لِإِحْدٍ فِيهَا مَقَرٌّ أَوْ لَمْ يَمَقِّمْكَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ أَقْسَمْتُ أَنْ نَمْلَأَهَا مِنَ الْكُفْرِ بِرَبِّكَ مِنَ
 الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَجْمَعِينَ وَأَنْ تُجَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِينَ وَأَنْتَ جَلَّ شَأْؤُكَ كَلْتَ مُبْتَدَأًا وَتَطَوَّلَتْ
 يَا لِنَعَامِ مَتَكْرِمَاتِنِ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي يَا سَأَلُكَ
 يَا تَقَدَّرَ الرِّبِّيُّ قَدَّرْتَهَا وَيَا فَضِيَّةَ الرِّبِّيِّ حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا وَغَلَبْتَ مِنْ عَلَيْهَا أَجْرِيهَا أَنْ
 تَهَبِّي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هَذِهِ السَّاعَةِ كُلِّ جُرْمٍ أَجْرَمْتَهُ وَكُلِّ ذَنْبٍ ذَنْبْتَهُ وَكُلِّ قِسِيَةٍ
 أَسْرَرْتَهُ وَكُلِّ جَهْلٍ عَمِلْتَهُ كَتَمْتَهُ أَوْ أَعْلَنْتَهُ أَحْقَيْتَهُ أَوْ أَظْهَرْتَهُ وَكُلِّ سَيِّئَةٍ أَمَرْتَ
 بِاتِّبَاعِهَا الْكِبْرَامَ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ وَكَلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنْهُ وَيَجْعَلْتَهُمْ شُهُودًا عَلَيَّ
 مَعَ جَوَارِحِي وَكُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا حَقَّقِي عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ أَحْفَيْتَهُ
 وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ وَأَنْ تَوْفَّرَ حَقِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهُ أَوْ أَحْسَانٍ فَضَلْتَهُ أَوْ بَرْتَشَرْتَهُ أَوْ رَزَقِ
 بِسَطْوَتِهِ أَوْ ذَنْبٍ تَعَفَّرْتَهُ أَوْ حَطَّاءٍ تَسْرَعُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمَالِكِ رِبِّي يَا مَنْ
 بَيْنَهُ نَاصِيَتِي يَا عَلِيَّهَا بِصُورَتِي وَمَسْكَنَتِي يَا حَبِيبِي يَا بَقِيَّةَ رِبِّي وَفَاقِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اسْأَلُكَ

يَحَقِّقُ وَقَدْ سَكَ وَأَعْظَمَ صِفَاتِكَ وَأَسْمَاءِكَ أَنْ تَجْعَلَ أَوْ قَاتِي مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِنِ كَرِّكَ مَعْمُورَةً
وَيَجِدُ مَتِكَ مَوْصُولَةً وَأَعْمَالِي عِنْدَكَ مَسْقُوبَةً حَتَّى تَكُونَ أَعْمَالِي وَأَوْسَادِي كَلْهًا وَرَدًّا
وَاحِدًا وَأَحَالِي فِي خِدْمَتِكَ سِرًّا أَيْ سَيِّدِي يَا مَنْ عَلَيَّ مَعُونِي يَا مَنْ إِلَيْهِ شَكْوَتُ أَحْوَالِي
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قُوِّ عَلَى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي وَأَشْدُدْ عَلَى الْعَزِيمَةِ جَوَارِحِي وَهَبْ لِي الْجِدَّ فِي خَشْيَتِكَ
وَالدُّمْرَ فِي الْإِلْتِصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتَّى أَسْرَحَ إِلَيْكَ فِي مَيَادِينِ السَّابِقِينَ وَأُسْرِعَ إِلَيْكَ فِي الْبَارِزِينَ
وَأَشْتَأَقَ إِلَى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَأَقِينَ وَأَدْنُو مِنْكَ دُنُو الْمُحْلِصِينَ وَأَخَافُكَ عَظِيمَةَ الْمُوقِنِينَ وَأَجْتَمِعُ فِي
جَوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرُدْكَ وَمَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَأَجْعَلْنِي مِنْ أَحْسَنِ
عِبِيدِكَ فَصِيْبًا عِنْدَكَ وَأَقْرَبَهُمْ مَنَزَلَةً مِنْكَ وَأَخْصِهِمْ لِقَاءَ لَدَيْكَ فَإِنَّهُ لَا يُبَالُ ذَلِكَ إِلَّا بِفَضْلِكَ
وَجِدْنِي بِجُودِكَ وَأَعْطِنِي عَلَى تَجِدِّكَ وَاحْفَظْنِي بِرَحْمَتِكَ وَأَجْعَلْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ لَهْجًا وَقَلْبِي
بِحُبِّكَ مَتِينًا وَمَنْ عَلَى مَحْسَنِ اجَابَتِكَ وَأَفْلَحَ عَثْرَتِي وَأَغْفِرْ لِي فَإِنَّكَ قَضَيْتَ عَلَيَّ عِبَادَتِكَ بِعِبَادَتِكَ
وَأَمْرًا تَهْمُ بِهِ عَائِدُكَ وَصَوْنَتَ لَهُمُ الْإِجَابَةَ قَالِيكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ يَدِي
فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي مَنَائِي وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَائِي وَأَكْفِنِي شَرَّ الْجَزَائِلِ وَالْأَمْسِ
مَنْ أَعْدَانِي يَا سَرِيحَ الرِّضَا اغْفِرْ لِي لَا يَمْلِكُ إِلَّا اللَّهُ عَاءَ فَإِنَّكَ فَعَالَ لِمَا تَشَاءُ يَا مَنْ أَسْمُهُ دَوَاءٌ
وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنَى وَرَحْمَتُهُ مِنْ رَأْسِ مَا إِلَيْهِ الرَّجَاءُ وَسَلَامَةُ الْبَيْكَاءِ يَا سَابِغَ التَّعْوِمِ
يَا دَافِعَ التَّقِيمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْجِشِينَ فِي الظُّلْمِ يَا عَالِمًا لَا يُعْلَمُ كَمَلٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالْإِلْمُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَفْعَلُ فِي
مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَالْآلَةِ الْمِيَامِينَ مِنَ الْإِبْرَاهِيمِ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ۝

دعائے سمات

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَجْمَلِ الْأَكْرَمِ

الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ عَلَى مَغَالِقِ أَبْوَابِ السَّمَاءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ انْفَعَتْ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ عَلَى مَضَارِئِ
 أَبْوَابِ الْأَرْضِ لِلْفَرَاجِ انْفَرَجَتْ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ عَلَى الْعُسْرِ لِلْيُسْرِ تيسرت وَإِذَا دُعِيَ بِهِ عَلَى الْأَهْوَاءِ
 لِلشُّبُورِ انتشرت وَإِذَا دُعِيَ بِهِ عَلَى كَشْفِ الْبِئْسَاءِ وَالضَّرَاءِ انكشفت وبجلال وجهك الكريم
 أكرم الوجوه والاعز الوجوه الذي عنك له الوجوه وخضعت له الرقاب وخشعت له الأصوات
 ووجلت له القلوب من مخافتك ويقوتك التي بها تمسك السماء أن تقع على الأرض إلا بذنك
 وتمسك السموات والأرض أن تزولا ومشييتك التي إذا نزلها العالمون وبكلمتك التي خلقت
 بها السموات والأرض وبحكمتك التي صنعت بها العجايب وخلقت بها الظلمة وجعلتها
 ليلاً وجعلت الليل سكناً وخلقت بها النور وجعلت له نهاراً وجعلت النهار شوراً مبصراً وخلقت
 بها الشمس وجعلت الشمس ضياءً وخلقت بها القمر وجعلت القمر نوراً وخلقت بها الكواكب
 وجعلتها نجوماً وبروجاً ومصابيحاً وزينةً ووجوماً وجعلت لها مشارق ومغارب وجعلت
 لها مطالعاً ومجاري وجعلت لها فلکاً ومسارحاً وقدسها في السماء منازلاً فأحسن
 تقديرها وصورتها فأحسن تصويرها واحصيتها باسمائك إحصاءً وقد برتها بحكمتك
 تدبيراً فأحسن تدبيرها وسخرتها بسطان الليل وساطران النهار والساعات وعات السنين
 والحساب وجعلت رؤيتها لجميع الناس منى واحداً وأسألك اللهم بمجدك الذي كلمت
 به عبدك وسألك موسى ابن عمران عليه السلام في المقدسين فوق إحسان لكرهين
 فوق عما تم النور فوق تابوت النهاذة في عمود النار وفي طور سيناء وفي جبل حوريش في الواد المقدس
 في البقعة المباركة كثر من جانب الطور الأيمن من الشجرة وفي أرض مصر بتسع آيات بيّنات وصور
 فرقت بيني وبين إسرائيل البحر وفي المنجسات التي صنعت بها العجايب في بحورسون وعقدت على
 البحر في قلب الغمر كالجارية وجاءت بيدي إسرائيل البحر وتنت كلمتك الحسي عليهم
 بما صبروا وأومنتهم مشارق الأرض ومغاربها التي باركت فيها للعالمين وأغرقت فرعون
 وجوده وهما كبه في اليم وباسمك العظيم الأعظم الأعز الأجل الأكرم ومجدك الذي
 تكلمت به لموسى كليمك عليه السلام في طور سيناء ورا براهيم عليه السلام خليلك من
 قبل في صعيد الحيف ولا تخاف صفتك عليه السلام في برشيع وليعقوب نبيك عليه السلام
 في بيت إيل وأوفيت لإبراهيم عليه السلام بهيثاوك ولا تخاف بحلفك وليعقوب بهيثاوك
 وللمؤمنين بوعدك وللداعين باسمائك فأجبت ومجدك الذي ظهر لموسى ابن عمران
 عليه السلام على قبة الرمان وباليتك التي وقعت على أرض مصر ومجد العزة والغلبة

بِأَيِّ عَزِيْزَةٍ وَسُلْطَانِ الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَرَانِ الْكَلِمَةِ السَّامَةِ وَبِكُلْمَاتِكَ الَّتِي
تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلَى أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْآخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي مَنَدْتَ
بِهَا عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ الَّتِي أَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَبِوَرَاكِ الدُّنْيَا قَدْ خَرَمُنْ
فَرَعَهُمْ طَوْسُ سَيْنَاءَ وَبِعِلْمِكَ وَجَلَالِكَ وَكِبَرِيَّاتِكَ وَعِزَّتِكَ وَجِدْوَلِكَ الَّتِي لَمْ تَسْفَلْهَا الْأَرْضُ
وَأَخْفَضَتْ لَهَا السَّمَوَاتُ وَانْتَجَرَ لَهَا الْعَمِيقُ الْأَكْبَرُ وَرَكَدَتْ لَهَا الْعِمَارُ وَالْأَنْهَارُ وَخَضَعَتْ
لَهَا الْجِبَالُ وَسَكَنَتْ لَهَا الْأَرْضُ بِمَنَاجِرِهَا وَاسْتَسَلَمَتْ لَهَا الْخَلَاقُ كُلُّهَا وَحَقَّقَتْ لَهَا
الزِّيَا حُرْفِي جَبْرِيَّاتِهَا وَخَدَمَتْ لَهَا التِّيْرَانُ فِي أَوْطَانِهَا وَسُلْطَانِكَ الَّتِي عُرِفَتْ لَكَ بِهِ الْعَلْبَةُ
دَهْرًا الذُّهُورُ وَحَمْدَاتُ يَدِهِ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَبِكُلْمَتِكَ كَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِي سَبَقَتْ
إِلَيْنَا أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهِ بِالرَّحْمَةِ وَأَسْأَلُكَ بِكُلْمَتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِوَرَاكِ
وَجُوهِكَ الَّتِي تَجَلَّتْ بِهَا لِلْعَيْلِ فَجَعَلْتَهُ دَكًّا وَخَرَمُوسَى صَعْقًا وَجَعَدْتَ الْبَنِيَّ طَهْرًا عَلَى طُورِ
سَيْنَاءَ فَكَلِمَتُ يَدِهِ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ وَبَطَلْعَتِكَ فِي سَاعِيرٍ وَظُهُورِكَ فِي
جَبَلِ قَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِينَ وَجُودِ الْمَلِكِ كَةِ الصَّافِينَ وَخُشُوعِ الْمَلِكَةِ الْمَسِيحِينَ
بِبَرَكَاتِكَ الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَبَارَكْتَ لِاسْحَاقَ صَفِيِّكَ فِي أُمَّةِ عَيْسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِعِصْرَةَ
إِسْرَائِيلَ فِي أُمَّةِ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي
عَتْرَتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ وَكَمَا عَدْنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ تَشْهَدْهُ وَامْتَنَّا بِهِ وَلَمْ تَرَكَ صِدْقًا وَعَدْلًا
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبَارِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتُرَحِّمَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ
مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتُرَحِّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ فَعَالِمٌ بِمَا تُرِيدُ وَأَنْتَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِمَهْرٍ مِنْ جِبْرِتِكَ كَمَا ذَكَرَكَ يَبْرُسُ اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ
الَّتِي لَا يَعْلَمُ تَفْسِيرَهَا وَلَا يَعْلَمُ بِلَاظِنِهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا
تَفْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاعْفُرْ لِي مَنْ ذُنُوبِي مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ
وَكَفِّ عَنِّي مَوْتَةَ النَّسَانِ سُوءَ وَجَارِ سُوءٍ وَقَرِينِ سُوءٍ وَسُلْطَانِ سُوءٍ إِنَّكَ عَلَى مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ
وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

دعائے ندب

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا جَرَى بِهِ قَضَاؤُكَ فِي
أَوْلِيَاءِكَ الَّذِينَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَرَبِّكَ إِذْ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ التَّعْلِيمِ
الْمُقِيمِ الَّذِي لَا تَمُوتُ لَهُ وَالْأَضْحَى لَنْ يَبْعُدَ أَنْ شَرَّطْتَ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فِي دَرَجَاتِ هَذِهِ الدُّنْيَا
الَّتِي نَبِيَّتُهَا وَرُحُوفُهَا وَزِينَتُهَا فَتَرَطَّبُوا لَكَ ذَلِكَ وَعَلِمْتَ مِنْهُمْ الْوَفَاءَ بِهِ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ
وَقَدَّمْتَ لَهُمُ النَّكَرَ الْعَلِيَّ وَالشَّيْءَ الْجَلِيَّ وَأَهْبَطْتَ عَلَيْهِمُ مَلَائِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ
بِوَجْهِكَ وَرَفَدْتَ لَهُمْ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الَّذِينَ يَرْتَعِبُونَ لِيَاكِ وَالْوَسِيلَةَ إِلَى رِضْوَانِكَ فَبَعْضُ
أَسْكَنتَهُ جَنَّتَكَ إِلَى أَنْ أُخْرِجَتْ مِنْهَا وَبَعْضُ حَمَلْتَهُ فِي فُكْرِكَ وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ أَسْنُ مَعَهُ
مِنَ الْهَلَاكِتِ بِرَحْمَتِكَ وَبَعْضُ اخْتَلَتْهُ لِنَفْسِكَ خَلِيلًا وَسَلَّمَ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ
فَأَجَبْتَهُ وَجَعَلْتَ ذَلِكَ عَلَيْكَ وَبَعْضُ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ تَكَلَّمَا وَجَعَلْتَ لَهُ مِنْ آخِرِهِ رَادِعًا
وَزِينًا وَبَعْضُ أَوْلَدَتْهُ مِنْ عَجْرَابٍ وَأَتَيْتَهُ الْبَيْتَاتِ وَأَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ وَكُلُّ
شَرَعْتَ لَهُ شَرِيعةً وَنَهَيْتَ لَهُ مِنْهَا كَمَا وَخَيْرْتَ لَهُ أَوْصِيَاءَ مُسْتَحْفَظًا بَعْدَ مُسْتَحْفَظٍ مِنْ نَدَاةٍ
إِلَى مُدَّةٍ إِنْ قَامَ لِيَدَيْكَ وَنَجَّيْتَ عَلَى عِبَادِكَ وَبِئْسَ بِيْرُؤُلُ الْحَقِّ عَنْ مَقَرَّةٍ وَيَعْلَبُ الْبَاطِلُ
عَلَى أَهْلِهِ وَلَا يَقُولُ أَحَدٌ لَوْلَا أَمْرُ سَلَّتِ الْيَتَامَى سُؤْلًا مُنْدِرًا وَأَقَمْتَ لِنَاكُمَا هَادِيًا فَتَنَبَّحَ
أَيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَدَى وَتَخَرَّجْتَهُ إِلَى أَنْ أَنْهَيْتَ بِالْأَمْرِ إِلَى حَبِيبِكَ وَنَجَّيْتَ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَكَانَ كَمَا اسْتَجَبْتَهُ سَيِّدًا مِنْ خَلْقَتَهُ وَصَفْوَةً مِنْ أَصْطَفِيَّتِهِ وَأَفْضَلَ
مِنْ اجْتَبَيْتَهُ وَأَكْرَمَ مِنْ اعْتَمَدْتَهُ قَدْ مَتَّعْتَهُ عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَبَعَثْتَهُ إِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ
عِبَادِكَ وَأَوْطَأْتَهُ مَشَارِقَكَ وَمَعَارِبَكَ وَشَقَرْتَ لَهُ الْبَرَاقَ وَعَرَّجْتَ بِرُوحِهَا إِلَى سَائِرِكَ وَ
أَوْدَعْتَهُ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ إِلَى انْقِضَاءِ خَلْقِكَ ثُمَّ نَصَرْتَهُ بِالرُّعْيِ حَقْفَةً بِحَبْرٍ
وَمِيكَ كَيْلَ لُلسُو مِينَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَوَعَدْتَهُ أَنْ تُظَهِّرَ دِينَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ بَوَّعْتَهُ مَبُوءَ صِدْقٍ مِنْ أَهْلِهِ وَجَعَلْتَ لَهُ وَلَهُمْ
أَوَّلَ بَيْتٍ وَضَعَرْتَ لِلنَّاسِ لِلَّذِي بِيكَ مَبَارِكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ أَيُّ بَيْتَاتٍ مَقَامُ
إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَكَ كَانَ آمِنًا وَقُلْتَ اسْمًا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُدْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ثُمَّ جَعَلْتَ اجْرُحْتَهُمْ صَالُوا نِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَوْذَلَهُمْ فِي كِتَابِكَ
فَقُلْتَ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اجْرُالَ الْمَوْذَعَةِ فِي الْقُرْآنِ وَقُلْتَ مَا سَأَلْتُمْكُمْ مِنْ اجْرُفَهُو
لَكُمْ وَقُلْتَ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اجْرُالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَى رَأْيِهِ سَبِيلًا وَكَانُوا أُمَّ السَّبِيلِ
إِلَيْكَ وَالْمَسَلِّكَ إِلَى رِضْوَانِكَ فَلَمَّا انْقَضَتْ أَيَّامُهَا أَقَامَ وَلِيَّهُ عَلَى بَنِي طَالِبٍ صَلَوَاتِكَ
عَلَيْهِمَا وَاللَّيْمَا هَادِيًا إِذْ كَانَ هُوَ الْمُنْدِرُ وَإِكُلُّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ وَالْمَلَأُوا مَا مَنَ كُنْتُ

مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ مَوْلَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَهُ وَانصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْلُصْ مَنْ خَلَصَ
 وَقَالَ مَنْ كُنْتُ ابْنًا لَيْتِي فَعَلِيَ أَمِيرُهُ وَقَالَ أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْ شَجَرَةٍ
 شَتَّى وَاحِدَةٍ لِحُلِّ هَامِرُونَ مِنْ مُوسَى فَقَالَ لَهُ أَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَامِرُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّكَ لَا
 نَبِيَّ بَعْدِي وَنَرَوَجُّ ابْنَتَكَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَاحِلٌ لَهَا مِنْ مَسْجِدٍ مَا حِلٌّ لَهَا وَسَدُّ الْأَبْوَابِ
 إِلَّا بَابَهَا ثُمَّ أَوْدَعَهَا عِلْمَهُ وَحَكَمْتَهُ فَقَالَ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ
 وَالْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا ثُمَّ قَالَ أَنْتَ أَخِي وَوَصِيْبِي وَوَارِثِي لِحَمْدِكَ مِنْ حَمْدِي وَمَدَامِكَ
 مِنْ دَمِي وَسِلْمِكَ سِلْمِي وَحَرْبِكَ حَرْبِي وَالْإِيمَانُ مُحَاطٌ بِحَمْدِكَ وَمَدَامِكَ كَمَا خَاطَبَ الْعَجَبِيُّ
 وَدَمِي وَأَنْتَ عَدُوٌّ لِعَدُوِّ الْخَوَاصِّ خَلِيفَتِي وَأَنْتَ تَقْضِي دِينِي وَتُخْرِجُ عِدَائِي وَتَشِعْرُكَ عَلَى مَنْ تَابَ
 مِنْ نَوْرٍ مَبِيضَةٍ وَجَوْهَرٍ مَحْوِيٍّ فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ حَيْرَانِي وَلَوْ لَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ لَمْ يَعْرِفِ الْمُؤْمِنُونَ
 بَعْدِي وَكَانَ بَعْدُ هُدًى مِنَ الضَّلَالِ وَنُورٌ آمِنٌ مِنَ الْعَمَى وَحِجْلٌ مِنَ اللَّهِ الْمُتَيْنِ وَصِرَاطٌ
 الْمُسْتَقِيمِ لَا يُسْبِقُ بِقَرَابَةٍ فِي رَحْمَةٍ وَلَا يَسْبِقُ فِي دِينٍ وَلَا يَلْحَقُ فِي مَنْقَبَةٍ مِنْ مَنْ تَابَ بَعْدِي
 حَدَّثَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا وَيَقَانِ عَلَى النَّبَا وَيُلِ وَارْتَلَخْتُ فِي اللَّهِ لَوْنَةَ الْأَمْرِ
 قَدْ وَتَرَفِيهِ صِنَادِي الْعَرَبِ وَقَتْلَ ابْنِ الْهَمِّ وَنَاشِ دُوبَانِهِمْ فَأَوْدَعُوا قُلُوبَهُمْ أَحْقَادًا
 بَلْ رَيْبٌ خَيْرِيَّةٌ وَخَيْرِيَّةٌ وَغَيْرُهُنَّ فَاضَيْتَ عَلَى عَدْوَنِي وَأَكْبَيْتَ عَلَى مَنْ تَابَ رَيْبٌ حَتَّى قَتَلَ
 التَّكْرِيثِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمَسَارِقِينَ وَلَمَّا قَضَى حَجْبَهُ وَقَتَلَهُ أَشَقَى الْأَخْرَبِينَ يَتْبَعُ أَشَقَى
 الْأَوْلِيَيْنِ لَمْ يُمْتَسَلْ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي الْهَارِثِينَ بَعْدَ الْهَارِثِينَ وَالْإِنَّمَا مَهْرٌ عَلَى
 مَقْتَدِهِ مَجْمُوعَةٌ عَلَى قَطِيعَةِ رَاحِمِهِمْ وَأَقْصَاءُ وَلَدِهِ إِلَّا الْقَلِيلَ مِمَّنْ وَفِي لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيهِمْ
 فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ وَسَيَّى مَنْ سَيَّى وَأَفْضَى مَنْ أَفْضَى وَجَرَى الْقَضَاءُ لَهُمْ عَمَّا يُرْجَى لَهُ الْحُسْنُ
 الْمُتَوَبِّةَ إِذْ كُنْتَ الْأَرْضُ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَبَلَّغَ
 رَبِّي أَنَّ كَانَ وَعْدُ رَبِّي تَكَلَّمَ فَعُولًا وَلَنْ يُخْلَفَ اللَّهُ وَعْدًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَعَلَى الْأَ
 طَائِبِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا قَلْبِيكَ الْبَاكُونَ وَإِيَّاهُمْ
 فَلَيْتَ لِبِ التَّكَادُبُونَ وَلِيُثَابَهُمْ فَلْتُدْرِفِ اللَّهُ مَوْعِدًا وَيُصْرَخِ الصَّارِخُونَ وَيُضِجُ الضَّاجِعُونَ

وَيَعْرِضُ الْعَاجُونَ ابْنَ الْحَسَنِ ابْنَ الْحُسَيْنِ ابْنَ ابْنَتِكُمُ الْحُسَيْنِ صَاحِبِ بَعْدِ صَاحِبِ بَعْدِ صَاحِبِ بَعْدِ
 صَاحِبِ ابْنِ السَّيِّدِ بَعْدَ السَّيِّدِ ابْنَ الْخَيْرَةِ بَعْدَ الْخَيْرَةِ ابْنَ الشُّمُوسِ الظَّالِمَةِ ابْنَ الْأَمَلِ
 الْمُنِيرَةِ ابْنَ الرَّجْمِ الرَّاهِرَةِ ابْنَ أَعْلَامِ الدِّينِ وَقَوَاعِدِ الْعِلْمِ ابْنَ بَيْعَةِ اللَّهِ الَّتِي لَا تَخْلُو مِنْ
 الْعُبْرَةِ الْهَادِيَةِ ابْنَ الْمَعْدِنِ لِقَطْرِ ابْنِ الظُّلْمَةِ ابْنَ الْمُتَنظِّرِ لِأَقَامَةِ الْأَمْتِ وَالْعَوَجِ ابْنَ
 الْمُرْتَجِي لِأَمْرِ الْجُورِ وَالْعُدْوَانِ ابْنَ الْمُدَّخِرِ لِيَدِ الْقُرَائِضِ وَالسُّنَيْنِ ابْنَ الْمُتَخَيَّرِ
 لِإِعَادَةِ الْمَلِكَةِ وَالشَّرِيعَةِ ابْنَ الْمُؤَمَّلِ لِإِحْيَاءِ الْكِتَابِ وَحُلِّ وَدِهَةِ ابْنَ حُجُبِي مُعَالِمِ الدِّينِ وَ
 أَهْلِهِ ابْنَ قَاصِمِ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِينَ ابْنَ هَادِمِ ابْنِيَةِ الشَّرِّ ابْنَ الشِّقَاقِ ابْنَ مُبِيدِ أَهْلِ الْفُسُوقِ
 وَالْعُصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ ابْنَ حَاصِلِ فُرُوجِ الْعَجِي وَالشِّقَاقِ ابْنَ طَامِسِ الشَّكْرِ التَّرْبِيعِ وَالْأَهْوَاءِ
 ابْنَ قَاطِعِ حَبَائِلِ الْكِدَابِ وَالْإِفْتِرَاءِ ابْنَ مُبِيدِ الْعِتَاةِ وَالْمَرَدَّةِ ابْنَ مُسْتَأْصِلِ أَهْلِ الْعِنَادِ
 وَالتَّضْلِيلِ وَالْإِحْمَادِ ابْنَ مُعْرِئِ الْأَوْلِيَاءِ وَمَذَلِّ الْأَعْدَاءِ ابْنَ جَامِعِ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوَى
 ابْنَ بَابِ اللَّهِ الَّذِي مِنْهُ نُورِي ابْنَ وَجْهِ اللَّهِ الَّذِي إِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْأَوْلِيَاءُ ابْنَ السَّبَبِ الْمُتَّصِلِ
 بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ ابْنَ صَاحِبِ يَوْمِ الْقِيَامِ وَكَاشِفِ رَايَةِ الْهُدَى ابْنَ مُؤَلِّفِ شَمْلِ الصَّلَاحِ
 وَالرِّضَا ابْنَ الصَّلَابِ بِدُحُولِ الْأَنْبِيَاءِ وَابْنَاءِ الْأَنْبِيَاءِ ابْنَ الظَّلَالِ بِإِدَامِ الْمُقْتُولِ بِكُرْبَلَاءِ
 ابْنَ الْمُتَّصِرِ عَلَى مَنْ اعْتَدَى عَلَيْهِ وَافْتَرَى ابْنَ الْمُضْطَرِّ الَّذِي يُجَابُ إِذَا دَعَا ابْنَ صَدْرِ الْخَلَائِقِ
 ذُو الْبِرِّ وَالنُّفُوسِ ابْنَ ابْنِ السَّبَبِ الْمُصْطَفَى وَابْنِ عَلِيِّ الْمُرْتَضَى وَابْنِ خَلِيجَةِ الْعَرَاءِ وَابْنِ قَاطِعِ
 الْكِبْرِيِّ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي لَكَ الْوَقَاءُ وَالْجَلْبِي يَا بِنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِينَ يَا بِنَ الْجُبَّاءِ الْأَكْرَبِينَ
 يَا بِنَ الْهُدَاةِ الْمُهْدِيِّينَ يَا بِنَ الْخَيْرَةِ الْمُهْدِيِّينَ يَا بِنَ الْعَطَاسِ قَةِ الْأَجْمَعِينَ يَا بِنَ الْأَطْلَاعِ
 الْمُطَهَّرِينَ يَا بِنَ الْمُخَضَّرِ أَمْرَةِ الْمُتَّجِعِينَ يَا بِنَ الْقِمَاقِمَةِ الْأَكْرَبِينَ يَا بِنَ الْبَدَنِ وَرِ الْمُنِيرَةِ يَا بِنَ
 الشُّرْحِ الْمُضِيئَةِ يَا بِنَ الشُّهْبِ الشَّاقِبَةِ يَا بِنَ الْأَجْمِ الرَّاهِرَةِ يَا بِنَ السَّبِيلِ الْوَاضِحَةِ يَا بِنَ
 الرَّعْلِ الْأَشْجَرِ يَا بِنَ الْعُلُومِ الْكَامِلَةِ يَا بِنَ السُّنَنِ الشُّهُورِ يَا بِنَ الْعَالِمِ الْمَأْمُورِ يَا بِنَ الْمُعْجَزِ الْمَوْجُودِ يَا بِنَ الدَّلَائِلِ
 الْمَشْهُورَةِ يَا بِنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ يَا بِنَ النَّبَا الْعَظِيمِ يَا بِنَ مَنْ هُوَ ظَمُّ الْكَوَالِدِ لِلدَّعْوَى حَكِيمِ يَا بِنَ الْأَيَّامِ الْبَيْتَاتِ
 يَا بِنَ الدَّلَائِلِ الظَّاهِرَاتِ يَا بِنَ الْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ يَا بِنَ الْحُجُجِ الْبَالِغَاتِ يَا بِنَ

التَّعْوِيلُ السَّابِعَاتِ يَا بِنَ طَلَّةَ وَالْمُحَكَّمَاتِ يَا بِنَ يَسَّ وَالنَّارِيَّاتِ يَا بِنَ الطُّورِيَّاتِ وَالْعَادِيَّاتِ
 يَا بِنَ مَنْ دَلَى فَتَدَلَى وَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى دُونََ أَفُقَاتِنَا مِنَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى لَيْتَ بَشَرٌ
 آيُنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ التَّوَلَّى بِلِ أَيْ أَرْضِ نُقْلِكَ أَوْ الثَّرَى أَيْ رَضْوَى أَوْ غَيْرَهَا أَمْ دَى طُولَى عَزِيْزَى
 عَلَى أَنْ أَسْرَى الْخَالِقَ وَالْثَرَى وَلَا أَسْمَعُ لَكَ حَسِيْسًا وَلَا نَجْوَى عَزِيْزَى عَلَى أَنْ تُحِيطَ بِكَ دُونََ الْمَلِكِ
 وَالرَّيْنِ لَكَ مَرِيٌّ ضَمِيْحٌ وَاللَّهِ كَوَى بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ مُغِيْبٍ لَمْ يَخْلُ مِنْكَ بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ دَارِجٍ
 مَا تَزَحْرَعُنَا بِنَفْسِي أَنْتَ أُمِّيَّةٌ سَتَائِقٌ يَتَمَلَّى مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ذَكَرَى فَمَتَى بِنَفْسِي أَنْتَ
 مِنْ عَقِيْدٍ عَزِيْزَى لَا يَسَالَى بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ أَيْتَلِ جَدِّ الرَّجِيْ أَيْ بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ تِلَادٍ نَعْمٍ لَا نَضَاكُ
 بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ نَصِيْبِ شَرِّهِ لَا يَسَالَى إِلَى مَتَى أَحَاكَ فَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَإِلَى مَتَى وَإِلَى خَطَا
 أَصِفُ فَيْكَ وَإِلَى نَجْوَى عَزِيْزَى عَلَى أَنْ أَجَابَ دُونََكَ وَأَنَا عَى عَزِيْزَى عَلَى أَنْ أَيْبِكَ وَيَعْنُ لَكَ
 الْوَالَى عَزِيْزَى عَلَى أَنْ يَجْرَى عَلَيْكَ دُونََهُمْ مَا جَرَى هَلْ مِنْ مُعِيْنٍ فَأُطِيْلُ مَعَهُ الْعَوِيْلَ وَالْبَلَاءَ
 هَلْ مِنْ جُرُوعٍ فَاسَاعِدْ جَزَعَهُ إِذَا خَلَا هَلْ قَدِ يَتَّعِيْنُ فَسَاعِدْ تَهَا عِيْنِي عَلَى الْقَدَى
 هَلْ إِلَيْكَ يَا بِنَ أَحْمَدَ سَبِيْلٌ فَتَلْفَى هَلْ يَتَضَلُّ يَوْمًا مِنْكَ بَعْدَهُ فَتَحْظَى مَتَى تَرُدُّ مِنْهَا هَلْ لَكَ
 الرَّوِيَّةَ فَتَرَوَى مَتَى تَنْتَقِعُ مِنْ عَذَابِ مَا لَيْكَ فَقَدْ طَالَ الصَّدَى مَتَى تَعَادِيكَ وَتُرَاوِكَ
 فَتَقْرَعِيْنَا مَتَى تَرِيْنَا وَتَرِيكَ وَقَدْ نَشَرْتَ لِرَأَى النَّصْرِ تَرِيْنَا تَرَانَا كَفَعْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَأْمُ الْمَلِكِ
 وَقَدْ مَلَأْتَ الْأَرْضَ عَذَابًا وَأَذَقْتَ أَعْدَانِكَ وَأَنَا أَوْعَقَابًا وَأَبْرَتِ الْعُنَاةَ وَحَدَاةَ الْحَقِّ وَقَطَعْتَ
 دَابِرَ اللَّتْكَ بَرِيْنَ وَاجْتَلَيْتَ أَصْحُولَ الظَّالِمِيْنَ وَنَحْنُ نَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا تِ الْعَالَمِيْنَ اللَّهُمَّ
 أَنْتَ كَشَفْتَ الْكُرْبَ وَالْبَلْوَى وَإِلَيْكَ اسْتَعْدَى فَعِنْدَكَ الْعُدَى وَأَنْتَ مَا تِ الْآخِرَةَ
 وَالْأُوْلَى فَأَعْنَتِي يَا عِيَانَتِ الْمُسْتَعِيْثِيْنَ عَمِيْدَكَ الْمَبِيْتَى وَأَرِهِ سَيْدَكَ يَا شَدِيْدَ الْقُوَى وَإِلَى
 عِنْدَكَ يَدِ الْإِسْمِ وَالنَّجْوَى وَبِرِّدْ عَلِيْدَكَ يَا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى وَمَنْ إِلَيْهِ الرَّجْعَى وَالْمُنْتَهَى اللَّهُمَّ
 وَنَحْنُ عَمِيْدَكَ الْتَقْوَى إِلَى وَلِيِّكَ الْمُدَاكِرِيْكَ وَبِنَيْدِكَ خَلَقْتَنَا عَصَمَةً وَمَلَاذًا
 وَأَقَمْتَنَا لِنَا قَوْمًا وَمَعَاذًا وَجَعَلْتَنَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ مَنَامًا مَّا قَبْلَهُ مِنْ تَخِيْبَةٍ وَسَلَامًا وَزِدْنَا
 بِدَائِكَ يَا مَا تِ إِكْرَامًا وَاجْعَلْ مُسْتَقَرًّا لِنَا مُسْتَقَرًّا أَوْ مَقَامًا وَأَسْمُرْ نِعْمَتَكَ بِسَدِّكَ

يَا كَاهِلَ أُمَّامِنَا كُنْتِي تُؤَيِّدُ تَا جَنَانِكَ وَمَسْأَلَةَ الشُّهَدَاءِ مِنْ خُلَصَائِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ جَدِّهِ وَسُؤْلِكَ السَّيِّدِ الْأَكْبَرِ وَعَلَى أَبِيهِ السَّيِّدِ الْأَصْغَرِ
 وَجَدَّيْهِ الصِّدِّيقِ الْكَبِيرِ قَا طِمَّةً يَدْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى مَنْ اصْطَفَيْتَ مِنْ آبَائِهِ الْبِرَّةَ
 وَعَلَيْهِ أَفْضَلُ وَأَكْمَلُ وَأَتَمُّ وَأَذْوَمُّ وَأَكْثَرُ وَأَوْفَرُ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيَائِكَ وَ
 خَيْرِيكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَوةً لَا غَايَةَ لِعَدَدِهَا وَلَا نِهَايَةَ لِمَدَدِهَا وَلَا
 نِقَادَ لِمَدِّهَا اللَّهُمَّ وَإِقْرَبِيهِ الْحَقِّ وَأَدْحِضِيهِ الْبَاطِلِ وَأِدْلِي بِهِ أَوْلِيَاءَكَ وَأَذْلِي بِهِ
 أَعْدَاءَكَ وَصَلِّ اللَّهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَصَلِّتَهُ تَوَدُّدِي إِلَى مَسْأَلَةِ سَلَفِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ يَأْخُذُ
 بِمُحْجَرَتِهِمْ وَيَمْكُتُ فِي ظِلِّهِمْ وَعِنَّا عَلَى تَأْدِيَةِ حُقُوقِهِ إِلَيْهِ وَالْإِجْتِهَادِ فِي طَاعَتِهِ وَالْجَنَابِ
 مَعْصِيَتِهِ وَأَمْنِ عَيْنِكَ بِرِضَاكَ وَهَبْ لَنَا رَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَدُعَاءَهُ وَخَيْرَ مَا نَأْتِي بِهِ
 سَعَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَقُوَّةً عِنْدَكَ وَاجْعَلْ صَلَواتِكَ مَقْبُولَةً وَذُنُوبَنَا مَغْفُورَةً وَدُعَائَنَا
 بِهِ مُسْتَجَابًا وَاجْعَلْ أَرْزَاقَنَا مَبْسُوطَةً وَهَمُومَنَا مَكْفِيَةً وَحَوَائِجَنَا مَقْضِيَةً وَ
 أَقْبِلْ لِيْنَا بَوَيْحِكَ الْكَرِيمِ وَأَقْبِلْ تَقَرُّبَنَا إِلَيْكَ وَانْظُرْ لِيْنَا نَظْرَةَ رَحْمَةٍ تَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكِرَامَةَ
 عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تَهْضِبْ فَهَاعْتَا بِجُودِكَ وَأَسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِكَاسِهِ
 وَيَسِدِّهِ رِيًّا وَبِأَهْنِيئِكَ سَائِعًا لَا ظَمَأَ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

زيارات آل ياسين

سَلَامٌ عَلَى آلِ يَسِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَعِي اللَّهِ رَبِّي

آيَاتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللَّهِ وَدِيَانَ رُسُلِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيقَةَ اللَّهِ وَتَا صِرْحَمَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ يَا حِجَّةَ اللَّهِ وَدَلِيلَهُ إِذْ دَعَا إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَتَرْجَمَانَهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
فِي أَنْاءِ لَيْلِكَ وَأَطْرَافِ نَهَارِكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِيثَاقَ
اللَّهِ الَّذِي أَخَذَهُ وَكَوْنَهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ اللَّهِ الَّذِي ضَمِنَهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلَمُ
الْمَنْصُوبُ وَالْعِلْمُ الْمَنْصُوبُ وَالْعَوْنُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعَدَاغَتِي مَعَكَ وَبِالسَّلَامِ عَلَيْكَ
حِينَ تَقُومُ السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَقْعُدُ السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَقْرَأُ وَحِينَ يُنَادِيكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ
تُصَلِّيُ وَتَقْنُتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَرْكَعُ وَتُسَبِّحُ السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَهْتَلُ وَتَكْبُرُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ حِينَ تَحْمَدُ وَتُسْتَغْفِرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تُصَلِّيُ وَتُسَبِّحُ السَّلَامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ إِذَا بَغِيَ
وَالنَّهَارِ إِذَا اجْتَلَى السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الْمَأْمُونُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَقْدَمُ لِلْأُمَمِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَرَجَ السَّلَامِ أَشْهَدُ أَوْ يَا مَوْلَايَ أَيْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَأَهْلُهُ وَأَشْهَدُ أَوْ يَا مَوْلَايَ أَنْ عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حُجَّةُ اللَّهِ وَالْحَسَنُ
حُجَّةُ اللَّهِ وَالْحُسَيْنُ حُجَّةُ اللَّهِ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حُجَّةُ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حُجَّةُ اللَّهِ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حُجَّةُ اللَّهِ وَ
مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ حُجَّةُ اللَّهِ وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى حُجَّةُ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حُجَّةُ اللَّهِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حُجَّةُ اللَّهِ وَالْحَسَنُ
بْنِ عَلِيٍّ حُجَّةُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَأَنَّ رَاجِعَتِكَ حَقٌّ لَارِيبَ فِيهَا يَوْمٌ
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَإِنَّ الْمَوْتَ
حَقٌّ وَأَنَّ تَاكِيْرًا وَنَكِيْرًا حَقٌّ وَأَشْهَدُ أَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ وَالْبَيْعَ حَقٌّ وَأَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالرِّضَا حَقٌّ
حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَالْحَشْرَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ وَالْوَعْدَ بِالْإِيمَانِ
حَقٌّ يَا مَوْلَايَ شَقِيٌّ مَنْ خَالَفَكَ وَسَعِدَ مَنْ أَطَاعَكَ فَأَشْهَدُ عَلَى مَا أَشْهَدُكَ عَلَيْهِ وَ
أَنَا وَرَقِيٌّ لَكَ بَرِيٌّ مِنْ عَدَاؤِكَ وَالْحَقُّ مَا رَضِيَهُ مَوْلَايَ وَالْبَاطِلُ مَا سَخَطَهُ مَوْلَايَ وَالْمَعْرُوفُ مَا أَمَرَ بِهِ
بِهِ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَى عَنْهُ فَنَفْسِي مُؤْمِنَةٌ بِاللَّهِ وَحَدَاةُ لَاشْرِيكَ لَهُ وَبِرَسُولِهِ وَبِأَمِيرِهِ
السُّؤْمِنِينَ وَبِكُلِّ مَوْلَايَ أَوْلِيٍّ وَأَخِيٍّ وَمَعْدَاةٍ لَكُمْ وَمَوْدِيٍّ خَالِصَةٍ لَكُمْ

أَمِينٌ أَمِينٌ

دعا بعد زیارت آل یاسین

وَكَلِمَةِ نُورِكَ وَأَنْ تَمْلَأَ قَلْبِي نُورًا الْيَقِينِ وَصَدْرِي نُورًا الْإِيمَانِ وَفَكَرِي نُورًا النَّيَّاتِ
 وَعَزْمِي نُورًا الْعِلْمِ قُوَّتِي نُورًا الْعَمَلِ وَسَانِي نُورًا الصِّدْقِ وَوَدْيِي نُورًا الْبَصَائِرِ مِنْ عِنْدِكَ
 وَبَصَرِي نُورًا الصِّيَاةِ وَسَمْعِي نُورًا الْحِكْمَةِ وَمَوَدَّتِي نُورًا لِلْمَوْلَانِ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 حَتَّى الْقَائِكَ وَقَدْ وَقَيْتَ بِعَهْدِكَ وَمِثْقَاكَ فَتَعَشَّيْتَنِي بِرَحْمَتِكَ يَا وَلِيَّ يَا حَمِيدُ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَجِّتِكَ فِي أَرْضِكَ وَخَلَقْتِكَ فِي بِلَادِكَ وَالِدًا أَعْنَى إِلَى سَيْدِكَ وَالْقَائِكَ بِسَطْلِكَ
 وَالتَّائِبِينَ بِأَمْرِكَ وَوَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ وَبَوَابِ الْكَافِرِينَ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةَ وَمُنِيرِ الْعَقْوِ وَالنَّاطِقِ
 بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ التَّائِبِينَ فِي أَرْضِكَ الْمُنْتَقِبِ الْخَائِبِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ
 سَفِينَةِ النَّجَاةِ وَعَلِمِ الْهُدَى وَنُورِ الْبَصَائِرِ الْوَسَايِ وَخَيْرِينَ تَقْتَضِ وَأَمْرَتَايَ وَمُجَلِّي الْعَنَى
 الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدَاوَةً قَطَاكَ مَا مَلَيْتُ ظُلْمًا وَجُورًا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَأَوْجِبْتَ حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمْ
 الرِّجْسَ وَظَهَرَتْ لَهُمْ نَظْمُ الْبِرِّ اللَّهُمَّ انصُرْ بِهِ لِدِينِكَ وَانصُرْ بِهِ أَوْلِيَاءَكَ وَأَوْلِيَاءَكَ
 وَشِيَعَتَكَ وَأَصْحَابَكَ وَأَجْعَلْنَا مِنْهُمْ اللَّهُمَّ أَعْنِ لَكُمْ شَرَّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ
 وَأَحْفَظْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَأَحْرُسْهُ وَأَمْنَعْهُ لِيَأْتِيَنَّكَ
 إِلَيْهِ يَسُوءٌ وَأَحْفَظْ فِيهِ رَسُوكَ وَالرَّسُولَ وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَأَيِّدْ بِالْأَنْصَارِ وَأَنْصُرْ نَبِيَّكَ
 صِرِيهَ وَأَحْلُلْ حَادِيهَ وَأَقْضِ قَاصِمِيهَ وَأَقْضِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَأَقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ
 وَالْمُنَافِقِينَ وَجَمِيعَ الْمُكِيدِينَ حَيْثُ كَانُوا مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَحْرِيهَا
 وَأَمْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدَاوَةً وَأَظْهِرْ بِهِ دِينَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْنِي اللَّهُمَّ مِنَ الْبَصِيرِ
 وَأَعْوَانِهِ وَأَتْبَاعِهِ شِيَعَتِهِ وَأَسْرِي فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا يَأْمُرُونَ وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَنْهَوْنَ
 إِلَهَ الْحَقِّ ابْنِ يَازِيدِ الْجَلِيلِ وَالْكَرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

استغاثه به حضور امام العصر والزمان (ع-ف)

سلامُ الله الكامل التام الشامل العام وصلواته
 والبركات والقائمة التامة على حجة الله وولييه في أرضه وبلادها وخليفته على
 خلقه وعباده وسلالة النبوة وبقية العترة والصفوة صاحب الزمان ومظهر الایمان و
 ملقن احكام القرآن ومطهر الارض وتاثير العدل في الطول والعرض والحجة القاطنة
 المهدي امام المنتظر المرضي وابن الائمة الطاهرين الوصي بين الواصلين المرضيين الهادي
 المعصوم وابن الائمة الهداية المعصومين السلام عليك يا معز المؤمنين المستضعفين السلام
 عليك يا مذل الكافرين المتكبرين الظالمين السلام عليك يا مولاي يا صاحب الزمان السلام
 عليك يا بن رسول الله السلام عليك يا بن امير المؤمنين السلام عليك يا بن فاطمة الزهراء سيدة
 نساء العالمين السلام عليك يا بن الائمة المحججة المعصومين والامام علي الخاتمي اجمعين السلام
 عليك يا مولاي سلام مخلص لك في الولاية اشهد انك الامام المهدي قولاً وفعلاً وانت الذي
 تملأ الارض قسطاً وعدلاً بعد ما ملئت ظلماً وجوراً فجعل الله فرجك وسهل خرجك وقرب
 زمانك وكثر انصارك واعوانك واجنك لك ما وعدك فهو اصدق القائلين وربيد المؤمنين
 على الذين استضعفوا في الارض صلواتهم والارباب والوارثين يا مولاي صاحب الزمان يا بن رسول الله حياي كذا
 لفظ كذا لئلا يظن ما جرت به الامور في حياي فقد توجهت اليك بحاجتي ليعلم ان لك
 عند الله شفاعة مقبولة ومقام محمود ارفع من اخنصكم بامر الله وان تصامكم ليرى الله والشان
 الذي لكم عند الله بينكم وبينه سئل الله تعالى في مح طيبي واجابة دعوتي وكشف كربتي

زيارات جامعہ صغیر

السَّلَامُ عَلَى أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَأَصْفِيَاءِهِ السَّلَامُ عَلَى أُمَّتِكَ اللَّهُ وَاجْتِبَائِهِ السَّلَامُ
عَلَى أَنْصَارِ اللَّهِ وَخُلَفَائِهِ السَّلَامُ عَلَى حَمَلِ مَعْرِفَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى مَسَاكِينِ ذِكْرِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَى مُظْهِرِي أَمْرِ اللَّهِ وَتَهْلِيهِ السَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ إِلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَفْرِغِينَ
فِي مَرْضَاتِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْمُخْلِصِينَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْأَدَاءِ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَى الَّذِينَ مَنَ وَالْأَهْمُ فَقَدْ وَالِىَ اللَّهُ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللَّهُ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ
اللَّهَ وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللَّهَ وَمَنْ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدْ اعْتَصَمَ بِاللَّهِ وَمَنْ تَخَلَّى مِنْهُمْ فَقَدْ
تَخَلَّى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَشْهَدُ اللَّهُ أَنَّي سَلِمْتُ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرَبْتُ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَمُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ
وَعَارِيَّتِكُمْ مُفَوَّضٌ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ لَعَنَ اللَّهُ عِدَّةَ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْبَيْنِ وَالْإِسْنِ الْبُرَى
إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

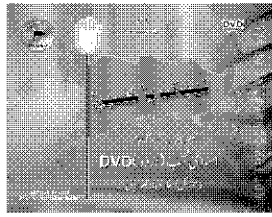
زيارت عاشوره

يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بِنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بِنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَابْنِ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بِنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ الْعَالَمِينَ السَّلَامِ عَلَيْكَ
 يَا نَسْرَةَ اللَّهِ وَابْنَ نَسْرَةِ اللَّهِ وَالْوَثْرَةَ الْمُؤْتُونَ السَّلَامِ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَهْلِ وَوَجْهِ النَّبِيِّ حَلَّتْ
 بِفِتْنَتِكَ عَلَيْنَا وَمِنِّي جَمِيعًا سَلَامُ اللَّهِ أَبَدًا مَا نَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا أَبَا عَبْدِ
 اللَّهِ لَقَدْ عَظَّمْتَ الرَّزِيَّةَ وَجَلَّتْ وَعَظَّمْتَ الْمُصِيبَةَ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْأَنْبِيَاءِ
 وَجَلَّتْ وَعَظَّمْتَ مُصِيبَتَكَ فِي السَّمَوَاتِ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ السَّمَوَاتِ فَلَعَنَ اللَّهُ
 أُمَّةً أَتَتْكَ آسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً دَفَعَتْكُمْ
 عَنْ مَقَامِكُمْ وَأَمَّا التَّكْمُرُ عَنْ مَرَاتِبِكُمْ النَّبِيِّ رَاتِبِكُمْ اللَّهُ فِيهَا وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً
 قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللَّهُ الْمُهَيِّدِينَ لَكُمْ بِالْمَكْمُورِينَ مِنْ قَتَالِكُمْ بِرَعْتِكُمْ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهِمَّ
 يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَا سَلَامًا لِمَنْ سَأَلَكَ وَتَرْتِيبًا
 لِمَنْ حَارَبَكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَعَنَ اللَّهُ الْإِسْرَافِيَّةَ وَالْحَمْرَوَانَ وَلَعَنَ اللَّهُ بَنِي أُمَيَّةَ
 فَاطِمَةَ وَلَعَنَ اللَّهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللَّهُ عَمْرَةَ بِنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللَّهُ شَمْرَةَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً
 اسْتَرْجَتْ وَالْجَهَنَّمَ وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ يَا بِنَ أَنْتَ وَأَرْجَى لَقَدْ عَظَّمْتَ مُصِيبَتِي بِكَ فَاسْأَلُ
 اللَّهَ الَّذِي أَكْرَمَ مَقَامَكَ وَأَكْرَمَنِي أَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ قَائِمِكَ وَمَعَهُ مَا مِنْ مَنصُورٍ
 مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجْهًا بِالْحَسَنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ
 وَإِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَى فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَمُؤَاظِمَتِكَ وَإِلَى الْبِرَاءَةِ
 مِنْ أُمَّةٍ آتَتْكَ آسَاسَ ذَلِكَ وَبَنِي عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَجَمْرِي فِي ظُلْمِهِ وَجَوْرِي عَلَيْكُمْ وَعَلَى أَشْيَائِكُمْ

بِرَبِّكَ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ بِكُمْ مِنْهُمْ وَأَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ تُقَرَّبُ إِلَيْكُمْ بِمَوَالِكُمْ وَمَوَالِيكُمْ
 وَلِيَّكُمْ وَيَا بَرَاءَةَ مَنْ أَعَدَّكُمْ وَالتَّاصِبِينَ لَكُمْ الْحَرْبِ وَيَا بَرَاءَةَ مَنْ أَشْرَكَكُمْ
 وَاتَّبَعَهُمْ رَأَى سَلْمًا لِمَنْ سَأَلَكُمْ وَحَرْبًا لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَيْلٌ لِمَنْ وَالَكُمْ وَعَدَّ لِيَوْمِ
 عَادَاكُمْ فَاسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيَاءِكُمْ وَرَأَى قَبْلِي الْبَرَاءَةَ
 مِنْ أَعْدَائِكُمْ أَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْ يَتَّبِعَنِي لِي عِنْدَكُمْ قَدْ مَرَّ صِدْقِي
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَسْأَلُ أَنْ يُبَلِّغَنِي الْمَقَامَ الْمُحْمَدِي لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَأَنْ يُرْسِلَ قَبْلِي طَلِبَ
 تَابِرِي مَعْرَمًا مَهْدِي ظَاهِرًا نَاطِقًا بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَأَسْأَلُ اللَّهَ بِحَقِّكُمْ وَيَا شَانِ الَّذِي
 لَكُمْ عِنْدَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي بِصَبَابِي بِكُمْ أَفْضَلَ مَا يُعْطَى مُصَابًا بِمُصِيبَتِهِ مُصِيبَةً مَا عَظَمَهَا
 وَأَعْظَمَ نَارَتَهَا فِي الْإِسْلَامِ وَفِي جَمِيعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي مَقَامِي
 هَذَا مِنْ تَنَالِكِ مِنْكَ صَلَوَاتٍ وَرَحْمَةٍ وَمَغْفِرَةٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي حَيًّا مُحَمَّدًا وَآلَ
 مُحَمَّدٍ وَمَهَابِي مَهَابَاتِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُو أُمِّيَّةَ
 وَابْنُ الْكَلْبَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِينُ بْنُ اللَّعِينِ عَلَى لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ الْعَنِ أَبَا سَيْفَةَ
 وَمُعَوِيَةَ وَبَزِيدَ بْنَ مُعَوِيَةَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْأَبْدِينَ وَهَذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ
 زَيْنَادٍ وَآلِ مُرَّةٍ وَأَنْ يَقْتُلَهُمُ الْحُسَيْنُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ فَضَاعَفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ
 مِنْكَ وَالْعَدَاةَ اللَّهُمَّ رَأَى اتَّقَرَّبُ إِلَيْكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي مَوْقِفِي هَذَا أَوْ أَيَّامِ حَيَاتِي
 يَا بَرَاءَةَ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةَ عَلَيْهِمْ وَيَا مَوَالِيكَ لِلنَّبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان



۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabelesakina.page.fl

sabelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL